تحفۂ دُلہا

شادی کے موقع
پر دُولہا کو تحفہ
دینے کے لیے
بہترین کتاب

مع

علاج امراض

مؤلف

علامہ محمد اقبال عطاری

اکبر بک سیلرز
لاہور



شادی کے موقع پر دُولہا کو تحفہ دینے کے لیے بہترین کتاب

تحفۂ دُلہا

مع علاج و امراض

نکاح کی اہمیت اور فضائل و برکات

بیوی کے حقوق اپنی اولاد کو آداب

سکھایئے علاج الامراض

مؤلف

علامہ محمد اقبال عطاری

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Ph:042-7352022-Mob:0300-4477371

نام کتاب	.... **تحفہ دولہا** مع علاج وامراض
مؤلف	.... محمد اقبال عطاری
نظر ثانی	.... حضرت علامہ علی اصغر ناز نوشاہی پرنسپل فیضان القرآن
معاون مؤلف	.... محمد یعقوب عطاری
پروف ریڈنگ	.... حضرت علامہ مولانا ظفر اقبال نوری مدظلہ پرنسپل جامعہ گلشن اسلام (چھبیل پور)
زیر اہتمام	.... ادارہ تحقیقات قوآنیہ (سیالکوٹ) پاکستان
کمپوزنگ	.... محمد البصار
تعداد صفحات	 232
ناشر	.... اکبر بک سیلرز
قیمت	.... -/180 روپے

ملنے کے پتے

اکبر بک سیلرز، زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار، لاہور

حافظ بک ایجنسی اقبال روڈ سیالکوٹ

مکتبہ عرفات، بوچڑ خانہ روڈ سیالکوٹ

مکتبہ عثمانیہ، رامتلائی روڈ، سیالکوٹ



فہرست

انتساب

شیخ طریقت، رہبرِ شریعت، ریحانِ ملت، مردِ قلندر، آفتاب رضویت، آقائے نعمت، عاشق ماہ رسالت، امیر اہلسُنّت، پروانۂ شمع رسالت، واقف اسرارِ حقیقت، عالم شریعت، عارفِ معرفت، پیرطریقت، محسنِ اہلسُنّت، ولی باکرامت، رہبرِ ملت، عاشق اعلیٰ حضرت، نائب اعلیٰ حضرت عالم سنیت سیدی و مرشدی، نائب غوث الاعظم یادگارِ امام اعظم، پیکر علم و عمل، مولائی و ملجائی و ماوائی و آقائی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ

کے نام

کہ جن کی نگاہِ فیض سے سگِ عطار اس سعی میں کامیاب ہوا۔

فقط

محمد اقبال عطاری

تقریظ اوّل

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عمران حنفی قادری مدظلہ

نگران دارالافتاء ومدرس جامعہ

نعیمیہ گڑھی شاہو، لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

آج کل ہر سو فتنہ وفساد افراتفری ہوس و مادیت پرستی کا ماحول ہے۔ اخلاقی روحانی دینی اقدار پر اغیار کی یلغار جاری ہے اور مختلف ملکی وغیر ملکی این۔جی۔اوز نے فحاشی وعریانی پھیلانے کیلئے اپنا نیٹ ورک بچھایا ہوا ہے۔ اور حقوقِ نسواں کے بہانے خواتین کو شجرِ اسلام کے سایہ سے دور کرنے کیلئے کمر کسی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تعلیمات سے نابلد ہونے کی بنا پر خواتین نے خود کو مردوں پر فضیلت دینا اور مردوں نے اپنی ازواج کو زرخرید لونڈیاں سمجھنا شروع کر دیا ہے۔ اسی چیز نے محبت والفت سے لبریز ازدواجی رشتوں کو نفرت و عداوت کی آماجگاہ بنا دیا ہے اور گھریلو حالات ابتر سے ابتر ہوتے جا رہے ہیں۔

اور رشتۂ نکاح کے عدمِ احترام اور دینی اقدار سے ناواقفیت کی بنا پر آئے روز یہ واقعات وخیالات کی شہ سرخیاں بنتے ہیں کہ فلاں لڑکی فلاں لڑکے کے ساتھ گھر سے چلی گئی اور فلاں شادی شدہ اتنے بچے چھوڑ کر آشنا کے ساتھ فرار ہوگئی۔ اگر والدین اپنی اولاد کو شروع میں ہی دینی تعلیمات سے آشنائی کروا دیں تو یہاں تک نوبت نہ آئے۔

اور نکاح وطلاق کے مسائل سے ناواقفیت کی وجہ سے اکثر حضرات اپنی ازواج کو بیک وقت تین طلاقیں دے دیتے ہیں۔

اور پھر ایسے مفتی کی تلاش میں ہوتے ہیں جو تین طلاقوں کو ایک قرار دے کر گھر بسانے کا فتویٰ دے۔ اور تقاضائے شریعت یہ ہے کہ اگر حالات اس نوبت کو پہنچ گئے کہ نبھا مشکل ہے تو طہر میں ایک طلاق دے کر بیوی کو چھوڑ دیا جائے یا ہر طہر میں ایک ایک طلاق دے کر بیوی کو فارغ کر دیا جائے۔ تیسری طلاق سے پہلے پہلے صلح کی گنجائش باقی رہتی ہے۔

اور اگر کسی نے اِس طریقہ سے ہٹ کر اکٹھی تین طلاقیں دے دیں تو شرعاً واقع ہو کر بیوی حرام ہو جاتی ہے اور بغیر تحلیل شرعی کے حلال نہیں ہوتی۔ حدیث شریف میں ہے، حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اکٹھی تین طلاقیں دے دیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نافذ کر دیا۔ (ابوداؤد جلد ا صفحہ ۳۰۶)

اور جمہور علمائے سلف وخلف اور آئمہ اربعہ کا اِس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ تین طلاقیں تین ہوتی ہیں۔ (نوری شرح مسلم جلد ا صفحہ ۴۷۸)

اور نکاح جیسی آسان سنت کو غلط رسم ورواج نے اتنا مشکل کر دیا ہے کہ عام آدمی کی وسعت سے باہر ہو گیا ہے کہ وہ اپنی بیٹی یا بیٹے کا نکاح کر سکے بہر حال یہ سب بگاڑ جہالت و مسائل شرعیہ سے ناواقفی کی وجہ سے ہے اور ہم سب کا فرض بنتا ہے کہ ایسا فکر انگیز پر اثر مذہبی مواد مہیا کریں تا کہ معاشرہ و گھر کی اصلاح ہو۔ اس کام کیلئے حضرت علامہ محمد اقبال عطاری صاحب نے تحریری تحریک شروع کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس میں برکت دے۔ اور زیرِ نظر کتاب ''تحفہ دولہا'' اور دوسری کتاب ''سنی تحفہ خواتین'' اپنے موضوع میں بہترین کتابیں ہیں اور اس تالیف میں مولانا موصوف نے بڑی محنت ولگن سے کام کیا ہے۔ احادیث ومسائل کی تخریج کیلئے اصل ماخذ کی طرف مراجعت کرتے ہوئے ہر چیز باحوالہ نقل کی ہے۔ حضرت مولانا محمد اقبال عطاری صاحب کی دیگر کتب کے ساتھ ساتھ یہ کتاب بھی وسعت مطالعہ پر شاہد وعادل ہے۔ اس کتاب (تحفہ دولہا) میں مولانا صاحب نے بڑا اچھا اسلوب اختیار کیا کہ پہلے نکاح کا شرعی طریقہ پھر غیر شرعی رسموں کی وضاحت، میاں بیوی اور اولاد کے حقوق

اور آخر کتاب میں صحتِ جسمانی کے مفید نسخے تحریر کر کے اس کی افادیت کو اور بڑھا کر ہر گھر کی ضرورت بنا دیا ہے۔ حضرت مولانا موصوف نے اصلاحِ امت کے لئے جو قلم اُٹھایا ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے اور اپنے حبیب ﷺ کے توسل سے ان کی اس کاوش مفیدہ کو قبول فرمائے۔ آمین!

محمد عمران حنفی قادری

خادم دارالافتاء جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو، لاہور

۴ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ/۱۴ فروری ۲۰۰۸ء

تقریظ دوم

استاذی واستاذ العلماء حضرت علامہ مولانا

محمد ذوالفقار قادری مدظلہ العالی فاضل بھیرہ شریف

امام وخطیب جامع مسجد محمدیہ، فاروقیہ، حنیفہ رنگپورہ

ومہتمم محمدیہ فاروقیہ رنگپورہ ومدرس جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ، سیالکوٹ پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اسلام نے جس طرح انسان کی جبینِ نیاز کو پتھروں، درختوں، آگ، ہوا، چاند، سورج اور تاروں وغیرہ معبودانِ باطلہ سے ہٹا کر بارگاہِ رب العزت میں سجدہ ریز کیا اسی طرح انسان کو نفسانی خواہشات کا بندہ بننے سے روک کر میاں بیوی کے خوبصورت بندھن میں پرو دیا۔

عزیز القدر مولانا صوفی محمد اقبال صاحب عطاری نے زیرِ نظر کتاب ''تحفہ دولہا'' میں اس مضمون کا حق ادا کر دیا ہے۔

عزیزم نے بڑے تھوڑے عرصہ میں تحریر کے میدان میں خوب ترقی کی ہے۔ ان کی تصانیف ایسے ہی منظرِ عام پر آ رہی ہیں جیسے زمین پر سورج طلوع ہوتا ہے پھر اس سے ہر طرف روشنی پھیلتی چلی جاتی ہے۔

عزیزم نے اس کتاب سے پہلے جواہرِ شریعت، اربعینِ طالب، اربعینِ صفیہ اور سنی تحفہ خواتین لکھی ہیں جو بڑی مقبول ہوئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ عطاری صاحب کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور قرآن وسنت کی روشنی میں دین کی اور خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احقر محمد ذوالفقار قادری

۴ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ/۱۲ فروری ۲۰۰۸ء

111667

تقریظ سوئم

غلام حسن قادری

مدرس حزب الاحناف لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اسلام جہاں دین فطرت ہے وہاں مکمل ضابطہ حیات بھی ہے۔ اس میں خالق ومخلوق کے حقوق کی ادائیگی کا بڑی شدت کے ساتھ حکم دیا گیا ہے۔ جب تک کوئی مسلمان زندہ ہے اسلام اس کے حقوق کی نگہداشت کرنے کا پابند بناتا ہے۔

نکاح وشادی انسانی زندگی کا ایک اہم موڑ ہے اس کے بعد ایک بالکل نئی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ جہاں تک میاں بیوی کے حقوق وفرائض کا تعلق ہے اس بارے میں قرآن مجید کی متعدد آیات طیبات ہماری راہنمائی کرتی ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازدواجی زندگی سے ہمیں پوری پوری روشنی ملتی ہے۔ اس رشتے کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کے لیے زوجین میں سے ہر ایک کو دوسرے فریق کے حقوق وفرائض کا خیال رکھنا نہایت ہی ضروری ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف وللرجال علیھن درجة۔

اور عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا ان پر ہے شرع کے موافق اور مردوں کو ان (عورتوں) پر فضیلت ہے۔

یعنی جس طرح عورتوں پر شوہروں کے حقوق کی ادائیگی لازم وواجب ہے اسی طرح شوہروں پر عورتوں کے حقوق کی رعایت بھی لازم ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ مرد کو عورت پر ایک گونہ فضیلت ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اس فضیلت کی بنا پر مرد، عورت کے حقوق کو پائمال کرتا رہے۔

نبی کریم علیہ السلام نے مرد و عورت دونوں کو اس سنگین صورتحال سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اکمل المؤمنین ایمانا احسنھم خلقا و خیارکم خیارکم نسائھم۔ (ترمذی)

اہلِ ایمان میں سے کامل الایمان وہ شخص ہے جس کا اخلاق اچھا ہے اور تم سب میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو انہی بیویوں کیلئے بہتر ہیں۔

یہ حکم تو فریق اول (خاوند) کے لیے تھا جبکہ فریق ثانی (زوجہ) کو متنبہ فرمایا کہ جو عورت اپنے خاوند کو ناراض کر کے رات گزارتی ہے اس پر ساری رات لعنت برستی رہتی ہے۔ (ملخصاً)

دوسری طرف آپ کا فرمانِ عالی شان ہے:

ایما امراۃ ماتت و زوجھا عنھا راض دخلت الجنۃ۔ (ترمذی)

جو عورت اس حال میں انتقال کرے کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو وہ جنتی عورت ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں نکاح کے پسِ منظر، پیش منظر اور تہہ منظر سے لے کر حرف آخر تک تمام پہلوؤں پہ خوب خوب روشنی ڈالی گئی ہے ہر شخص جو اس بارے میں شرعی اصولوں کے ساتھ کامیاب ازدواجی زندگی گذارنا چاہتا ہے اس کے لیے اس کتاب کا مطالعہ بے حد مفید ہوگا۔ مصنف کتاب نے نہایت جگر سوزی کے ساتھ کتاب کو ترتیب دیا ہے۔

اب جس کے دل میں آئے پائے وہ روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سرِ بام رکھ دیا

(غلام حسن قادری: حزب الاحناف لاہور)

تقریظ چہارم

استاذی واستاذ العلماء صاحبزادہ انصر ہاشمی مدظلہ
ناظم تعلیمات ومدرس جامعہ نعمانیہ رضویہ تاج محل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اللہ رب العزت نے انسان کی ہدایت وراہنمائی کیلئے ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم و بیش انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام مبعوث فرمائے ان نفوسِ قدسیہ نے بندگانِ الٰہی تک پیغامِ ہدایت پہنچایا۔ سب سے آخر میں خاتم المرسلین ﷺ کی تشریف آوری ہوئی۔ آپ ﷺ کی نگاہِ ناز نے بھٹکے ہوئے آہو کو سوئے حرم گامزن فرما دیا۔ حضور ختمی مرتبت سید الانبیاء ﷺ کے بظاہر دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد دینِ متین کی تبلیغ کا سلسلہ علماءِ ربانی نے سنبھالا اور خوب نبھایا اور تبلیغِ دین کا حق ادا کر دیا۔ انہیں نفوسِ قدسیہ کی پابوسی کرتے ہوئے عزیز القدر مولانا محمد اقبال قادری عطاری (زید عمرہٗ) نے نوجوانانِ اسلام کیلئے ایک خوبصورت کتاب ''سنی تحفہ دولہا'' ترتیب دی۔ میں اگرچہ عدیم الفرصتی کے باعث کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ نہ کر سکا لیکن چیدہ چیدہ مقامات سے پڑھنے کے بعد دلی مسرت ہوئی کہ عزیز القدر جناب قادری صاحب نے خوب محنت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم وفضل میں مزید برکتیں عطا فرمائے اور انہیں بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین علیہ التحیۃ والثناء۔

صاحبزادہ محمد انصر ہاشمی عفی عنہ
ناظمِ تعلیمات مدرسۃ النعمانیہ للبنات تاج محل
خطیب جامع مسجد چوہدریاں، رنگپورہ سیالکوٹ
۵ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ

تقریظ پنجم

محترمی ومکرمی صاحبزادہ حضرت علامہ مولانا محمد عرفان توگیروی مدظلہ العالی
فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

محترم جناب مولانا محمد اقبال عطاری صاحب مدظلہٗ فاضل جامعہ نعمانیہ رضویہ شہاب پورہ سیالکوٹ کی کتاب ''تحفہ دولہا'' مختلف مقامات سے پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ماشاءاللہ موصوف کی دیگر کتابیں پڑھیں الحمدللہ عزوجل موصوف نے علمی حوالہ جات کے ساتھ موتی پرو دیئے ہیں۔ موصوف کی درج ذیل کتب منظرِ عام پر آ چکی ہیں۔

۱۔ جواہرِ شریعت (جلد اول و دوئم)

۲۔ اربعینِ طالب

۳۔ اربعینِ صفیہ

۴۔ سُنّی تحفہ خواتین

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ برادرم مولانا محمد اقبال عطاری زید مجدہٗ کے علم، عمل اور اس دینی خدمت میں استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

محمد عرفان توگیروی
آستانہ عالیہ توگیرہ شریف تحصیل و ضلع، بہاولنگر
۶ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ/۱۴ فروری ۲۰۰۸ء

مقدمہ

محترمی ومکرمی حضرت علامہ مولانا حافظ اقبال چشتی نظامی
خطیب مرکزی جامع مسجد چھبیل پور پرنسپل جامعہ گلشنِ اسلام چھبیل پور آڈھا سیالکوٹ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ کَفٰی وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَo اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِo بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo

ترجمہ: پڑھیے اور آپ کا رب ہی سب سے زیادہ کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔

قلم ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے بندوں پر احسان عظیم فرمایا کہ انہیں قلم سے لکھنا سکھایا اور جہالت (Ignorance) کے اندھیروں سے نکال کر علم (Knowledge) کی روشنی کی طرف لایا۔ قلم ہی کے ذریعے سے نماز وروزہ، حج وزکوٰۃ، نکاح وطلاق اور حقوق اللہ وحقوق العباد کے احکام ومسائل ہم تک پہنچے۔ لکھنے کی فضیلت کا اندازہ (Guess) اس حدیث پاک سے لگایئے۔ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''علم کو قید کرو''۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''علم کی قید کیا ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''لکھنا''۔ (مجمع الزوائد)

کتنا خوش نصیب ہے وہ مسلمان جو رب العزت کی رضا، آقائے دوعالم علیہ الصلوٰۃ و السلام کی خوشنودی، دین اسلام کی اشاعت وترویج (Publicity & Circulation) اور امت کی خدمت واصلاح کیلئے لکھتا ہے۔ ایسے سعادت مندوں میں میرے ایک محترم بھائی کا نام بھی شامل ہے جو دینی (Religious)، تبلیغی اور اصلاحی خدماتِ جلیلہ سرانجام دے رہے ہیں۔ بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دینا، امامت وخطابت، جامعہ صفیہ عطاریہ کی تعمیر وترقی اور تقریر وتحریر بھی آپ کی مصروفیات میں شامل ہے۔ جن کی ذات آدابِ شریعت

سے آراستہ (Equipped) ہے، جن کے من میں خدمتِ دین کا بحرِ بیکراں موجود ہے، جو منکسر المزاج اور متواضع بھی ہیں، اخلاق و مروّت کا پیکر بھی، جن کا اندازِ نگارش جاندار ہے تو تحریری خوبصورت و مدلل۔ وہ کون ہیں؟

"اخی المکرّم جناب محمد اقبال عطاری"

آپ کی تصنیف لطیف "تحفۂ دولہا" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

قارئینِ کرام!

دین سے دوری کے اس دور میں، نکاح جیسی عظیم و بابرکت سنت، غیر شرعی رسومات کا شکار ہو چکی ہے، نمازی قضا کرنا معمول (Habit) کا حصہ بن چکا ہے، بے حیائی و بے پردگی کو گناہ تک نہیں سمجھا جاتا، ڈھول اور گانوں کو روح کی غذا سمجھ لیا گیا ہے، تصویر کشی اور مووی کے بغیر خوشی کو ادھورا (Uncomplete) تصور کیا جاتا ہے۔ احکاماتِ خداوندی کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ نہ جانے، نام کا یہ مسلمان ذلت و پستی کے کس کس گڑھے میں گرنا چاہتا ہے؟ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کب پتہ چلے گا کہ ہمارے مسائل کا حل، محبت سنت اور قرآن پر عمل۔ اس پرفتن دور میں "تحفۂ دولہا" جیسی راہنما اور مستند کتاب کی اشد ضرورت ہے۔ مجھے امید واثق ہے جو یہ کتاب پڑھے گا وہ مختلف امور میں اپنی راہنمائی خود کر سکے گا۔ کیونکہ اس کتاب میں سینکڑوں معاملات کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! مذکورہ کتاب ایک عالمِ باعمل کی تصنیف ہے۔ مولانا محمد اقبال عطاری اور ناچیز (راقم الحروف) کی شادیوں پر گانے نہیں بولے گئے۔

۔ گانوں، باجوں اور ڈھول کی بجائے، قرآن مقدس پڑھا گیا۔

آتش بازی نہیں کی گئی، نعت خوانی کے پروگرام ہوئے۔

غیر شرعی حرکات و رسومات نہیں کی گئی، سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اہمیت دی گئی۔

بارات میں عورتوں کو بے پردہ نہیں لایا گیا، شرم و حیا کا پیکر بنا کر لایا گیا۔

دلہن کو ادھورا لباس پہنا کر مووی نہیں بنائی گئی، مدنی برقعے پہنائے گئے۔

شکر ہے اللہ عزوجل کا گھر آباد ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزوجل سب کے گھر آباد رکھے۔ آمین!

مذکورہ کتاب میں علامہ موصوف مدظلہ نے بڑی اچھی باب بندی کی ہے۔

کتاب کا پہلا باب ہے ''نکاح کے فضائل و برکات'' جی چاہتا ہے کہ ابواب پر تھوڑی بات کی جائے۔

قارئین کرام!

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات (A complete code of Life) ہے۔ جو انسان کے فطری تقاضوں (Natural Demands) کا احترام بھی کرتا ہے اور ان کی تکمیل کا اہتمام بھی۔ لیکن اس طرح کہ دامنِ انسانیت اس چمنِ حیات کے کانٹوں سے تار تار نہ ہونے پائے۔ انسان کی تذلیل (Degration) کا باب کھلنے نہ پائے۔ یہ اشرف المخلوقات جانوروں کی سی (Like Animals) زندگی اختیار نہ کرے۔ نکاح بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس سے انسان کے فطری تقاضوں کی صرف تکمیل ہی نہیں ہوتی، ایمان بھی محفوظ و مامون (Secure & Safe) ہو جاتا ہے۔ نکاح کے بڑے فوائد و برکات ہیں۔

- سرورِ کائنات ﷺ نے فرمایا:

  ''اے نوجوانوں کے گروہ! تم میں سے جو گھر بسانے کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح نظر کو زیادہ نیچے رکھتا ہے اور شرم گاہ کی زیادہ حفاظت کرتا ہے''۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

- شادی شدہ انسان کو معاشرے میں زیادہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔
- بعض اوقات اولاد کی نیکیوں سے والدین کی بخشش ہو جاتی ہے۔
- انسان شیطان کے شر (Evil) سے محفوظ ہو جاتا ہے۔
- بندہ بدکاریوں سے بچ جاتا ہے۔
- نظر پاکیزہ ہو جاتی ہے۔
- نصف ایمان محفوظ ہو جاتا ہے۔ (ماخوذ از تبیان القرآن جلد ۲ صفحہ ۱۵۵)

نکاح کی عظیم سنت ادا کرنے کیلئے پہلا مرحلہ ہونے والی بیوی کا انتخاب (Choice) کر کے منگنی کرنا ہوتا ہے۔ اس دورِ جدید (Modern Time) میں ماڈرن لڑکی، ماڈرن

لڑکے کی تلاش میں اور فیشن پرست لڑکا، فیشن پرست لڑکی کی تلاش میں رہتا ہے۔ چاہے وہ دین سے دور ہو اور مدنی ماحول کا نام و نشان تک نہ ہو۔ حالانکہ کریم آقا ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے:

''کسی عورت سے چار سبب سے نکاح کیا جاتا ہے۔

1- اس کے مال کی وجہ سے۔

2- اس کے حسب کی وجہ سے۔

3- اُس کی خوبصورتی کی وجہ سے۔

4- اس کی دین داری کی وجہ سے تم اس کو اُس کی دینداری کی وجہ سے طلب کرو''۔

(سنن نسائی، سنن ابوداؤد)

منگنی کے بعد اگلا مرحلہ (Stage) شادی کا دن ہوتا ہے۔ یہ ایک رحمت خداوندی کا دن ہوتا ہے اور ہر رحمت پر شکر ادا کرنا لازم ہے۔ یاد رہے کہ شکر گزاروں پر ہی نعمتوں کی بارش ہوتی ہے۔ اس کے لئے رحمتوں کے دروازے اور کشادہ ہوتے ہیں۔ جان و مال میں برکت ہوتی ہے۔ گھروں میں اطمینان و سکون (Peace) رہتا ہے۔ اس کے برعکس ناشکروں پر اللہ کریم جل مجدہ کا عذاب مسلط (Set Over) ہو جاتا ہے۔ گھروں میں آفات و بلیّات ڈیرہ ڈال لیتی ہیں۔ بیماری و تنگدستی جان نہیں چھوڑتی۔ پڑھیے ارشادِ باری تعالیٰ عزوجل ''یاد کرو جب تمہارے رب عزوجل نے تمہیں آگاہ کیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں یقیناً تمہیں زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو بیشک میرا عذاب ضرور سخت ہے''۔

(سورۂ ابراہیم آیت نمبر ۷)

لیکن صد افسوس!

صرف نام کا مسلمان، جس کا ہے کمزور ایمان، بجائے شکر ادا کرنے کے غیر شرعی رسومات (Customs) ادا کر کے اللہ کریم وحدہٗ لاشریک کے غضب کو دعوت دیتا ہے۔ ماؤں، بہنوں، بیٹیوں اور دلہن کو سجا سنوار کر ویڈیو فلم بنواتا ہے۔ بے حیائی و بے پردگی کو خوشی کا ایک حصہ (Part) سمجھا جاتا ہے۔ رحمتِ دو جہاں ﷺ کا فرمانِ عبرت نشان ہے۔ ''اللہ

لعنت کرے دیکھنے والے پر اور اس پر جو دیکھی جائے''۔ (شعب الایمان)

ایک اور غیر شرعی رسم آتش بازی (Fireworks) ہے۔ اعلیٰ حضرت امام شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اپنے فتاویٰ رضویہ جلد دہم میں اور حضرت مفتی احمد یار خاں علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر ''تفسیر نعیمی'' میں فرماتے ہیں کہ آتش بازی حرام ہے۔ اس کے دوسرے نقصانات کے ساتھ ساتھ ایک یہ بھی نقصان ہے کہ ہمسایوں کو تکلیف (Truble) پہنچتی ہے۔ حضرت امام ذہبی اپنی تصنیف ''الکبائر'' میں لکھتے ہیں کہ ہمسایوں کو تکلیف دینا گناہِ کبیرہ ہے۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ۔

ترجمہ: اے آنکھ والو! عبرت حاصل کرو۔

مہندی اور تیل کے موقع پر جو طوفانِ بدتمیزی برپا کیا جاتا ہے وہ دیکھ کر (اللہ عزوجل ایسا ماحول کبھی نہ دکھائے) رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

الامان! والحفیظ!

بعض شادیوں مین تو کنجروں اور بھانڈوں کو بلا کر باقاعدہ گانوں کا اہتمام کیا جاتا ہے حالانکہ گانا شیطانی کام اور شیطانی آواز ہے سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر ۶۴ کی تفسیر کرتے ہوئے علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

''موسیقی، فحش گانے، ڈش، وی-سی-آر اور ویڈیو کے رنگارنگ پروگرام سب شیطان کی آوازیں ہیں''۔ (تبیانُ القرآن جلد ۶ صفحہ ۷۵۴)

کس کس بات پر افسوس کا اظہار کیا جائے۔ کھانے ہی کو لیجئے۔ اتنی بڑی نعمت جو تمام عظیم ہستیوں کی سنت بھی ہے۔ کھڑے ہو کر کھلانا اور کھانا، سنت کی پامالی، کھانے کا ضیاع، بھیڑ بکریوں کی طرح دھکم پیل، دوسرے بھائیوں کو نظر انداز (Neglect) کر دینا، کسی کا حد سے زیادہ کھالینا (Over Eating) اور کسی کا بھوکے رہ جانا، جوتوں سمیت کھانا، کونسا یہ انداز اور کون سی مسلمانی ہے؟ ہمارے اللہ عزوجل نے ہر چیز کا حساب لینا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ۔

ترجمہ: بے شک اللہ جلدی حساب لینے والا ہے۔

قارئینِ گرامی!

تحفۂ دولہا کا دوسرا باب ہے، ''بیوی کے حقوق''۔ عائلی زندگی، انسانی کا ایک انتہائی اہم (Important) حصہ ہے۔اس میں عدمِ توازن (Absence of balance) زندگی کے تمام شعبوں میں عدمِ توازن کا سبب بنتا ہے۔ جسے گھر میں سکون نہ ہو وہ کہیں سکون نہیں پاتا۔ ایسا تب ہی ہوتا ہے جب میاں بیوی کو اپنے اپنے فرائض (Responsibilities) کا صحیح علم نہ ہو۔ خصوصاً ایک شوہر کو پتہ ہونا چاہئے کہ بیوی سے حسنِ سلوک (Politeness of Behaviour)، خوش طبعی، خوش اخلاقی، نان ونفقہ کی بروقت (At time) ادائیگی اور عدل وانصاف کی کیا اہمیت وفضیلت ہے۔ نیز لڑائی، جھگڑے، بداخلاقی، بداعتمادی، ظلم و زیادتی اور بے قدری کے کیا کیا نقصانات ہیں؟

آیئے اس سلسلے میں قرآن وحدیث سے راہنمائی لیتے ہیں۔ ربِ قدوس کا فرمانِ عالی شان ہے۔ ''اور ان (عورتوں) سے اچھا سلوک کرو''۔ (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۹)

فرمانِ محمد عربی ﷺ ہے: ''تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیویوں کیلئے اچھا ہو اور میں اپنی بیویوں کیلئے تم سب سے اچھا ہوں''۔ (سنن ابن ماجہ باب النکاح)

مجھے امید کامل ہے جو یہ کتاب پڑھے گا وہ ان باتوں سے آگاہ ہو جائے گا کتاب کا تیسرا باب ہے۔ ''تربیت اولاد''۔

شادی کے بعد اللہ کریم جل جلالہ اپنے فضل وکرم سے اولاد عطا فرماتا ہے۔ اگر اولاد کی اچھی تربیت کی جائے اور اس کے حقوق کا خیال رکھا جائے تو یہ اولاد باعثِ رحمت و بخشش بن جاتی ہے۔ اور یاد رکھئے والدین کی طرف سے اولاد کیلئے سب سے بہتر تحفہ (Gift) اچھا ادب سکھانا اور اچھی تربیت کرنا ہی ہوتا ہے۔ شہنشاہِ کون ومکان کا فرمانِ خوشبودار ہے۔ ''کسی باپ نے اپنے بیٹے کو اچھا ادب سکھانے سے بہتر کوئی تحفہ نہیں دیا''۔

(یاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا، جلد۲ صفحہ ۷۸۵)

سورۃ التحریم پارہ نمبر ۲۸ آیت نمبر ۶ میں حاکمِ کائنات عزوجل کا فرمانِ عبرت نشان ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنے آپ کو تو آگ سے بچاتے ہیں۔ اپنے اہل وعیال کو آگ سے کس طرح بچائیں؟ پیکرِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن باتوں سے اللہ تعالیٰ عزوجل نے تمہیں روکا ہے ان باتوں سے تم اپنے اہل وعیال کو روکو اور جن کاموں کا اللہ کریم جل شانہٗ نے تمہیں حکم دیا ہے تم ان کاموں کا اپنے اہل وعیال کو حکم دو۔ (یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا، جلد ۲ صفحہ ۷۸۳)

- یعنی تم خود بھی نماز پڑھو، گھر والوں کو بھی نماز کا حکم دو۔
- تم خود بھی روزے رکھو، اہل وعیال کو بھی روزے رکھواؤ۔
- تم خود بھی سچ بولا کرو، اہلِ خانہ کو بھی سچ کی تاکید کرو۔
- خود بھی دیانتداری اپناؤ، بیوی بچوں کو بھی دیانتدار بناؤ۔
- تم خود بھی صابر وشاکر بنو، اپنی اولاد کو بھی صابر وشاکر بنا دو۔
- ودبھی احکامِ شرعیہ کی پابندی کرو، گھر والوں کو بھی شریعت کا پابند بنا دو۔

خدانخواستہ، بچہ اگر ماں/باپ کو گاتا ہوا، ڈانس کرتا ہوا، کلبوں میں جاتا ہوا، کھڑے ہو کر کھاتا پیتا، نمازیں قضا کرتا ہوا، جھوٹ بولتا ہوا، ملاوٹ کرتا ہوا، رشوت وسود کھاتا ہوا دیکھے گا تو وہ بھی ایسا ہی کرے گا۔ کیونکہ ایسی حرکتیں کروانے میں شیطان شریک (Sharer) ہو جاتا ہے۔

پڑھیے سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۶۴ قرآن فرماتا ہے:

وَ شَارِکْھُمْ فِی الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ ○

ترجمہ: اور ان کے مالوں اور (ان کی) اولادوں میں شریک ہو جا۔

اولاد میں شریک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو دینی تعلیم نہ دیں، ان کو دینی اقدار نہ سکھائیں، جب بچے کی آنکھ کھلے تو نظر ڈش کے پروگراموں پر ہو، ڈکیتی کی فلمیں اور جنسی ہیجان خیز فلمیں دیکھ کر اس کو بھی ان کاموں کا شوق، اگر اس کے ماں باپ وفات پا جائیں تو وہ ان کی نماز جنازہ پڑھنے کے قابل بھی نہ ہو کیونکہ یہ سب کچھ تو اس کے والدین نے اُسے سکھایا ہی نہیں۔ (ماخوذ از تبیان القرآن جلد ۶ صفحہ ۷۵۵)

آج بدقسمتی (Unfortunately) سے بعض لوگوں کی اولاد کو کھانے پینے کا ڈھنگ ہے نہ شرم وحیاء کا رنگ، تلاوت قرآن کی عادت ہے نہ سجدہ کرنے کی ہمت، لباس اسلامی ہے نہ شکل وصورت محمدی، قصور کس کا؟ والدین کا۔

وجہ کیا ہے؟...... دین سے دوری۔ اگر گھر میں مدنی ماحول اور سنتوں کی بہاریں دیکھنے کی خواہش ہے تو کیجئے اس کتاب کا مطالعہ (Study)۔ ان شاء اللہ بہت استفادہ ہوگا۔
کتاب کا باب نمبر ۴ ہے۔ ''بچوں کو سکھایئے''۔

اس باب میں کھانے پینے کے آداب، بال کاٹنے، ناخن کاٹنے کے طریقے، گھر میں داخل ہونے کی سنتیں، سونے جاگنے کے آداب، مختلف اوصافِ حمیدہ کا ذکر بڑے خوبصورت انداز میں کیا گیا ہے، جیسے حسنِ اخلاق، عبادت وتوکل، ایثار وصبر، شکر ورضا، بزرگوں کا ادب واحترام وغیرہ۔

مزید برآں! الٹے نام رکھنے کی ممانعت، غیبت وچغلی، بغض وکینہ، گالی گلوچ اور فلم بینی وپتنگ بازی جیسے رذائل کا ذکر بڑے نصیحت آموز انداز میں کیا گیا ہے۔ فاضل مصنف کی حسنِ ترتیب قابلِ داد ہے۔

''تحفہ! دولہا'' کا پانچوں باب ''علاج الامراض'' ہے۔

اس باب میں کافی ساری بیماریوں اور ان کے علاج کا ذکر ہے۔ کتاب کا یہ حصہ بھی انتہائی قابلِ مطالعہ ہے۔

علامہ عطاری صاحب کی اس سے پہلے بھی کئی کتابیں (جواہر شریعت، اربعینِ طالب، اربعین صفیہ، سنی تحفۂ خواتین) چھپ کر مارکیٹ کی زینت بن چکی ہیں۔ اللہ عزوجل کی بارگاہِ اقدس میں دعا ہے۔

ناصر ان کا خدا حامی رسول ہوں
خدا کرے یہ کتب خاص وعام میں مقبول ہوں

ان کتب میں علم وعمل اور خلوص ووفا کے جو گلہائے رنگارنگ ہیں وہ سعادت مند قارئین کو چننے نصیب ہوں۔ اقبال کے اقبال کو عروج نصیب ہو اور ان کی کاوشیں ان کیلئے

ذریعۂ فلاح ونجات اور ذریعۂ بلندئ درجات بنیں۔آمین!

مزید سُنیئے! ۲۵/۳۰ کتابیں لکھ کر احادیث کا ایک بہت بڑا ذخیرہ (Store) ایک ضخیم کتاب میں جمع کرنا بھی علامہ صاحب کے عزمِ مصمم میں شامل ہے۔ اگر چہ یہ ایک لمبا (Lengthy) کام ہے۔لیکن

؎ ارادے جن کے پختہ ہوں یقین جن کا محکم ہو
طلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

یایوں سمجھئے!

؎ عزم راسخ ہو تو صدا دیتی ہے خود منزل
حوصلے بلند ہوں تو کوئی راہ دشوار نہیں

میری ایک بار پھر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ میرے محترم بھائی کو دارین کی سعادتوں سے بہرہ ورفرمائے ،غفوررحیم ،میری، قارئین کی اور موصوف کی بخشش فرمائے۔ ہم سب کو دین کا کام کرنے کی توفیق بخشے۔

آمین بجاہِ طٰهٰ و یٰسین صلی اللّٰہ تعالٰی علیه و علٰی اٰلہٖ وَ اصحابہٖ اَجْمَعِیْنَ ○

غبارِراہِ طیبہ

حافظ ظفر اقبال چشتی نظامی

پرنسپل، جامعہ گلشنِ اسلام، چھبیل پور/ آڈھا (سیالکوٹ)

۵صفر المظفر ۱۴۲۹ھ/۱۳فروری ۲۰۰۸ء

عرضِ مؤلف

اس دنیا میں انسان کی پیدائش سے موت بلکہ بعد الموت تک ایسے لاتعداد مواقع آتے ہیں۔ جہاں قدم قدم پر اسے ریا کاری سے اپنے آپ کو بچانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔مگر ہمارے اکثر مسلمان بھائی اس میں کامیاب نہیں ہو پاتے۔اور معاشرتی مجبوری کا سہارا لے کر ریا کا شکار ہو جاتے ہیں۔اور ریا کاری اتنا برا فعل ہے کہ حدیث مبارکہ میں اس کی بڑی وعید آئی ہے۔ پڑھیئے اور اللہ عزوجل کے خوف سے لرزیئے۔ پیکرِ حسن و جمال، مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے کہ اللہ عزوجل نے ریا کار پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔

(جامع الاحادیث جلد۲ صفحہ ۶۷۴ رقم ۶۷۲۵)

اے میرے اسلامی بھائیو! حالانکہ بعض اَوقات ایسی ریا سے بچنے کیلئے صرف معمولی سی محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔اور کبھی تو معاملہ صرف دل کو سمجھانے کا ہوتا ہے۔کوئی محنت بھی نہیں کرنی پڑتی۔مگر ہوتا یہی ہے کہ انسان جسے دل سمجھتا ہے اور جس کو سمجھانے کی بجائے جس کی پیروی کرنے لگتا ہے وہ دل نہیں بلکہ اس کا نفس ہوتا ہے اور نفس کی خواہشات (Passoins) کی پیروی کو وہ اپنے دل کی بات سمجھ کر بہک جاتا ہے اور نفس اگر نفس امارہ ہو تو وہ بھی کبھی ایسی چال چل جاتا ہے کہ جس کا خمیارہ انسان زندگی بھر بھگتتا رہتا ہے۔اسی نفس سے ایک آوازا کثر اوقات تقریباً ہر دنیا دار شخص کو سننے کو ملتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ''لوگ کیا کہیں گے'' اس نفس کے بارے میں ایک عالم باعمل نے لکھا ہے کہ ''نفس ایک ایسی صفت ہے جس کی تسکین باطل کے سوا نہیں ہوتی'' اس لئے ہمیں نفس کی پیروی سے بچنا چاہئے۔

اس کتاب میں میں نے ''دولہا'' میاں کے منگنی و نکاح، بیوی کے حقوق، اولاد، ان کی تربیت کے تمام امور کو اجمالاً بیان کر دیا ہے۔ تا کہ تمام لوگوں کیلئے یہ کتاب زندگی گزارنے میں زندگی کا توشہ بن جائے۔

اور تمام مسلمان شادی کی تمام تقاریب مثلاً منگنی، شادی، نکاح، عقیقہ اور تربیتِ اولاد میں شرعی احکام کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام کاموں کو سرانجام دیں۔ اس کتاب کو ترتیب دیتے وقت چند باتوں کو ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے۔ مثلاً

- جتنی قرآنی آیات اس کتاب میں لکھی گئی ہیں۔ ان میں ترجمہ کنز الایمان سے استفادہ کیا گیا ہے۔
- اور جو بھی احادیث لکھی گئی ہیں وہ جن کتب سے لی گئی ہیں ان کے جلد نمبر صفحہ نمبر اور کتاب و ابواب بھی ساتھ درج کر دیئے ہیں۔ تاکہ حوالہ ڈھونڈنے میں پریشانی لاحق نہ ہو۔
- تمام ابحاث کی مدلل اور مختصر مگر جامع تشریف و توضیح کی گئی ہے۔

آخر میں مَیں ان اپنے تمام معاونین کا شکرگزار ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب میں بالواسطہ یا بلاواسطہ میری معاونت فرمائی۔ میری مراد محترمی و مکرمی جناب محمد اکبر قادری عطاری مالک کتب خانہ اکبر بک سیلرز، لاہور کہ جن کے حکم سے میں نے اس کتاب کو لکھا اور انہوں نے اس کتاب ''تحفۂ دولہا مع علاج والامراض'' کی کمپوزنگ اور اشاعت کا بیڑا اٹھایا۔ ان کے علاوہ محترمی و مکرمی حضرت علامہ مولانا مفتی غلام حسن قادری مدظلہ مصنف کتب کثیرہ و حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عمران حنفی قادری مفتی و مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور و حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ انصر ہاشمی مدظلہ ناظم تعلیمات و مدرس جامعہ نعمانیہ للبنات تاج محل سیالکوٹ و حضرت علامہ مولانا ذوالفقار قادری مدرس جامعہ نعمانیہ رضویہ سیالکوٹ و حضرت علامہ مولانا ظفر اقبال چشتی نظامی (پرنسپل جامعہ گلشن اسلام چھبیل پور سیالکوٹ) جنہوں نے اس کتاب ''تحفہ دولہا'' کا مقدمہ لکھا اور ان کے علاوہ صاحبزادہ حضرت علامہ مولانا محمد عرفان توگیروی فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور ان کے علاوہ مولانا عبدالقدیر عطاری اور مولانا یعقوب عطاری امام و خطیب جامع مسجد باب رحمت میانہ پورہ سیالکوٹ اور اپنی زوجہ بنت ڈاکٹر عبدالمجید عطاری مدظلہا العالی کہ جنہوں نے اپنے دیگر معمولات کے ساتھ میری اس کتاب میں معاونت فرمائی۔ اللہ عزوجل میرے تمام معاونین کے علم، عمر، صحت اور زندگی میں برکتیں عطا فرمائے۔ اصل بات یہ ہے کہ میرے مؤلف بننے

میں میرے والدین، اساتذہ اور میرے شیخ طریقت، امیر اہل سنت، محی السنہ حضرت علامہ مولانا ابو البلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا فیضان اور دعائیں شامل ہیں۔ اللہ عزوجل اس کتاب کو میرے تمام معاونین، اور میرے والدین و اساتذہ اور میرے شیخ طریقت کیلئے توشۂ آخرت بنائے۔ میں تو بس یہی کہوں گا کہ

؎ کیا فائدہ فکر و بیش و کم سے ہوگا
ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہوگا
جو کچھ ہوا ہوا کرم سے تیرے
جو کچھ ہوگا تیرے ہی کرم سے ہوگا

فقط، العبد المذنب
سگِ غوث و رضا و عطار محمد اقبال عطاری عفی عنہ
خطیب مرکزی جامع مسجد رحیم پورہ اگوگی سیالکوٹ
و خادم جامعہ صفیہ عطاریہ للبنات (رجسٹرڈ) نزد
قبرستان پکی کوٹلی ڈسکہ روڈ سیالکوٹ، پاکستان
رکن ادارۃ المصنفین سیالکوٹ
0300-7159620 0301-630026
۶ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ/ ۱۶ فروری ۲۰۰۸ء

باب نمبر 1:

نکاح کی اہمیت اور فضائل و برکات

نکاح کا معنیٰ:

حضرت علامہ ابن منظور (علیہ الرحمۃ) لکھتے ہیں ازہری نے کہا ہے کہ کلام عرب میں نکاح کا معنیٰ عمل ازدواج ہے اور تزوج (یعنی شادی) کو بھی نکاح اس لیے کہتے ہیں کہ وہ عمل ازدواج کا سبب ہے۔ جوہری نے کہا ہے کہ نکاح کا اطلاق عمل ازدواج پر ہوتا ہے اور کبھی عقد پر بھی نکاح کا اطلاق ہوتا ہے۔ (لسان العرب، جلد 2 صفحہ 426)

نکاح کرنا نبیوں اور رسولوں کی سنتِ مبارکہ ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر 1: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سیدنا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزیں سنت انبیاء (علیہم السلام) سے ہیں۔ (i) حیاء کرنا (ii) عطر لگانا (iii) مسواک کرنا اور (iv) نکاح کرنا۔

(ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 552 ابواب النکاح رقم 1070)، (مشکوۃ شریف جلد 1 صفحہ 92 کتاب الطہارت رقم 6)

تشریح و توضیح:

معلوم ہوا کہ نکاح کرنا صرف پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی نہیں بلکہ دوسرے انبیاء (علیہم السلام) کی بھی سنت مبارکہ ہے۔

نکاح کی اقسام

صاحب روح المعانی حضرت علامہ آلوسی (رحمۃ اللہ علیہ) نکاح کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ "(i) اگر مرد کو یقین ہو کہ اگر اس نے نکاح نہیں کیا تو زنا میں مبتلا ہو جائے گا۔ تو اس پر نکاح کرنا فرض ہے۔ (ii) اگر مرد پر غلبہ شہوت ہو تو غلبہ شہوت کے وقت نکاح کرنا واجب ہے۔ (iii) مزید لکھتے ہیں کہ اسی طرح نہایہ میں لکھا ہے یہ اس وقت ہے کہ جب وہ مہر ادا کرنے اور بیوی کا خرچ اٹھانے کی طاقت رکھتا ہو ورنہ نکاح نہ کرنے میں

کوئی حرج نہیں ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ نکاح سنت مؤکدہ ہے اور اس کے ترک سے انسان گنہگار ہو گا۔ اور جب اسے مہر، بیوی کے خرچ اور عمل ازدواج پر قدرت ہو اور وہ پاکیزگی اور اولاد کے حصول کے لئے نکاح کر لے تو اس کو ثواب ملے گا۔

(تفسیر روح المعانی جلد 6 صفحہ 196)

نکاح کے فضائل

نکاح کرنے شادی کرنے کے بہت زیادہ فضائل و برکات ہیں۔ چنانچہ

حدیث نمبر 2: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین مرد حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حجروں کے نزدیک آئے تاکہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کریں جب انہیں مطلع کیا گیا تو گویا اسے کم سمجھتے ہوئے کہنے لگے کہ ہم بھلا کس قد کاٹھ کے مالک ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت دیکھنے لگے جبکہ ان کی تو ہر اگلی پچھلی لغزش (اگر اس کا کوئی وجود ہو تو) معاف فرما دی گئی ہے۔ ان میں سے ایک نے کہا میں اب ہمیشہ ساری رات نماز پڑھوں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں عمر بھر روزے رکھتا رہوں گا۔ اور کسی ایک دن کا بھی روزہ نہیں چھوڑوں گا۔ تیسرے نے کہا میں عورتوں سے ہمیشہ دور رہوں گا۔ اور کبھی شادی نہیں کروں گا اسی دوران حضور مختار کل کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے پس آپ نے فرمایا کہ تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے ایسا کہا ہے حالانکہ خدا کی قسم، میں تمہاری نسبت اللہ عزوجل سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور اس سے ڈر کر گناہوں سے زیادہ بچنے والا ہوں اس کے باوجود میں روزے رکھتا ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں۔

"نماز (راتوں کو) پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں نیز عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پس جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ مجھ سے نہیں ہے"۔

(بخاری شریف جلد 3 صفحہ 55 کتاب النکاح رقم 56، مسلم شریف جلد 3 صفحہ 780 کتاب النکاح رقم 3299، مشکوۃ شریف جلد 1 صفحہ 47 باب الاعتصام بالکتاب رقم 6، الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 43)

حدیث نمبر 3: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح میری سنت ہے لہذا جس نے میری سنت سے منہ موڑا اس نے مجھ سے منہ موڑا۔ (مسند ابو یعلی، فتح الباری شرح بخاری شریف جلد 9 صفحہ 111 کتاب النکاح، احیاء العلوم جلد 2 باب النکاح صفحہ 41)

حدیث نمبر4: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے تنگدستی (Poverty) کے ڈر سے شادی نہ کی وہ میری امت سے نہیں ہے۔

(مسند فردوس، احیاء العلوم جلد 2 صفحہ 41 باب النکاح)

سنت پر عمل کے فضائل

حدیث نمبر5: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری امت کے بگڑتے وقت میں میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا (یعنی اس پر عمل کیا) تو اس کیلئے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔

(طبرانی اوسط جلد 5 صفحہ 315 رقم 5414، حلیۃ اولیاء جلد 8 صفحہ 200، مسند الفردوس جلد 4 صفحہ 198 رقم 6608، مشکوٰۃ شریف جلد 1 صفحہ 41 رقم 65، مجمع الزوائد جلد 1 صفحہ 172، میزان الاعتدال جلد 2 صفحہ 270)

حدیث نمبر6: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکمل واطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے خلفاء پر اللہ عزوجل کی رحمت ہو یہ تین مرتبہ فرمایا صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ حضور تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے خلفاء وہ ہیں جو میری سنتوں کو زندہ کرتے ہیں۔ (ابن عساکر جلد 51 صفحہ 46، کنز العمال جلد 10 صفحہ 229 رقم 29209)

حدیث نمبر7: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا۔ (ترمذی شریف جلد 2 صفحہ 241 ابواب علم رقم 576)

تشریح وتوضیح:

محترم اسلامی بھائیو! احادیث مذکورہ میں سنت پر عمل کرنے والوں کیلئے رحمت الٰہی کے انعامات کا ذکر ہے کہ جو حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کیلئے فرما رہے ہیں کہ جو سنت پر عمل کرے گا اس کو تین سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ اور اس کے بعد والی حدیث میں فرمایا کہ جو میری سنت پر عمل کرلے گا۔ اس پر اللہ عزوجل کی رحمت کا نزول ہو ایک دعا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سنت پر عمل کرنے والوں کے متعلق ایک مرتبہ نہیں بلکہ راوی فرماتے ہیں کہ تین مرتبہ دعا فرمائی اور اس کے بعد والی حدیث میں فرمایا کہ جس نے میری

سنت کو زندہ کیا اس نے مجھے زندہ کیا اور جس نے مجھے زندہ کیا وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا۔ اے سنت پر عمل کرنے والو تمہیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے مژدۂ جنت مبارک ہو۔

نصف ایمان مکمل کرنے کا نسخہ

حدیث نمبر8: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اولاد آدم کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ شادی کر لیتا ہے تو اس کا نصف ایمان مکمل ہو گیا اور نصف باقی میں اللہ عزوجل سے ڈرے۔

(مجمع الزوائد جلد 4 صفحہ 255، الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 42، مشکوٰۃ شریف جلد 2 صفحہ 150 کتاب النکاح رقم 17، شعب الایمان جلد 4 صفحہ 382 رقم 5486، فتاویٰ رضویہ جلد 12 صفحہ 289 باب النکاح)

تشریح و توضیح:

معلوم ہوا کہ نکاح کرنے سے بندے کا نصف ایمان محفوظ ہو جاتا ہے۔

اللہ عزوجل کی نظرِ رحمت دولہا و دلہن پر

حدیث نمبر9: حضرت میسرہ بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد (دولہا) اپنی بیوی کو دیکھتا ہے۔ اور بیوی (دلہن) اپنے خاوند کو دیکھتی ہے تو اللہ عزوجل ان دونوں کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے اور جب خاوند اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑتا ہے تو دونوں (دولہا، دلہن) کے گناہ جھڑ جاتے ہیں حتیٰ کہ انگلیوں کے درمیان سے بھی گناہ جھڑ جاتے ہیں حتیٰ کہ انگلیوں کے درمیان سے بھی گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

(جامع صغیر جلد 1 صفحہ 122 رقم 1977)

تشریح و توضیح:

نکاح کرنے کی، شادی کرنے کی کتنی برکت ہے کہ اللہ عزوجل دولہا، دلہن دونوں کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے اور اس کے علاوہ ان کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

نکاح کے فوائد

نکاح کے بہت سے روحانی وجسمانی فائدے ہیں۔نکاح کے فوائد میں درج ذیل فائدے بھی شامل ہیں۔مثلاً نسلِ انسانی کی افزائش،قوم وملت کی بقا،معاشرہ کا قیام، باہمی تعلقات میں ہمیشگی، نکاح سے شادی سے دل ونگاہ کی حفاظت،ایمان کی تقویت، اخلاق و عادات کی اصلاح، شہوت پرستی اور محض جنسی لطف اندوزی کا خاتمہ، خیالات کی پاکیزگی، نفسانی جذبات پر کنٹرول اور عزتوں کا تحفظ یہ نکاح ہی کی مرہون منت ہیں۔اس کے علاوہ اے مستقبل کے دولہا میاں نکاح دلوں کا چین، روح کی تسکین، زندگی کا سہارا، امید کی کرن اور عفت کا نشان ہے۔اس کے ساتھ لوگوں میں پیدا ہونے والی برائیوں کا خاتمہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔اور اس کے علاوہ نکاح سے زنا کاری وبدکاری جیسی لعنت (Reproach) جو دین ودنیا کی بربادی کا سبب ہے ختم ہوسکتی ہے۔اس لئے دینِ اسلام نے نکاح کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے۔اور یہ نکاح کے ہم نے مختصر و جامع فوائد بیان کیے ہیں آیئے نکاح کے فائدے بالتفصیل پڑھیے اور ان پر عمل کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ

حدیث نمبر10: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرد چاہتا ہے کہ میں اللہ عزوجل سے پاک وصاف ہوکر ملوں تو اس کو چاہئے کہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔

(مشکوۃ شریف جلد2 صفحہ 149 کتاب النکاح رقم 15، جامع صغیر جلد2 صفحہ 511 رقم 8387)

پیارے اسلامی بھائیو! یہی اعزاز حاصل کرنے کیلئے......

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میری عمر میں سے صرف دس دن باقی رہتے ہوں تو میں پسند کروں گا۔کہ میری شادی ہوجائے تاکہ میں اللہ عزوجل کے دربار غیر شادی شدہ نہ جاؤں۔(احیاء العلوم جلد2 صفحہ 23 کتاب النکاح)

یہ تھا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا جذبۂ اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

حکایت: ایک عابد یعنی عبادت گزار شادی شدہ تھا وہ اپنی بیوی کے ساتھ بہت اچھا سلوک (Behaviour) کیا کرتا تھا۔ اس کی بیوی فوت ہوگئی تو اس کے رشتہ داروں نے اس عابد کو شادی کرنے کا مشورہ دیا لیکن اس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ تنہائی بہت اچھی ہے دل پر سکون رہتا ہے پھر کچھ دنوں کے بعد اس عابد نے خواب میں دیکھا اور بیان کیا کہ آسمان کے دروازے کھلے ہیں اور کچھ لوگ آسمان سے اتر رہے ہیں اور ہوا میں تیر رہے ہیں اور جب ان میں سے کوئی میرے پاس سے گزرتا تو کہتا کہ "یہ ہے منحوس" یہ سن کر دوسرا کہتا ہاں یہی منحوس ہے پھر تیسرا پھر چوتھا یہی کہتا لیکن میں ہیبت کی وجہ سے نہ پوچھ سکا کہ کون منحوس ہے اور جب آخری ان کا میرے پاس سے گزرا تو میں نے اس سے پوچھ لیا کہ وہ کون منحوس ہے جس کی طرف آپ لوگ اشارہ کر رہے ہیں اس نے کہا وہ آپ ہیں، میں نے اس سے پوچھا میں منحوس کس وجہ سے ہوں اس نے بتایا ہم آپ کے اعمال مجاہدین کے اعمال کے ساتھ اٹھایا کرتے تھے لیکن جب سے آپ کی بیوی فوت ہوئی ہے ہمیں حکم ملا ہے کہ آپ کے اعمال مخالفین کے اعمال کے ساتھ اُٹھائیں اور جب اس عابد کی آنکھ کھلی تو کہنے لگے میری شادی کرو میری شادی کرو۔ (احیاء العلوم جلد 2 صفحہ 24 کتاب النکاح)

معلوم ہوا کہ شادی شدہ کے اعمال میں برکت شادی کی وجہ سے بھی ہوتی ہے۔

شادی شدہ کی عبادت میں برکت

حدیث نمبر 11: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکارِ دو عالم، فخرِ نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شادی شدہ کی دو رکعتیں غیر شادی شدہ کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں۔ (جامع صغیر جلد 1 صفحہ 274 رقم 4473)

تشریح وتوضیح:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نکاح کرنے والے کی، شادی شدہ کی دو رکعتیں غیرِ شادی شدہ کی ستر رکعتوں سے بہتر ہیں۔

حضرت بشر حافی (علیہ الرحمۃ) کا فرمان

حضرت بشر حافی (علیہ الرحمۃ) نے فرمایا کہ حضرت امام احمد بن حنبل مجھ پر تین وجہ سے درجے میں بلند ہیں۔ ایک یہ کہ وہ طلبِ حلال اپنے لئے بھی کرتے ہیں اور دوسروں کیلئے بھی اور میں صرف اپنے لئے کرتا ہوں دوم یہ کہ حضرت امام احمد بن حنبل نے شادیاں کی ہیں مگر میں نے شادی نہیں کی سوم یہ کہ وہ مسلمانوں کے امام منتخب ہوئے ہیں۔

(احیاء العلوم جلد 2 صفحہ 24)

نیز

حضرت بشر حافی (رحمۃ اللہ علیہ) کو کسی نے خواب میں بعد وصال دیکھا اور پوچھا آپ کو کیا مقام عطا ہوا فرمایا مجھے ستر بڑے بڑے بلند سے بلند مرتبے عطا ہوئے ہیں لیکن میں شادی شدہ اولیاء کرام کے درجے کو نہیں پہنچ سکا۔ (احیاء العلوم جلد 2 صفحہ 24)

نیز

حضرت بشر حافی (علیہ الرحمۃ) نے بعد وصال فرمایا کہ میرے رب عزوجل نے مجھ سے فرمایا کہ اے بشر حافی مجھے یہ پسند نہیں کہ تو میرے دربار میں بغیر شادی کے آتا۔

(احیاء العلوم جلد 2 صفحہ 24)

معلوم ہوا کہ شادی شدہ ہونا اللہ عزوجل کو محبوب ہے۔

قابلِ غور بات

پیارے مسلمان بھائیو! ہم مسلمان ہیں اور ہمیں مسلمان ہونے کے ناطے چاہئے کہ جب بھی کوئی کام کرنے لگیں تو اس میں اچھی اچھی نیتیں کر لیں کیونکہ جیسی نیت ہو گی ویسا اجر ملے گا۔ اور ایک مسلمان ہونے کی وجہ سے ہمیں چاہئے کہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے شادی کریں۔ کیونکہ مذکورہ بالا جتنے نکاح کے فضائل وفوائد بیان ہوئے ہیں یہ سب سنت مبارکہ ہی کی برکت سے ہیں۔ ورنہ شادی تو سارے ہی کرتے ہیں۔ ہندو بھی، سکھ بھی، یہودی بھی، عیسائی بھی لیکن ایک مسلمان کا شادی کا انداز ان تمام سے (Different) ہونا چاہئے۔

نکاح کی نیتیں

حدیث نمبر 12: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کی نیت عمل سے بہتر ہے۔ (طبرانی کبیر جلد 6 صفحہ 185 رقم 5942)

دو مدنی پھول

1- بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

2- جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

نکاح کرنے والے کو چاہئے کہ اچھی اچھی نیتیں کرے تا کہ دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ وہ ثواب کا بھی مستحق ہو سکے۔

1- سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ادائیگی کروں گا۔

2- نیک عورت سے نکاح کروں گا۔

3- اچھی قوم میں نکاح کروں گا۔

4- اس کے ذریعے ایمان کی حفاظت کروں گا۔

5- اس کے ذریعے شرم گاہ کی حفاظت کروں گا۔

6- خود کو بدنگاہی سے بچاؤں گا۔

7- محض لذت یا قضائے شہوت کیلئے نہیں حصول اولاد کیلئے تخلیہ کروں گا۔

8- ملاپ سے پہلے ''بسم اللہ'' اور مسنون دعا پڑھوں گا۔

9- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اضافے کا ذریعہ بنوں گا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 385)

اگر نکاح سے قبل اچھی اچھی نیتیں کر لیں گے تو ثواب ملے گا ورنہ نہیں۔ اس پر مثال حکایتِ ذیل ہے۔

حکایت: ایک شخص اپنے مکان میں روشن دان بنا رہا تھا وہاں سے کسی اللہ والے کا گزر ہوا آپ نے اس سے پوچھا کیا کر رہا ہے اس مالک مکان نے کہا روشن دان بنا رہا ہوں تا کہ ہوا آیا کرے یہ سن کر اللہ والے بزرگ نے فرمایا ارے بندہ خدا کیوں نیت نہیں کرتا کہ روشن

دان بناؤں تا کہ اذان کی آواز آیا کرے اور پھر تجھے ہوا جھونکے میں آجایا کرے گی۔ لہذا مسلمان کو چاہئے کہ جو کام کرے، سنت جان کر کرے، شادی کرے تو اتباع سنت کی نیت سے کرے جبھی تو ثواب زیادہ ہوگا۔

سنت مبارکہ کی برکت

اور یہ سنت مبارکہ ہی کی برکت ہے کہ ہمارے امام الائمہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک نکاح کرنا عبادت میں مشغول ہونے سے افضل ہے۔ (احیاء العلوم جلد 2 صفحہ 21)

یعنی ایک مسلمان شادی نہیں کرتا اور اللہ عزوجل کی نفلی عبادت میں مشغول ہے رات کو جاگ کر عبادت کرتا ہے دن کو روزہ رکھتا ہے دوسرا مسلمان جس نے سنت کے مطابق شادی کی ہے لیکن وہ راتوں کو قیام نہیں کرتا ہے اور نفلی روزے نہیں رکھتا تو یہ دوسرا اس پہلے سے افضل ہے کیونکہ اس دوسرے نے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنایا ہے۔

فوائد نکاح سے ایک فائدہ نیک اولاد:

حدیث نمبر 13: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار مدینہ راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل جنت میں کسی مومن بندے کے درجے بلند کرتا ہے تو وہ بندہ عرض کرتا ہے یا اللہ عزوجل یہ میرے درجے کس وجہ سے بلند کیے گئے ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اے بندے تیرے بیٹے نے تیرے لئے دعا و استغفار کی ہے۔ اس وجہ سے تیرے درجے بلند کیے گئے ہیں۔ اور ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ اے بندے تیرے درجے بلند اس لئے گئے ہیں کہ تیرے بیٹے نے تیرے لئے بلند درجات کی دعا کی ہے۔

(سنن الکبریٰ بیہقی جلد 7 صفحہ 79، کشف الغمہ جلد 2 صفحہ 52، مصنف ابن ابی شیبہ جلد 10 صفحہ 397)

تشریح وتوضیح:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر انسان نیک اولاد چھوڑ جائے تو یہ بہت بڑا انعام ہے بندے کیلئے اور یہ سب کس سے ہے یہ سب نکاح کے فوائد وثمرات میں سے ہے۔

شادی نہ کرنے والے مردوں اور عورتوں پر لعنت

حدیث نمبر14: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور طٰہٰ و یٰسین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو کہتے ہیں ہم شادی نہیں کریں گے۔ اسی طرح ان عورتوں پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو جو کہتی ہیں شادی نہیں کروں گی۔

(کنز العمال جلد 16 صفحہ 167)

ازدواجی زندگی کا پہلا قدم

شادی کیلئے نیک بیوی کا انتخاب کرنا

کسی بھی انسان کا اپنی روزمرہ زندگی میں کسی بھی اہم کام میں یا مسئلہ میں اَقُوْل کرنا یعنی کہ اپنی رائے کا اپنے لئے یا اپنے گھر والوں کیلئے یا اپنے خاندان والوں کیلئے یا اپنے اردگرد کے معاشرے کے لوگوں کیلئے اظہار کرنا اور اسی پر قائم رہنا ایک مشکل ترین مرحلہ ہوتا ہے۔ اور اسی طرح ازدواجی زندگی کا پہلا قدم مرد کا اپنی مستقبل کی ازدواجی زندگی گزارنے اور بسر کرنے کیلئے نیک بیوی کا انتخاب کرنا بھی ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ اس میں جلد بازی کرنا بہت نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ اور اسی طرح اس معاملہ میں مرد کا مایوس ہونا اور کم ہمت ہونا بھی زہر قاتل ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارے معاشرے میں ہوتا ہے کہ اگر کسی مرد کا رشتہ دو چار جگہ پر گیا اور وہاں سے جواب ہاں میں نہیں ملا تو اکثر گھروں کے لوگ، خاندان کے لوگ مایوس و ناامید ہو جاتے ہیں۔ کہ اب کون دے گا رشتہ، سارے خاندان میں چھان بین کر لی، اب تو کوئی نہیں رشتہ، لہٰذا اب کوئی لڑکی بھی مل جائے چاہے اس کے لئے غیر مناسب (Unsuitable) ہی کیوں نہ ہو، رشتہ کر دو اسی طرح اچھے بھلے پڑھے لکھے نوجوان کا نکاح ایسی لڑکی سے کروایا جاتا ہے جو کسی بھی طرح سے اس کیلئے مناسب نہیں ہوتی۔ پھر ہوتا کیا ہے کہ ساری زندگی میاں بیوی کی آپس میں ان بن، لڑائی جھگڑے اور اللہ ﷻ نہ کرے مار پیٹ اور طلاق و خلع تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور نہ ہونے کا ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ایسے دقیق مسئلہ میں یعنی نیک بیوی کے انتخاب کے سلسلے میں لڑکے کو چاہئے کہ خود بھی ہمت سے کام لے اور گھر والوں کی بھی حوصلہ افزائی کرے اور انہیں مایوس بھی نہ ہونے دے، اور اللہ ﷻ سے اچھے رشتے کی امید رکھتے ہوئے احکام الٰہی کی پابندی کے ساتھ خلوص دل سے دعا مانگتا رہے اور گھر والوں کو بھی از خود چاہئے کہ ہمت و کوشش کرتے ہوئے ٹھنڈے دل سے

خوب غور و خوص کر کے اچھی طرح چھان بین کر کے رشتہ طے کریں۔

نیک بیوی کے انتخاب کیلئے چند مدنی پھول

1۔ سب سے پہلا کام صلوٰۃ الحاجت کم از کم دو رکعت، ورنہ جتنی اللہ عزوجل توفیق دے پڑھیں اور پڑھیں۔ اس وقت جو مکروہ اور ممنوع اوقات نہ ہوں پھر خوب عاجزی و اخلاص سے رو رو کر اللہ عزوجل سے دعا مانگیں اور بار بار مانگیں کہ "یا اللہ عزوجل میں شادی کرنا چاہتا ہوں اپنے فضل و کرم سے مجھے نیک بیوی عطا کر" اور اس کے علاوہ یہ دعا بھی مانگ سکتے ہیں کہ

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَ اَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔

"اے اللہ عزوجل میرے دل میں وہ بات ڈال دے جس میں میرے لئے بہتری ہو اور میرے نفس کے شر سے میری حفاظت فرما"۔

(کنز العمال شریف جلد 2 صفحہ 85 رقم 3710)

2۔ اور دوسرا یہ کہ اس معاملے میں کسی ایسے شخص سے مشورہ لینا ضروری ہے کہ جو نیک و صالح اور دیندار ہو اور اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ جس کام کے بارے میں آپ مشورہ لینا چاہتے ہیں اس شخص کو اس کام کا کچھ تجربہ بھی ہو۔

نمازِ استخارہ کی اہمیت اور فضیلت

بعض اوقات آدمی کو اپنے کام میں یہ تردد و تذبذب ہوتا ہے کہ کروں یا نہ کروں مثلاً سفر بیرونِ ملک جانا یا کسی رشتہ کو قبول کرنا چاہتا ہے یا نکاح و شادی بیاہ وغیرہ ایسی ہی کوئی تقریب انجام دینا چاہتا ہے۔ لیکن دل میں طرح طرح کے وسوسات و خیالات آتے ہیں۔ آدمی گھبرا جاتا ہے کہ کیا کروں کیا نہ کروں ایسے موقعوں کیلئے شریعت میں نمازِ استخارہ آئی ہے۔ اس نماز کا پڑھنے والا وہ مرد ہو یا عورت گویا کہ یہ اپنے رب عزوجل سے مشورہ لینا ہے اور نماز استخارہ کا مطلب بھی یہی ہے کہ اللہ عزوجل سے بھلائی طلب کرنا یعنی جب کسی اہم کام کے کرنے کا ارادہ کرے تو کرنے سے پہلے استخارہ کرے استخارہ کرنے والا گویا اللہ عزوجل کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے کہ اے علام الغیوب عزوجل مجھے اشارہ فرما دے کہ یہ کام میرے حق میں

بہتر ہے یا نہیں؟ (ماخوذ فیضان سنت قدیم صفحہ 1045، سنی بہشتی زیور صفحہ 225)

طریقۂ استخارہ

پہلے دو رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قل یا ایھا الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قل ھُوَ اللّٰہُ احد پڑھے اور اسی طرح دو رکعت پوری کرنے کے بعد سلام پھیر کر پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ، وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ. اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعِیْشَتِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعِیْشَتِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ اصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَ اقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔

"اے اللہ عزوجل میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں۔ اور تیری قدرت کے ذریعہ سے طلب قدرت کرتا ہوں اور تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتا ہوں کیوں کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا تو سب کچھ جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ اے اللہ عزوجل اگر تیرے علم میں یہ کام (جس کا میں ارادہ رکھتا ہوں) میرے دین و ایمان اور میری زندگی اور میرے انجام کار میں دنیا و آخرت میں میرے لئے بہتر ہے۔ تو اس کو میرے لئے مقدر کردے اور میرے لئے آسان کردے پھر اس میں میرے واسطے برکت کر دے۔ اے اللہ عزوجل اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے برا ہے میرے دین و ایمان میری زندگی اور میری انجام کار دنیا و آخرت میں تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور جہاں کہیں بہتری ہو میرے لئے مقدر کر پھر اس سے مجھے راضی کردے"۔

(ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 292 ابواب الوتر رقم 463، ابن ماجہ شریف صفحہ 395، ابواب اقامۃ الصلوۃ رقم 1441)

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ کم از کم سات مرتبہ استخارہ کرے اور دعائے مذکورہ پڑھ کر باطہارت قبلہ رو سو رہے۔ دعا کے اول آخر سورۃ فاتحہ اور درود شریف پڑھے۔ پھر دیکھے جس بات پر دل جمے اسی میں بھلائی ہے بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ استخارہ (Divination) کرنے میں اگر خواب کے اندر سپیدی یا سبزی دیکھے تو اچھا ہے بہتر ہے اور اگر سرخی (یا سیاہی) دیکھے تو برا ہے۔ (درمختار جلد ۱ صفحہ 461)

حدیث نمبر ۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے (ہمیں) تمام کاموں میں استخارہ سکھاتے تھے جس طرح ہمیں قرآن پاک کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ (ترمذی شریف جلد ۱ صفحہ 292 ابواب الوتر رقم 463)

حدیث نمبر ۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نیر تاباں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اہم کاموں میں استخارہ کر لیتا ہے وہ خسارے میں نہیں رہتا نقصان اور ندامت سے بچ جاتا ہے اور اپنے کیے پر نادم نہیں ہوتا۔

(جامع صغیر جلد 2 صفحہ 482 رقم 7895 ،طبرانی اوسط رقم 6623)

تشریح وتوضیح:

معلوم ہوا کہ انسان استخارہ کرنے سے خسارے سے بچ جاتا ہے اور استخارہ سے انسان اللہ عزوجل سے مشورہ طلب کرتا ہے کہ فلاں کام کروں کہ نہ کروں اسی لئے تو حضور سید المبلغین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اہم کاموں میں استخارہ کر کے کام کیا وہ کبھی خسارے اور نقصان میں نہیں ہوگا۔ اور شادی انسانی زندگی کا ایک اہم پہلو ہوتا ہے۔ اس لئے اس کیلئے بھی ہمیں استخارہ کر لینا چاہئے۔

حدیث نمبر ۱۵: حضرت ابو نجیح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکمل واطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نکاح کر سکتا ہو پھر نکاح نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں''۔ (کنز العمال جلد 16 صفحہ 119)

تشریح وتوضیح:

محترم اسلامی بھائیو! معلوم ہونا چاہئے کہ عورتوں اور مردوں کیلئے جو اللہ عزوجل نے شادی: نکاح مشروع کیا ہے اس میں دین اور دنیا کے بہت سے مصالح اور ضروریات

پوشیدہ ہیں۔شادی شدہ انسان بہت سی برائیوں اور نقصانات اور پریشانیوں اور مختلف قسم کی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔سب سے اہم فائدہ تو ظاہر ہے کہ دل اور آنکھ کی بیماریوں سے اس میں نجات ہے۔صرف عورت ہی نہیں مرد بھی بیوی کا محتاج ہے۔خصوصاً گھریلو نظام مرد نہیں چلا سکتا۔معاشرتی تجربہ (Experience) گواہ ہے۔مرد کی ابتدا میں تو زندگی والدہ، بہنوں وغیرہ کی مدد و تعاون سے گزر جاتی ہے۔مگر ان کے گزرنے کے بعد یا پھر آخری زندگی میں سخت پریشانی ہوتی ہے۔وقت پر کھانا، بیمار پڑنے کی صورت میں دوا اور پرہیز کا نظام وغیرہ کی ضروریات میں مرد کو سخت پریشانی ہوتی ہے۔پھر اس وقت انسان زندگی پر موت کو ترجیح دینے لگتا ہے۔شادی کا مقصد صرف اور صرف خواہشات کی تکمیل ہی نہیں ہوتی بلکہ نظام زندگی اور صحت کو سنبھالنے کے لئے اس کی سخت ضرورت پڑتی ہے جو شادی نہیں کرتا وہ بڑھاپے میں اولاد کے تعاون اور اس کے فوائد سے محروم رہتا ہے۔ہماری شریعت میں شادی کرنا سنت اور عبادت ہے۔اس وجہ سے شادی نہ کرنے والے مردوں اور عورتوں پر حضور نور مجسم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی لعنت ہو۔

حکایت: ایک نیک اور صالح آدمی کو نکاح کی پیش کش کی جاتی تو وہ انکار کر دیتے کچھ دنوں کے بعد وہ خواب سے بیدار ہوئے تو فرمانے لگے میری شادی کر دو اہل خاندان و احباب نے شادی کرنے کے بعد استفسار کیا کہ حضرت پہلے تو آپ شادی سے نکاح سے انکار کرتے رہے اور پھر خود ہی فرمایا کہ میری شادی کر دو اس کی کیا وجہ ہے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ قیامت قائم ہے اور مخلوق خدا اکٹھی ہے میں بھی ان میں ہوں مجھے سخت اور تباہ کن پیاس لگی ہے بلکہ ساری مخلوق پیاس سے تڑپ رہی ہے اچانک دیکھا کہ کچھ بچے آگئے ان پر نور کے رومال ہیں ان کے ہاتھوں میں چاندی کے جگ اور سونے کے گلاس ہیں وہ بچے ایک ایک مرد کو پانی پلا رہے ہیں لیکن کچھ لوگوں کو چھوڑے جا رہے ہیں میں نے ایک بچے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور کہا مجھے بھی پانی پلاؤ مجھے پیاس ہلاک کر رہی ہے یہ سن کر اس بچے نے کہا کہ ہم میں آپ کا کوئی نہیں ہے ہم تو اپنے والدین کو پانی پلاتے ہیں میں نے پوچھا تم کون ہو اس بچے نے بتایا ہم مسلمانوں کے وہ بچے ہیں جو بچپن میں فوت ہو گئے تھے

اور جب بیدار ہوا تو آپ احباب سے کہا کہ میری شادی کر دو یہ اس لئے ہے کہ شاید کہ اللہ عزوجل مجھے بھی بیٹا عطا کرے اور وہ بچپن میں فوت ہو جائے اور میرے لئے آگے کا سامان یعنی روز قیامت پانی پینے کا سبب بن جائے۔ (احیاء العلوم جلد 2 صفحہ 28)

حضور کے ساتھ جنت میں داخلہ

حدیث نمبر۱۶: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس مسلمان کی نماز اچھی ہو اور اس کے اہل و عیال زیادہ ہوں مال کی قلت ہو اور وہ مسلمان غیبت سے بچا رہے وہ میرے ساتھ جنت میں یوں ہوگا جیسے ہاتھ کی یہ دو انگلیاں ہیں۔

(احیاء العلوم جلد 2 صفحہ 33)

معلوم ہوا جس کے اہل و عیال زیادہ ہوں گے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔ اور اہل و عیال کا زیادہ ہونا شادی ہی سے ممکن ہے۔

شادی بدنگاہی اور بدکاری سے بچنے کا ذریعہ

حدیث نمبر۱۷: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے نوجوانو! جو کوئی تم میں سے نکاح کرنے کی استطاعت رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ شادی کرلے کیونکہ شادی کرنے سے انسان بدنگاہی اور بدکاری سے بچ جاتا ہے اور اگر کسی کو نکاح کی استطاعت نہ ہو تو روزے رکھے کیوں کہ روزے (فعل مذکورہ سے) بچاؤ کا ذریعہ ہیں۔

(بخاری شریف جلد 3 کتاب النکاح رقم 59، مشکوٰۃ شریف جلد 2 صفحہ 147 کتاب النکاح رقم 1، الترغیب و الترہیب جلد 3 صفحہ 40 کتاب النکاح)

تشریح وتوضیح:

معلوم ہوا کہ شادی کرنا اور نکاح کرنا بدنگاہی اور بدکاری سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

تشریح وتوضیح:

اس آخری حدیث مبارکہ میں حضور مختارِ کل کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے دو جامع ترین

فوائد بیان فرما کر دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے کہ یہ دونوں یعنی نظر اور فرج یعنی شرم گاہ کی حفاظت انسان کو سینکڑوں گناہوں سے بچا سکتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ حضور پر نور ﷺ کی یہ پاکیزہ سنت اور بھی ہزاروں فوائد اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے مگر یہ فوائد اسی وقت حاصل ہو سکتے ہیں جب حضور تاجدار رسالت ﷺ کے اس فعل مبارک کو سنت سمجھ کر اسلامی طریقہ کے مطابق اس پر عمل کیا جائے۔ نفسانی خواہشات اور بری رسومات کو اس میں دخل نہ ہو۔

چند قابل قدر لمحات

یوں تو انسان کی ساری زندگی ہی قرآن و سنت کے مطابق ہونی چاہئے مگر چند لمحات و مواقع ایسے ہیں۔ جن کا اولاد کے وجود میں آنے سے پہلے لحاظ رکھنا بے حد ضروری ہے کیونکہ اولاد کی پرہیزگاری ان امور سے بھی وابستہ ہوتی ہے۔

1- نیک عورت کا انتخاب:

قابل غور بات ہے کہ عمدہ سے عمدہ بیج بھی اسی وقت اپنے جوہر دکھا سکتا ہے جب اس کیلئے عمدہ زمین کا انتخاب (Choice) کیا جائے۔ ماں بچے کیلئے گویا زمین کی حیثیت رکھتی ہے، لہٰذا بیوی کے انتخاب کے سلسلے میں مرد کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہئے کہ ماں کی اچھی یا بری عادات کل اولاد میں بھی منتقل ہوں گی۔ متعدد احادیثِ کریمہ میں مرد کو نیک، صالحہ اور اچھی عادات کی حامل پاک دامن بیوی کا انتخاب کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کسی عورت سے نکاح کرنے کیلئے چار چیزوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ ''ایک اس کا مال، دوسرا اس کا حسب نسب، تیسرا اس کا حسن و جمال اور چوتھا اس کا دین''۔ پھر فرمایا: ''تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو تم دیندار عورت کے حصول کی کوشش کرو''۔ (بخاری شریف جلد 3 صفحہ 64 کتاب النکاح رقم 81)

تشریح و توضیح:

اس حدیث مبارکہ میں حضور سرکار مدینہ ﷺ نے بیوی کے انتخاب کے وقت اس میں جن صفات کا دیکھنا ضروری ہے۔ ان کو مختصر الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

۱-اس کا مال

حضور پرنور ﷺ نے انتخاب بیوی کے وقت جن چیزوں کو پسندیدہ قرار دیا ہے۔ اُن میں سب سے پہلے عورت کے مال کو بیان فرمایا ہے۔ کہ اس کا مال دیکھ کہ شادی کرنی چاہیے۔ اس سے عورت کا مالدار ہونا یا اس کے والدین کا مالدار ہونا مراد ہے۔ تاکہ اگر لڑکے کو کوئی پریشانی بن جائے یا رقم وغیرہ کی ضرورت بن جائے تو اس کے کام آسکے۔ لیکن اگر لڑکی کا صرف اور صرف مال دیکھ لیا جائے اور باقی تینوں باتوں کو اگر مدنظر نہ رکھا جائے تو بے شمار خرابیاں لازم آئیں گی۔ سب سے پہلے تو دین سے بے پرواہ ہو کر صرف مال و دولت کی بنا پر شادی کرنا حماقت (Stupidity) ہے۔ کیونکہ دولت تو ایک ڈھلتا سایہ ہے اس کا کوئی بھروسہ نہیں۔ صبح کا بادشاہ شام کو فقیر اور شام کا فقیر صبح کو بادشاہ ہوسکتا ہے۔

لیکن اگر لڑکی والے مالدار ہوں تو غریب کا لڑکا ان کا غلام اور خادم بن کر رہ جاتا ہے۔ اور اگر دونوں دولت کے نشے میں مدہوش ہوں تو نت نئے فتنے اور فساد ظاہر ہوتے ہیں، حتیٰ کہ لڑائی جھگڑے بلکہ طلاق تک کی نوبت آجاتی ہے، پھر ساری دولت عدالتوں کی ملک ہو کر رہ جاتی ہے۔ اسی لئے تو حضور مصلح اعظم ﷺ نے فرمایا ہے کہ

حدیث نمبر ۱۹: حضور پرنور ﷺ نے فرمایا کہ عورتوں سے ان کے مالدار ہونے کی وجہ سے نکاح نہ کرو ہوسکتا ہے ان کا مال نہیں (یعنی میاں بیوی کو) طغیان و سرکشی میں مبتلا کردے۔ عورتوں سے دینداری کی بنا پر نکاح کرو۔ (بیہقی شریف جلد 7 صفحہ 129، کنز العمال جلد 16 صفحہ 304)

اس حدیث مبارکہ کے علاوہ ایک اور جگہ پر حضور ﷺ کا فرمان موجود ہے وہ یہ کہ

حدیث نمبر ۲۰: حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی عورت کے ساتھ اس کی عزت (اور مرتبے) کی وجہ سے شادی کی (تاکہ اس کی وجہ سے خود بھی معزز ہو جائے) تو اللہ ﷻ اسے معزز کی بجائے) ذلیل کرے گا اور جس نے کسی عورت کے ساتھ اس کے مال کی وجہ سے شادی کی، (تاکہ اس کی وجہ سے خود بھی مالدار ہو جائے) تو اللہ ﷻ اسے (مالدار کی بجائے) محتاج کرے گا۔ (کنز العمال جلد 16، صفحہ 301)

مذکورہ دونوں حدیثوں سے واضح ہو گیا کہ مال و دولت کے لالچ میں کی ہوئی شادی نفع بخش نہیں ہو سکتی اور پھر اس میں ایک اور فتنے کا بھی اندیشہ ہے اور وہ یہ ہے کہ مال و دولت کی تلاش شادی میں تاخیر کا سبب بھی بن سکتی ہے جس کے نتائج بہت برے نکلتے ہیں۔

جوان اولاد جب نفسانی خواہشات پر قابو نہیں پا سکتی تو حرام کاری اور بدکاری جیسے گناہ کبیرہ کا ارتکاب کر کے نہ صرف یہ کہ اپنے ایمان کی دولت کو کمزور کر بیٹھتی ہے بلکہ جسمانی امراض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے شادی کے قابل بھی نہیں رہتی۔ پھر حرام کاری کی وجہ سے صرف اولاد ہی نہیں بلکہ والدین بھی گناہ گار ہوں گے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ

حدیث نمبر ۲۱: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی کے گھر لڑکا پیدا ہو تو چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے اور اسے اچھی تعلیم دے اور جب بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کر دے اور اگر لڑکا بالغ ہو گیا اور باپ نے اس کی شادی نہ کی اور اس سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا تو اس لڑکے کا گناہ اس کے باپ پر (بھی) ہو گا۔

(مشکوۃ شریف جلد 2 صفحہ 157 کتاب النکاح رقم 12، شعب الایمان جلد 6 صفحہ 401 رقم 8666)

اسی طرح لڑکی کے متعلق ارشاد ہے کہ

حدیث نمبر ۲۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور آمنہ کے لال صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ توریت میں لکھا ہے کہ جس کی لڑکی بارہ برس کی ہو جائے اور وہ اس کا نکاح نہ کرے اور اس لڑکی سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا تو وہ گناہ اس کے باپ پر (بھی) ہو گا۔

(مشکوۃ شریف جلد 2 صفحہ 157 رقم 13، شعب الایمان جلد 6 صفحہ 402 رقم 8675)

تشریح و توضیح:

ان مذکورہ حدیثوں سے معلوم ہوا کہ باپ نے اگر اپنی بالغ اولاد کی شادی میں تاخیر کی تو اسے بدلے میں اولاد سے جن گناہوں کا صدور ہو گا اس میں باپ بھی مجرم ہے کہ اس نے اولاد کی شادی میں بلاوجہ تاخیر کی اور جوان اولاد اپنی نفسانی خواہشات پر قابو نہ پانے کی وجہ سے گناہ کی مرتکب ہوئی اور اگر ان کی شادی کر دی جاتی تو عین ممکن تھا کہ ایسا نہ ہوتا۔

افسوس (Perentance) آج کل دنیوی رسم و رواج کی وجہ سے شادیوں میں غیر معمولی تاخیر کی جاتی ہے جس کی وجہ سے عشق مجازی بھی پروان چڑھتا ہے اور بے شمار گناہوں کا

سلسلہ چلتا ہے۔ کاش کوئی ایسا مدنی رواج قائم ہو جائے کہ بچہ اور بچی جوں ہی بلوغت کی دہلیز پر قدم رکھیں ان کے نکاح ہو جایا کریں کہ ان شاء اللہ ﷻ اس طرح ہمارا معاشرہ بے شمار برائیوں سے بچ جائے گا۔

2-حسب ونسب

حدیث مذکورہ میں عورت سے شادی کے وقت جن چار چیزوں کا دیکھنا مستحب ہے اُن میں عورت کا مال کے بعد جس چیز کا دیکھنا بہتر ہے وہ عورت کا حسب ونسب ہے۔ اس سے مراد عورت کے گھر، خاندان اور آباؤ اجداد کو بھی دیکھنا چاہیے۔ اس کی تہذیب اور اس کی عقل ودانش سب پر غور کرنا چاہیئے کہ اولاد پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ اسی لئے علماء فرماتے ہیں کہ

''عورت کے گھر والوں سے یہ نہیں پوچھنا چاہیئے کہ آپ کی بیٹی نے کس جامعہ سے تعلیم حاصل کی بلکہ یہ پوچھنا چاہیئے کہ اس کا بچپن، جوانی، اور دیگر زندگی کیسے گھرانے میں گزری''۔

ہمیں اپنی سوچ مدنی رکھتے ہوئے یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ نکاح ایسی لڑکی سے کیا جائے کہ جس کے والدین نیک وصالحہ ہوں۔ لڑکی کی والدہ اپنے شوہر کی اطاعت گزار ہو کہ اگر لڑکی کی ماں اپنے شوہر کی اطاعت گزار ہو گی اور اپنے شوہر سے سچی محبت کرنے والی اور دل سے عزت کرنے والی ہو گی تو ظاہر ہے کہ یہ لڑکی بھی اپنے ہونے والے شوہر کے ساتھ اسی طرح پیش آئے گی۔ کیونکہ صحبت اثر رکھتی ہے۔ اس لئے شادی دیکھ کر کرنی چاہیئے نا کہ صرف مال ودولت، جہیز میں گاڑی، بنگلہ، ویزہ دیکھیں۔ بلکہ لڑکی کی تربیت، شرافت، شرم و حیاء، اخلاق، حرکات وسکنات، دین سے لگاؤ دیکھیں۔ پھر شادی پر آمادہ ہوں ان شاء اللہ ﷻ فائدہ ہو گا۔

3-عورت کا حسن وجمال

عورت کا مال اور حسب ونسب دیکھنے کے بعد جو دیکھنے والی چیز ہے وہ ہے عورت کا حسن وجمال جو کہ ایک طرح سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ بہت سے مرد حضرات اور ان کے والدین وبہنیں وغیرہ فقط عورت کے ظاہری کیے ہوئے میک اپ کو دیکھ کر ہی راضی ہو جاتے

ہیں۔اور جلدی سے رشتہ طے کر لیتے ہیں۔لیکن پھر جب ظاہری میک اپ اترتا ہےاور حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے تو اس وقت اپنے کیے ہوئے فیصلے پر افسوس (Repentance) ہوتا ہے۔بہتر یہ ہے کہ لڑکی کو میک اپ کے بغیر دیکھا جائے تاکہ بعد میں ندامت نہ اٹھانی پڑے۔

ایک غور طلب مسئلہ:

مرد جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے اسے اس نیت سے دیکھنا جائز ہے کہ ان دونوں کے درمیان محبت بڑھے۔اس پر دلیل ذیل حدیث مبارکہ ہے۔چنانچہ

حدیث نمبر۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کیا میں نے ایک انصاریہ عورت سے نکاح کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کو دیکھ لیا ہے؟اس شخص نے عرض کیا نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اسے دیکھ لو۔کہیں انصار کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔(یعنی انصاری عورتیں قد کی چھوٹی ہوتی ہیں)

(مسلم شریف جلد 3 صفحہ 833 کتاب النکاح رقم 3381،مشکوٰۃ شریف جلد 2 صفحہ 150 کتاب النکاح رقم 18)

اس حدیث کے علاوہ ایک اور حدیث میں اس کی وجہ بتلائی گئی ہے۔

حدیث نمبر۲٤: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا تو مجھ سے حضور نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اُسے دیکھ لیاہ۔میں نے کہا نہیں۔حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دیکھ لو کہ یہ دیکھنا تم دونوں کے درمیان محبت کا باعث ہوگا۔

(ترمذی شریف کتاب النکاح،ابن ماجہ شریف کتاب النکاح،مشکوٰۃ شریف جلد 2 صفحہ 152 کتاب النکاح رقم 27)

تشریح وتوضیح:

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی (علیہ الرحمۃ) لکھتے ہیں:''مگر بہتر یہ ہے کہ پیغام سے پہلے دیکھا جائے اور وہ بھی کسی بہانہ (Pretence) سے کہ عورت کو پتہ نہ چلے تاکہ ناپسندیدگی کی صورت میں عورت کو رنج نہ ہو۔(مزید لکھتے ہیں کہ) دیکھنے سے مراد چہرہ دیکھنا ہے۔کہ حسن وقبح چہرے میں ہی ہوتا ہے۔اور ان سے مراد ہی صورت ہے جو ابھی عرض کی گئی یعنی کسی بہانہ سے دیکھ لینا یا کسی معتبر عورت سے دکھوا لینا نہ کہ باقاعدہ عورت کا

انٹرویو کرنا"۔ (مرأۃ المناجیح جلد 5 صفحہ 11)

نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے میں مذاہب اربعہ:

حضرت علامہ نووی (علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ حضرت امام شافعی حضرت امام مالک، حضرت امام احمد اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) کے نزدیک یہ مستحب ہے کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہو وہ نکاح سے پہلے اس عورت کو دیکھ لے۔
(شرح صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 456 مطبوعہ نور محمد کراچی)

جس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ اگر اس کو دیکھنے کی ترکیب نہ بن سکے تو اس شخص کو چاہئے کہ اپنے گھر کی کسی عورت کو بھیج کر دکھوالے وہ آ کر اس کے سامنے سارا حلیہ و نقشہ وغیرہ بیان کر دے تا کہ اسے اس کی شکل وصورت کے متعلق اطمینان ہو جائے۔
(ردالمختار جلد 9 صفحہ 611)

اسی طرح عورت اس مرد کو جس نے اس کے پاس پیغام بھیجا دیکھ سکتی ہے۔ اگر چہ اندیشۂ شہوت ہو مگر دیکھنے میں دونوں کی نیت یہی ہو کہ حدیث مبارکہ پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔
(ردالمختار جلد 9 صفحہ 610)

4-عورت کا دین

کسی بھی عورت سے نکاح کرتے وقت اس میں سب سے پہلی خوبی دینداری کو دیکھنا چاہئے کہ آیا وہ دین سے کتنی لگن رکھنے والی ہے۔ کیونکہ اگر وہ دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والی ہو گی یعنی اللہ عزوجل کے سارے احکامات کو پورا کرنے والی اور حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اگر زندگی گزارنے والی ہو گی تو اس کے بہت زیادہ فائدے آپ کو حاصل ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ازدواجی زندگی پائیدار خوش گوار، باوقار اور باہم پیار و محبت سے بھر پور ہوگی۔

آپ دیکھیں گے کہ شادی حقیقتاً خانہ آبادی ڈھیروں خوشیاں لانے کا سبب بنے گی اور آنے والی نسل بھی ایک باشعور اور باپردہ خاتون کی گود میں پرورش پا کر امت مسلمہ کیلئے ایک عظیم نعمت بن سکتی ہے۔ شادی کیلئے عورت کے انتخاب (Selection) کے وقت

سب سے پہلے یہی صفت تلاش کرنا ہر مسلمان کیلئے بہت زیادہ ضروری ہے۔ یہ بات ہر مرد کو سمجھ لینی چاہئے کہ دینِ اسلام ہی وہ واحد دین ہے۔ جو لڑکی کو شوہر، ساس و سسر کے، نند و بھاوج کے غرض کے تمام گھر والوں کے اور ساری دنیا کے لوگوں کے، حتیٰ کہ جانوروں کے حقوق ادا کرنا بھی سکھاتا ہے۔ دین ہی اس کو جھوٹ، وعدہ خلافی، بدتمیزی، غیبت، دغابازی، فلموں ڈراموں سے نفرت، بے حیائی اور بے وفائی جیسے امور سے بچاتا ہے۔ جس سے زندگی کی گاڑی ٹھیک ٹھیک چلتی ہے۔ دین ہی نفسانی خواہشات اور شیطان کی بات ماننے اور اس کے پسندیدہ کاموں سے روکتا ہے۔ دین ہی بچوں کی اصلاح و تربیت اور ان کو حسن اخلاق و آداب، عزت و شرافت اور شرم و حیا سکھلانے میں مددگار بنتا ہے۔ نہ کہ صرف دولت و حسن۔

پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! نکاح کا مقصد باہمی موافقت، آپس میں الفت و محبت پر موقوف ہے۔ قیامت کے دن تمام تعلقات ختم ہو جائیں گے۔ اور اگر کوئی اس دن تعلق قائم رہے گا تو وہ دین کا ہی تعلق جو کہ قائم رہے گا۔ اسی لئے حضور پر نور ﷺ نے فرمایا کہ عورت سے شادی کرنے سے پہلے یہ دیکھو کہ وہ دیندار ہے۔ یعنی دین کی سمجھنے والی ہے کہ نہیں چنانچہ

حدیث نمبر ۲۵: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حبیب پروردگار ﷺ نے فرمایا کہ تقویٰ کے بعد مومن کیلئے نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز نہیں اگر اسے حکم کرتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے اور (اگر مرد) اسے دیکھے وہ خوش کر دے اور اس پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کر دے اور وہ کہیں چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں بھلائی کرے۔ (یعنی خیانت و ضائع نہ کرے) (ابن ماجہ شریف جلد 1 صفحہ 521 کتاب النکاح رقم 1924)

حدیث نمبر ۲۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور مکی مدنی سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک دنیا استعمال کی چیز ہے۔ لیکن اس کے باوجود نیک اور صالحہ عورت دنیا کے مال و متاع سے بھی افضل و بہترین ہے۔

(ابن ماجہ شریف جلد 1 صفحہ 521 کتاب النکاح رقم 1922)

حدیث نمبر ۲۷: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المبلغین ﷺ نے فرمایا کہ دنیا ساز و سامان کی جگہ ہے اور اس کا بہترین سرمایہ نیک عورت ہے۔

(مسلم شریف جلد 2 صفحہ 1090 کتاب الرضاع رقم 1467، نسائی شریف جلد 2 صفحہ 69 کتاب النکاح رقم 3232، صحیح

ابن حبان جلد 9 صفحہ 340 رقم 4031، مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 168 رقم 6567، طبرانی اوسط جلد 8 صفحہ 281 رقم 8639)

حدیث نمبر۲۸: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حسن کی وجہ سے نکاح نہ کرو اور نہ ہی ان کے مال کی وجہ سے نکاح کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کا حسن اور مال انہیں سرکشی اور نافرمانی میں نہ مبتلا کر دے۔ بلکہ ان کی دینداری کی وجہ سے ان کے ساتھ نکاح کرو۔ کیونکہ چپٹی ناک، اور سیاہ رنگ والی کنیز دین دار ہو تو بہتر ہے۔

(ابن ماجہ شریف جلد 1 صفحہ 521 کتاب النکاح رقم 1926)

حدیث نمبر۲۹: حضور طٰہٰ و یٰس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھے خاندان میں شادی کرو اس لئے کہ خاندانی اثرات سرایت کرتے ہیں۔ (کنز العمال جلد 16 صفحہ 125 رقم 44552)

تشریح و توضیح:

معلوم ہوا کہ شادی کے خواہش مند ایسی بیویوں کا انتخاب کریں جو نیک و صالح ماحول میں پلی بڑھی ہوں۔ جنہوں نے ایسے گھر میں پرورش پائی ہو جو شرافت و پاکدامنی کا گہوارہ (Swing) ہو۔ ایسے والدین کی اولاد ہوں جو خاندانی لحاظ سے شریف النفس اور آباء و اجداد کے لحاظ سے مکرم و محترم ہوں۔ کیونکہ اس کا اثر اولاد پر بھی پڑتا ہے۔

منگنی کے آداب و احکام

عورت کو نکاح کا پیغام اور دعوت دینا اور بات چیت کے بعد شادی کا عہد کرنا اور شادی کی بات پکی و پختہ کر لینا منگنی کہلاتا ہے۔ منگنی شادی کرنے کا عہد ہوتا ہے۔ اور اس کے ضمن میں ایک خاص بات یہ ہے کہ جب ایک دفعہ کسی سے پختہ عہد کر لیا جائے تو پھر اس عہد کو توڑنا (Break) جائز نہیں۔ کیونکہ عہد کو توڑنا شرعاً مذموم و بیجا و قابل مواخذہ ہے چنانچہ امام اہل سنت، مجدد دین و ملت، اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''مخطوب منہ (جسے منگنی کا پیغام دیا ہو) کا اپنے اقرار سے پھرنا اور خاطب اول کو زبان دے کر دوسرے سے قصد تزویج کرنا شرعاً مذموم و بیجا و قابل مواخذہ ہے''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 5 کتاب النکاح)

لیکن وعدہ منگنی کا توڑنا کسی عذر شرعی کی بنا پر ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں چنانچہ محبوب مرشد، امام اہل سنت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اور اگر در حقیقت کوئی عذر مقبول پیدا ہوا اور اس نکاح میں اس نے حرج شرعی سمجھا اور خاطب ثانی کو حق دختر میں بہتر جانا تو شرع مطہر ہرگز اس پر لازم نہیں کرتی کہ تو اپنی زبان پالنے کیلئے محذور شرعی گوارا یا دیدہ و داستہ بیٹی کے حق میں برا کرنے نیک و بد ہر کامل نظر ذمہ پدر واجب و ضرور اور آدمی نہ تبدیل رائے سے محفوظ و مصئون نہ کسی وقت بعض مصالح پہ نہ اطلاع پانے سے مامون یہ تو صرف اقرار ہی تھا۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے در بارۂ قسم ہمیں حکم دیا کہ اگر تم کسی بات پر قسم کھا بیٹھو پھر خیال میں آئے کہ اس کا خلاف شرعاً بہتر ہے تو اس بہتر ہی پر عمل کرو اور قسم کا کفارہ دے دو''۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 5 کتاب النکاح)

لہٰذا اگر نکاح کے بعد ناچاقی کا توی اندیشہ ہو تو منگنی توڑ سکتے ہیں۔

اور اس کے علاوہ اپنے کسی دوسرے بھائی کی کی ہوئی منگنی پر منگنی نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی کی منگنی پر منگنی کرنا حرام ہے۔ بلکہ اس پر آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

حدیث نمبر ۲۰: کوئی آدمی اپنے مسلمان (بھائی) کی منگنی پر منگنی نہ کرے، یہاں تک کہ وہ خود ہی منگنی چھوڑ دے یا اس کو (منگنی کی) اجازت دے دے۔

(جامع صغیر جلد 2 حدیث نمبر 7666)

منگنی کرتے وقت کے چند مدنی پھول

منگیتروں کو چاہئے کہ وہ شادی کرنے سے پہلے اپنا اپنا طبی معائنہ (Medical Test) کروالیں تا کہ دونوں کی صحت و سلامتی کے بارے میں یقین ہو جائے کہ لڑکی اور لڑکے دونوں پر لازم ہے کہ وہ کسی سپیشلسٹ سے اپنا طبی معائنہ کروائیں۔ تا کہ بعد میں کوئی پریشانی لاحق نہ ہو۔

جنسی طبی معائنہ کروانے کی وجوہات

1- لڑکی یا لڑکے میں سے کوئی اگر کسی پوشیدہ مرض میں مبتلا ہو تو اس کا بروقت پتہ چل جاتا ہے۔

2- اگر دونوں میں سے کسی کو علاج کی ضرورت ہو تو شادی سے پہلے علاج کروانے کا موقع مل جاتا ہے۔

3- شادی سے پہلے لڑکے اور لڑکی کو طبی معلومات حاصل ہو جاتی ہیں۔ جن پر عمل کر کے وہ اپنی ازدواجی زندگی کو صحیح سلامت گزار سکتے ہیں اور وہ ازدواجی زندگی کے دوران ایسی حرکات سے اجتناب کریں گے جو ان کیلئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔

4- طبی معائنہ کروانے سے اس بات کا پتہ چلے گا کہ لڑکی اور لڑکے کے آلات جنسیہ درست ہیں یا نہیں۔ لڑکا اگر کسی خطرناک جنسی بیماری میں مبتلا ہے مثلاً ''آتشک'' وغیرہ میں یا اس کے عضو خاص میں کوئی مسئلہ ہے یا کوئی اور جنسی خطرناک بیماری ہے تو بروقت پتہ چل سکتا ہے۔

5- اسی طرح شادی سے پہلے لڑکی کو بھی کسی ماہر لیڈی ڈاکٹر سے اپنے اعضاء تناسل چیک کروا لینے چاہئیں تاکہ پتہ چل سکے کہ لڑکی کا پردہ بکارت سلامت ہے یا نہیں۔ نرم ہے یا سخت ہے اور یہ کہ وہ بہت نازک ہے یا مضبوط ہے تاکہ شب زفاف کے بعد لڑکا اس پر کوئی الزام تراشی نہ کر سکے کہ میں نے کوئی خون نہیں دیکھا یا کوئی اور بات وغیرہ۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہو سکے کہ کیا لڑکی کے بظر یعنی شرمگاہ کے اوپر والے حصے میں ایک چھوٹا سا دانہ جو شہوت کے وقت ابھر جاتا ہے کیا وہ سوجا ہوا تو نہیں یا اس میں کوئی رکاوٹ تو نہیں کیونکہ ان تمام چیزوں کا علاج ممکن ہے۔

6- بلڈ گروپ چیک کروانا چاہئے تاکہ پتہ چل سکے کہ حمل ٹھہرنے کا قوی امکان ہے اور پیدا ہونے والا بچہ کسی بیماری میں مبتلا تو نہیں ہوگا۔

7- لڑکے کو اپنے عضو خاص کو چیک کروانا چاہئے کہ وہ سکڑا ہوا یا بالکل اندر تو نہیں دھنسا ہوا یا ابھی ختنہ تو نہیں ہونے والا کیونکہ لڑکے کا اگر ختنہ نہ ہوا ہو تو شادی کے بعد عورت میں

مختلف بیماریاں پیدا کرسکتا ہے اور غیر مختون ہونے کیوجہ سے عضو خاص میں جراثیم اور میل کچیل نفرت کا باعث بنتے ہیں۔

مذکورہ بالا چیزوں کے بارے میں معلومات کرنا منگنی کرنے والے لڑکے اور لڑکی دونوں کیلئے سودمند ہوسکتا ہے جس کی وجہ ان کا شادی کا بندھن زندگی بھر مضبوط اور مستحکم رہے گا۔

دولہا کیلئے مباشرت کے وقت بیوی کی خواہش کے متعلق معرفت کا ہونا

خاوند پر ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی کی جنسی خواہشات کی تسکین کے بارے میں جانے اور اس کو پوری پوری تسکین فراہم کرے تاکہ وہ جماع کی لذت سے پوری پوری طرح لطف اندوز ہو۔

محققین نے ازدواجی زندگی کے حوالے سے اس طرف پوری پوری توجہ دی ہے اور اپنی کتابوں میں اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ خاوند پر ضروری ہے کہ وہ عورت کی جنسی خواہش بڑھانے کے ان طریقوں کو اپنائے جن سے اس میں جنسی برانگیختگی پیدا ہو اور جب وہ جماع کریں تو دونوں کو پوری پوری تسکین حاصل ہو، اگر خاوند اپنی بیوی کی جنسی خواہش کی تسکین کے طریقوں (Manners) کو نہیں جانتا تو اس طرح عورت میں جسمانی اور نفسانی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ بس وہ خاوند جس کو سرعت انزال ہو یا وہ جماع کے وقت اپنی بیوی کی پوری طرح جنسی تسکین نہ کرسکتا ہو تو ایسی صورت میں عورت کی شرمگاہ کا اندرونی نظام سکڑ جاتا ہے، پس جب ایسی حالت میں خاوند اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے، تو عورت اپنی شرمگاہ میں تکلیف محسوس کرتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جماع سے قبل اگر خاوند بیوی باہم ملاعبت نہ کریں یعنی ایک دوسرے سے چھیڑ چھاڑ نہ کریں تو اس طرح عورت کی شرمگاہ میں رقیق اور ملین مادہ پیدا نہیں ہوتا اور عورت کی شرمگاہ کا اندرونی حصہ بدستور سکڑا رہتا ہے تو اس وجہ سے عورت کو تکلیف ہوتی ہے۔ عورت کی شرمگاہ کے اندرونی حصے میں سکڑاؤ کے باعث پیدا ہونے والی تکلیف کی دو وجوہات ہیں: ایک جسمانی، دوسری نفسیاتی۔

جسمانی وجہ

عورت کی شرمگاہ کے سکڑاؤ کا جسمانی سبب یا تو یہ ہے کہ کبھی کبھی طبعی اور فطری طور پر عورت کی شرمگاہ تنگ ہوتی ہے یا یہ کہ خاوند کا آلۂ تناسل بہت موٹا ہو تو اس وجہ سے تکلیف ہو یا یہ کہ پردہ بکارت کے زائل ہونے کا زخم ابھی مندمل نہ ہوا ہو یا یہ کہ رحم کی اندرونی نالیوں میں کوئی زخم ہو یا یہ کہ فرج سے زخم تک کی نالی چھوٹی ہو یا اس وجہ سے تکلیف ہوتی ہے کہ رحم میں حساسیت زیادہ ہو۔

نفسیاتی وجہ

نفسیاتی اثر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ عورت اپنے پردہ بکارت کے زائل ہونے کے خوف سے متردد رہتی ہے جس سے اسے تکلیف زیادہ ہوتی ہے یا نفسیاتی سکون نہ ہونے کی وجہ سے عورت جماع کی طرف راغب نہیں ہوتی۔

اگر یہ تمام تکالیف جسمانی وجوہات کی بنا پر ہوں تو ان کا علاج کسی امراض نسواں کی ماہر ڈاکٹر سے کروانا ممکن ہے کہ رحم کی سوزش یا پردہ بکارت کے زائل ہونے سے جو زخم ہوئے ہیں ان کا علاج ممکن ہے۔ اسی طرح اگر عورت کی شرمگاہ کی اندرونی نالی تنگ ہے تو اس کو بھی تدریجاً کھولا جا سکتا ہے تاکہ جماع کے دوران کوئی دقت پیش نہ آئے یا اس کیلئے کوئی چکنی کریم وغیرہ استعمال کروائی جائے گی، پس اگر کسی نفسیاتی سبب کی وجہ سے تکلیف ہے تو عورت سے خوف اور ڈر کو ختم کرنے کی وجہ تلاش کی جاسکتی ہے مثلاً شوہر بیوی کو اعضاء تناسل کی کارکردگی سمجھائے اور بتائے کہ ہر عورت کا پردہ بکارت زائل ہوتا ہے لیکن اس سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی۔ اسی طرح جب عورت میں شہوت پیدا ہوتی ہے تو اس کی شرمگاہ میں رطوبت (Moisture) پیدا ہوتی ہے جو شرمگاہ کو اندر سے نرم و ملائم کر دیتی ہے جس سے اندرونی حصہ کھل جاتا ہے۔ رحم کی نالی کی تنگی جنسی ملاپ سے ختم ہو سکتی ہے۔ اور زوجین کے درمیان جماع کا عمل ایسا اہم رابطہ ہے جو دونوں کو ملاتا ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ عورت اپنے بچے کی ماں بننے کیلئے تیار ہو جائے جس کیلئے ماں کے دل میں محبت اور شفقت کثرت

سے ہوتی ہے۔ عورت کی شرمگاہ اور رحم کی نالی کا تنگ ہونا ہی کوئی ایسا بڑا سبب نہیں جس کی وجہ اسکو جماع کے دوران تکلیف ہوتی ہے بلکہ کئی ایسے دیگر اسباب بھی موجود ہیں جو جماع کے دوران تکلیف کا باعث بنتے ہیں مثلاً رحم کا پیچھے کی طرف جھکاؤ اور یہ یا تو عورت کی شرمگاہ سے رحم تک جانے والی نالی کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے یا خاوند کے عضو تناسل کے لمبا ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے کہ جماع کے دوران جب مرد کا عضو تناسل رحم کے منہ تک پہنچتا ہے تو یہ عورت کیلئے سخت تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ ایک تکنیکی اور تخلیقی مشکل اور بھی ہے اگر چہ بہت کم ہوتی ہے لیکن اس کے بارے میں جاننا بھی ضروری ہے۔ وہ یہ کہ بعض لڑکیوں میں پردہ بکارت بہت سخت ہوتا ہے جو شب زفاف میں جماع کے دوران نہیں پھٹتا تو ایسی حالت میں خاوند جب خون کا کوئی نشان نہیں دیکھتا (جو پردہ بکارت کے وقت نکلتا ہے) تو اپنی بیوی کے بارے میں اس میں بدگمانی (Suspicious) پیدا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ایسی حالت کے بارے میں جاننا بھی ضروری ہے تا کہ پاکدامن دوشیزاؤں کو بدکاری اور فحاشی کی تہمت سے بچایا جا سکے، پس اگر خاوند اپنی بیوی میں بعض ایسے نقائص دیکھے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے دل کے اطمینان کیلئے اس کی پوری تحقیق کرے، پھر اس خاوند پر ضروری ہے کہ وہ جماع کے وقت ان چیزوں کا خیال رکھے تا کہ عورت کو زیادہ تکلیف نہ ہو۔ اس وجہ سے خاوند پر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ایسی حرکات سے پرہیز کرے جن سے عورت کو خوف آتا ہے تا کہ جماع کے وقت دونوں پرسکون حالت میں ایک دوسرے سے لطف اندوز ہوسکیں۔ یہ ساری تحقیق اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جماع کے وقت خاوند کے بیوی سے پوری طرح جنسی تسکین حاصل نہ کرنے کے اسباب ایسے ہیں ک خاوند ان باتوں سے ناواقف ہوتا ہے کہ اس کی بیوی میں کس طرح شہوت متحرک ہوتی ہے یا اس کو پتہ ہوتا ہے لیکن جماع کے وقت ان کا لحاظ نہیں رکھتا، اس لئے خاوند کو اس بات کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ جماع سے پہلے بوس وکنار اور باہم چھیڑ چھاڑ سے اس بات کا پتہ چلائے کہ اس کی بیوی میں شہوت کیسے متحرک ہوتی ہے۔ اس بات کو معلوم کر لینے سے

دونوں کو جماع کے وقت پوری تسکین اور دلی اطمینان حاصل ہوگا اور دونوں ایک دوسرے سے اچھی طرح لطف اٹھائیں گے۔ اگر ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو ملحوظ خاطر نہ رکھا جائے تو اچھی طرح جنسی تسکین نہ ہونے کے باعث ان دونوں میں نفرت پیدا ہوگی جس سے خاندانی وازدواجی زندگی تباہ ہوکر رہ جائے گی۔ وہ عورت جس میں جنسی خواہش زیادہ ہو اس کے خاوند کو اس بات پر پوری توجہ دینی چاہئے کہ اس کی بیوی کی جنسی تسکین کیسے صحیح طور پر پوری ہوسکتی ہے کیونکہ ایسی عورتیں جو زیادہ شہوت والی ہوتی ہیں۔ اگر اپنے خاوندوں سے پوری طرح جنسی تسکین حاصل نہ کرسکیں تو وہ پھر دوسرے مردوں کی طرف مائل ہوتی ہیں۔ اس بات کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے خاوند اپنی بیوی کو ضائع کرنے کی صورت میں گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ اکثر مردوں کو خوبصورت حسین وجمیل عورتیں نہیں ملتیں بلکہ گندمی رنگ کی یا چھوٹے قد کی یا ظاہری حسن وجمال اور خوبصورت جسم سے عاری مل جاتی ہیں تو اس صورت میں عورت کی جنسی خواہش تو ویسے ہی رہتی ہے البتہ خاوند کے ذہن میں مذکورہ وجوہات (Reasons) کی بنا پر فتور پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن عورت کیسی ہی ہو خاوند پر ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی کی جنسی تسکین کا پوری طرح خیال رکھے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ گنہ گار ہوگا۔ وہ خاوند جو اپنی بیوی کی جنسی رغبت کا صحیح پتہ چلالیتا ہے اور اس کا اہتمام کرتا ہے تو ایسی صورت میں وہ اپنی بیوی کی طرف سے گہری محبت اور خالص پیار حاصل کرتا ہے۔ یہی پیار ومحبت ازدواجی زندگی میں قیمتی متاع ہے۔

منگنی کی تقریب

جب منگنی کا وقت آتا ہے تو دونوں طرف سے ایسے مطالبات پیش کیے جاتے ہیں جن میں ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ دوسرے کا سارا دھن دولت میرے ہی پاس آجائے اور وہ خود چاہے تہی دست کیوں نہ ہو جائے۔ پھر منگنی کے دن برادری کے اجتماع سے جو میلہ لگتا ہے وہ ان کا دیوالیہ نکال دیتا ہے۔ اس کے بعد شادی ہونے تک لڑکے والوں کی طرف سے عیدی دینا لازم سمجھا جاتا ہے۔ جب تاریخ کا تعین ہوتا ہے تو اس میں بھی بہت فضول خرچی

کی جاتی ہے اور بعض حضرات ان موقعوں پر بینڈ باجے اور فلموں تک کا انتظام کرتے ہیں۔

نقصانات

منگنی میں ایک دوسرے سے روپے پیسے کے مطالبات بہت نامناسب بات ہوتی ہے بالخصوص لڑکی والوں کیلئے مقام غور ہے کہ جب جگر کا ٹکڑا دے دیا تو اب زیور کا ٹکڑا چہ معنیٰ دارد؟ اور اگر یہ لڑکی کے عوض میں ہو تو سخت حرام ہے اسی طرح لڑکے والوں کو بھی یہ لائق نہیں کہ لڑکی کے ساتھ ان کا دھن دولت بھی چھین کر انہیں مصائب و آلام کے بھنور میں ڈال دیں۔ ان مطالبات کا دوسرا نقصان یہ ہے کہ بسا اوقات انہیں سودی قرض لے کر پورا کیا جاتا ہے اور قرآن پاک میں اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ

وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا۔

جس طرح اللہ عزوجل نے قرآن پاک میں سود کو حرام فرمایا ہے اسی طرح حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سود کی حرمت و نقصان کو بیان فرمایا ہے چنانچہ

حدیث نمبر ۳۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور سود کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور یہ فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔ (مشکوۃ شریف جلد 1 صفحہ 246)

حدیث نمبر ۳۲: حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود کا ایک درہم جان بوجھ کر کھانا چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت اور بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ: سود کی حرمت قطعی اور یقینی ہے جو سود کو حلال بتائے یا جانے وہ کافر ہے۔ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ کیونکہ ہر حرام قطعی کو حلال جاننے والا کافر ہے۔ (خزائن العرفان صفحہ 69)

اس لئے ہمیں سود جیسی لعنت سے پرہیز کرنا چاہئے۔

یہی نہیں بلکہ ہر عید پر عیدی دینا بھی اکثر صرف اپنی اہمیت جتلانے کیلئے ہوتا ہے۔ کسی کی امداد مقصود نہیں ہوتی۔ اس لئے یہ سب ریاکاری کی وجہ سے اسراف اور فضول خرچی میں شمار ہوگا۔ اور اللہ عزوجل فضول خرچی کے متعلق فرماتا ہے کہ

كُلُوْ وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا۔ (سورۃ الاعراف آیت نمبر 13)
معلوم ہوا کہ فضول خرچی سے بچنا بہتر ہے۔

شادی والا ہفتہ

شادی کے قریب ایک ہفتہ پہلے سے لے کر شادی کے دن تک مندرجہ ذیل افعالِ غیر شرعیہ کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ جن کی شریعت میں کوئی وقعت نہیں۔

- ہر رات محلے کی عورتوں کا لہو و لعب رقص و ناچ اور گانوں کے لئے جمع ہونا۔
- شائقین کیلئے تماشہ کا اہتمام۔
- فحش و گندے گانوں کیلئے سپیکر کا اہتمام۔
- سی۔ڈی، وی۔سی۔آر پر گندی فلمیں دکھانے کا پروگرام کرنا۔
- رسم حنا یعنی مہندی لگانا۔

ان کے علاوہ بھی مختلف مقامات پر کئی رسمیں ادا کی جاتی ہیں جن کا شمار نہیں۔

نقصانات:

ان مذکورہ پانچ اُمور میں سے پہلے چار میں بلکہ اس کے علاوہ بھی کثیر مواقع پر جو چیز مشترک طور پر اور عام طور پر پائی جاتی ہے۔ وہ ''گانا باجا'' ہے۔ جس کی شریعت میں ممانعت آئی ہے چنانچہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۔ (پارہ ۲۱ سورۃ لقمان آیت نمبر ۶)

''اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں ان کیلئے ذلت کا عذاب ہے''۔ (کنز الایمان)

پیارے اسلامی بھائیو! صوفیا فرماتے ہیں ک جو چیز اللہ عزوجل کے ذکر سے غافل (Negligent) کرے وہ ''لہو الحدیث'' میں داخل ہے حرام ہے۔ (نور العرفان)

اور اس بات سے کسی کو بھی انکار نہیں کہ مروجہ گانے باجے ڈھول ڈھمکے بھی یقیناً اللہ

عزوجل کے ذکر سے غافل کرتے ہیں کہ ان میں مشغول ہونے والے فرض نماز بھی چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ نیز حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم اس آیت کریمہ میں ''لہو الحدیث'' سے مراد عناد (گانا) ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی احادیث میں گانے باجے کی برائی کو بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر۳۳: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ راگ اور گانا دل میں اس طرح نفاق اگاتا ہے جس طرح پانی کھیتی اگاتا ہے۔ اور ذکر دل میں اس طرح ایمان اگاتا ہے جس طرح پانی کھیتی اگاتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد 2 صفحہ 411، بیہقی شریف جلد 10 صفحہ 377)

حدیث نمبر۳۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آوازیں دنیا اور آخرت میں ملعون (Damned) ہیں۔ (i) آسائش کے وقت گانا بجانا (ii) اور دوسرا مصیبت کے وقت بین کرنا۔ (کنز العمال جلد 15 صفحہ 219 رقم 40661، فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 122)

حدیث نمبر۳۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی گانے والی گویا کے پاس بیٹھ کر اس کا گانا سُنے تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کے دونوں کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال دے گا۔ (کنز العمال جلد 15 صفحہ 220 رقم 40669، فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 123)

ان احادیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے اور اس کے علاوہ یہ کہ آسائش کے وقت گانے والے کو ملعون کہا گیا ہے اور علاوہ ازیں جو گانا سنے گا اس کے دونوں کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیا جائے گا اس لئے اس سے بچنا بہت بہتر ہے۔

تماشہ اور لاؤڈ سپیکر پر گانے چلانا

تماشہ میں لغویات جھوٹی اور بے ہودہ باتیں ہوتی ہیں۔ جو شرعاً ناجائز ہیں۔ چنانچہ

حدیث نمبر۳۶: حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی جھوٹی بات سنا کر لوگوں کو ہنساتا ہے اس کیلئے ہلاکت ہے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد 2 صفحہ 413)

اور سپیکر میں فحش گانے سننا تماشہ سے بھی بدتر فعل ہے کیونکہ تماشہ میں تو وہی حضرات شامل ہوتے ہیں جن کی نگاہوں سے شرم وحیاء کے پردے اٹھ گئے ہوں مگر سپیکر کی آواز ان پاکیزہ لوگوں اور پاکدامن عورتوں کے کانوں سے بھی ٹکراتی ہے جو اس سے سخت بیزار ہوتی

ہیں۔اور غیرت ایمانی کا تقاضہ بھی یہی ہے۔کہ اس طرح کی برائی سے مکمل طور پر بیزاری کا اظہار کیا جائے جیسا کہ حدیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ

حدیث نمبر ۳۷: حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک راستہ میں تھا کہ آپ نے ایک باجے کی آواز سنی تو اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں لگالیں اور راستہ سے ہٹ گئے اور دوسری طرف چلنے لگے پھر دور جاچکنے کے بعد مجھ سے فرمایا اے عبداللہ! کیا تم کچھ سن رہے ہو میں نے کہا نہیں تب آپ نے اپنی انگلیاں کانوں سے نکالیں فرمایا میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ نے بانسری کی آواز سُنی تو یونہی کیا جو میں نے کیا۔حضرت نافع فرماتے ہیں میں اس وقت چھوٹا تھا۔(مشکوٰۃ شریف جلد 2 صفحہ 411)

فلم دکھانے کا پروگرام

ہمارے معاشرے میں شادی کے موقع پروی-سی-آر پر گندی فلمیں دکھانا بے حد برائیوں کی جڑ ہے کہ اس میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط (Conversation) اور وہ بھی رات کے وقت زہر قاتل ہے فلم میں عورتوں کا رقص ناچ اور گانا وغیرہ سب کچھ حرام اور غیر محرموں کا انہیں دیکھنا سخت ناجائز ہے اور زنا کی دعوت دینا ہے۔اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ

اَلْغِنَاءُ رُقْیَۃُ الزِّنَاءِ۔ ''گانا زنا کا منتر ہے''۔(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد 8 صفحہ 557)

نیز ان سب کاموں میں وقت ضائع ہوگا۔جو کہ ناجائز ہے۔الغرض یہ امور بے شمار خرافات ونقصانات پر مشتمل ہیں۔مگر افسوس کہ مسلمان ان کو جانتے بوجھتے ہوئے بھی ان سے گریز نہیں کرتے نہ جانے ان کے دل سے خوف ربانی اور غیرتِ ایمانی کہاں رخصت ہوگئی۔شرم وحیاء کے پردے ان کی نگاہوں سے کیوں اٹھ گئے کہ نہ انہیں اپنی عزت کا پاس نہ بیوی بیٹی کی عصمت کا احساس نہ شریعت کی پاسداری نہ اندھیری قبر کیلئے کوئی تیاری نہ موت کی ہچکیوں کا فکر نہ جسم کی جھلسا دینے والی آگ کا ڈر اللہ عزوجل ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائے۔آمین۔

رسمِ حنا (مہندی لگانا)

رسم حنا ایک ایسی رسم ہے۔جس کیلئے مختلف علاقوں اور برادریوں میں مختلف طریقے

اختیار کیے جاتے ہیں۔بعض جگہ رواج ہے کہ لڑکے والے لڑکی کی مہندی سجا کر لاتے ہیں۔ اور لڑکی والے لڑکے کی مہندی سجا کر لاتے ہیں۔اس کیلئے خواہ انہیں دور دراز سے ہی کیوں نہ آنا پڑے مگر عام رواج یہ ہے کہ قرب و جوار کے اعزاز اور ہمسایوں یا دوستوں کی طرف سے مہندی سجائی جاتی ہے اور یہ رسم رات کوادا کی جاتی ہے۔نو جوان لڑکیاں ہاتھوں میں قندیلیں، موم بتیاں اور پھلجھڑیاں وغیرہ لے کر بھڑ کیلے لباس پہن کر آتی ہیں۔ پھر دولہا کو کرسی پر بٹھا کر اس کے گرد چکر لگاتی ہیں۔اور گانے ڈانس وغیرہ سے محفل کو خوب گرمایا جاتا ہے۔آخر میں دولہا کا ہاتھ پکڑ کر اس پر مہندی سے پھول بناتی ہیں۔اس میں محرم غیر محرم کا کوئی امتیاز (Difference) نہیں ہوتا۔اس رسم میں تو بے پردگی اور بے حیائی کی انتہا کر دی جاتی ہے۔

رسمِ حنا کے نقصانات

شریعت میں مرد کیلئے مہندی لگانا شرعاً ناجائز ہے۔ کیونکہ مہندی عورتوں کی زینت ہے۔مردوں کو اس کی اجازت نہیں ہے۔چنانچہ

حدیث نمبر۳۸: حضور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک مخنث (ہجڑا) لایا گیا۔جس نے عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہوئے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اسے شہر بدر کر دیا گیا۔

(ابوداؤد شریف جلد 2 صفحہ 326،مشکوۃ شریف جلد 2 صفحہ 384)

امام اہل سنت، امام عشق و محبت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

''مرد کو مہندی لگانا حرام ہے کہ عورتوں سے تشبہ ہے اور حدیث میں ہے کہ اللہ عزوجل نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں سے مشابہت اختیار کریں۔لہٰذا تحریم یعنی کراہت تحریمی صحیح ہوئی۔(فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 542)

مرقاۃ شرح مشکوۃ میں ہے کہ

اَلْحِنَاءُ سُنَّةٌ لِلنِّسَاءِ وَ يُكْرَهُ لِغَيْرِ هِنَّ مِنَ الرِّجَالِ۔

''مہندی لگانا عورتوں کیلئے سنت ہے لیکن مردوں کیلئے مکروہ (تحریمی) ہے''۔

(مرقاۃ جلد 8 صفحہ 217)

پھر نوجوان لڑکیوں کا بن سنور کر ایک اجنبی (دولہا) کے گرد بے پردہ چکر لگانا اور اس کے سامنے گانا اور ڈانس کرنا سخت حرام ہے اور اللہ عزوجل کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں ایسے افعال سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

شادی کا دِن

شادی کے دن جب دولہا غسل سے فارغ ہوتا ہے۔ تو غسل کے بعد دولہا کی سہرا بندی کی جاتی ہے۔ اور تمام عزیز و اقارب اور غیر محرم عورتیں دولہا کو سلامیاں دیتی ہیں۔ اس کے بعد بارات روانہ ہوتی ہے۔ اور بارات کی روانگی کے وقت آتش بازی، ہیجڑوں کا ناچ، بینڈ باجے، ڈھول ڈھمکے زوروں پر ہوتے ہیں۔ پھر چلتے وقت بے تحاشہ روپے پیسہ کی نچھاور کی جاتی ہیں۔

اِن رسومات کا شرعی حکم

ان رسومات میں جو بات سب سے زیادہ نقصان دہ اور ہزاروں خرابیوں کی جڑ ہے وہ دولہا کی سلامیوں کے وقت عورتوں کا جمع ہونا ہے۔ غیر محرم عورتوں کا دولہا کے گرد یوں بے پردہ کھڑے ہونا کہ جوان لڑکے بھی موجود ہوں اور نوخیز لڑکیاں بھی اور انہیں ایک دوسرے سے آنکھیں ملانے کا موقعہ فراہم ہو یا وہ دولہا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر باتیں کریں یا اس کے بٹن میلیں (اگرچہ بھابی ہی کیوں نہ ہو وہ بھی غیر محرم ہے) سب ناجائز ہے اور سخت بے ہودہ ہے۔

سلامیاں اور سہرا بندی

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''خالی پھولوں کا سہرا جائز ہے''۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 278)

یہی حکم نیوتہ کا ہے۔ مگر آج کل نیوتہ اور سلامیاں جس اہتمام سے چل رہی ہیں کہ

باقاعدہ انہیں تحریر کیا جاتا ہے۔اور واپس لینے کی بھی نیت ہوتی ہے اگر وہ واپس نہ دے تو سخت ناراضگی کا اظہار کیا جاتا ہے۔اور واپس لینے کی بھی نیت ہوتی ہے اگر وہ واپس نہ دے تو سخت ناراضگی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ بالکل قرض شمار ہوں گی اور ان کا واپس کرنا بھی ضروری ہے اور اس میں بہتر تو یہ ہے کہ اس رسم کو ختم کر دیا جائے کیونکہ یہ قرض ایک ایسا قرض ہے کہ جس میں ادا نہ ہونے کا قوی احتمال ہوتا ہے۔ اور قرض (Loan) ایک ایسا حق ہے جو صاحب قرض کے معاف کیے بغیر معاف نہیں ہوسکتا اگر ادا نہ کیا تو قیامت کے دن ہر صورت میں اسے راضی کرنا پڑے گا۔ سب سے پہلے اپنی نیکیاں اسے دینی پڑیں گی۔ اگر قرض پورا نہ ہوا تو اس کے گناہ بھی اپنے سر اٹھانے پڑیں گے۔ اور قیامت کا دن پیارے اسلامی بھائیو! ایسا ہوگا کہ والدین بھی اپنی اولاد کو معاف کرنے کیلئے تیار نہ ہوں گے بلکہ ان کی یہ خواہش ہوگی کہ کاش اس پر ہمارا مزید قرض ہوتا تاکہ ہم اس کے بدلے اپنا گناہ اس کے سر پر ڈال کر اپنا بوجھ ہلکا کر لیتے۔ تو سوچنے کا مقام یہ ہے کہ جب والدین اپنے جگر کے ٹکڑے کو معاف کرنے کیلئے تیار نہ ہوں گے تو پھر دوسروں سے یہ امید کیسے کی جا سکتی ہے۔

لہٰذا اس وبال سے بچنے کے لئے آسان طریقہ یہ ہے کہ اس رسم یعنی نیوتہ اور سلامیوں کو بالکل ختم کر دیا جائے تاکہ ابتداء سے ہی فتنے کا دروازہ بند ہو جائے۔ یا پھر انہیں وصول کرنے سے پہلے یہ اعلان کر دیا جائے کہ جس نے نیوتہ یا سلامیاں دینی ہوں اپنی خوشی سے دے بطور قرض کوئی نہ دے کل اگر ہم سے ہوسکا تو حسب استطاعت پیش کر دیں گے ورنہ کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہئے، تو اس طرح کرنے سے یہ قرض بھی نہ رہیں گے اور ان کا واپس دینا بھی ضروری نہ ہوگا۔ اور اگر یہ دونوں صورتیں بھی نہ ہوسکیں تو کم از کم اتنا ضرور ہونا چاہئے ک مکمل احتیاط سے انہیں نوٹ کیا جائے اور وقت آنے پر انہیں واپس کیا جائے۔ اور اگر کسی وجہ سے کسی آدمی کے ساتھ لین دین اور خوشی غمی میں شرکت ختم ہو جائے تو اس کی طرف سے آئی ہوئی سلامیاں اور نیوتہ ضرور اسے بھجوا دیا جائے نہ یہ کہ اسے ہضم کر کے اپنی آخرت کو تباہ کر بیٹھے۔

آتش بازی:

بارات کی روانگی کے وقت آتش بازی ناچ بینڈ باجے ڈھول سب ناجائز اور حرام ہیں۔آتش بازی کے متعلق اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ

''آتش بازی جس طرح شادیوں اور شب براءت میں رائج ہے بے شک حرام اور پورا جرم ہے۔کیونکہ یہ مال کا ضیا ہے''۔(فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 279)

دلہن والوں کے گھر کی رسمیں

شادی والے دن دلہن کے گھر مندرجہ ذیل رسوم غلط طریقہ سے ادا کی جاتی ہیں۔

بارات کو کھانا کھلانا:

جس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ پہلے میزوں پر کھانا چن کر لگا دیا جاتا ہے پھر سب باراتیوں کو میزوں پر لا کر کھڑا کر دیا جاتا ہے اور سب باراتی جوتے پہنے چلتے پھرتے خلاف سنت کھانا کھاتے ہیں۔

دودھ پلائی کی رسم:

جس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ نکاح کے بعد دولہا کو گھر بلایا جاتا ہے اور اس کا مذاق اڑانے کیلئے کئی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں مثلاً کبھی دودھ میں کسی مضر چیز کی آمیزش کر کے اور کبھی دولہا کے منہ میں نازیبا طریقوں سے زبردستی زیادہ مقدار میں مٹھائی وغیرہ ڈال کر، پھر خوب ہنسیوں اور تالیوں سے دولہا کو شرمسار کیا جاتا ہے اس کے بعد سب عورتیں بالخصوص سالیاں بے پردہ دولہا کے گرد جمع ہو کر اسے ٹھٹھہ مذاق کرتی ہیں مختلف قسم کے من گھڑت جھوٹے طعنے دیتی ہیں، گندے اور فحش بول سنا کر اسے شرمندہ کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اسی طرح دولہا کے باپ کے ساتھ شرمناک حرکتیں کی جاتی ہیں پھر کئی مرتبہ انہیں آگے سے ایسے جواب ملتے ہیں کہ شرم کے مارے انہیں کہیں سر چھپانے کو جگہ نہیں ملتی۔

بارات کی رخصتی:

رخصتی کے وقت دولہا والوں کی طرف سے روپوں پیسوں کی نچھاور اور گانوں باجوں کا شور ہوتا ہے۔

نقصانات:

بارات کا کھانا کھانے میں حرج نہیں لیکن ان کا کھڑے ہو کر جوتے پہنے چلتے پھرتے کھانا خلاف سنت ہے۔ اے پیارے اسلامی بھائیو! کم از کم مسلمان کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ کسی بھی قول و فعل میں اپنے نبی ﷺ کی مخالفت کرے۔ ہمارے پیارے محبوب ﷺ جوتے اتار کر دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔ اسی لئے حضور پر نور ﷺ نے تعلیم امت کیلئے فرمایا ہے کہ

حدیث نمبر۳۹: حضور سید المبلغین ﷺ نے فرمایا جبکھانا رکھا جائے تو جوتے اتار لیا کرو کہ اس میں تمہارے پاؤں کیلئے راحت ہے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد 2 صفحہ 368)

محبوب مرشد، امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جوتے پہن کر کھانا اگر کسی عزر سے ہو کہ زمین پر بیٹھا ہے اور فرش نہیں جب تو صرف ایک سنت مستحبہ کا ترک۔ اس کے لئے بہترین (Best) یہی تھا کہ جوتے اتار لیتا اور اگر میز پر کھانا ہے اور یہ کرسی پر جوتا پہنے۔ تو عیسائیوں کا طریقہ ہے۔ اس سے دور رہے۔ اور حضور مختار کل کائنات ﷺ کا فرمان یاد کرے کہ جو کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے۔

(فتاویٰ افریقہ صفحہ 52)

اے میرے پیارے اسلامی بھائیو جب کرسی پر بیٹھ کر کھانے میں اس قدر حرج ہے تو چلتے پھرتے کھانا کیسے درست ہو سکتا ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے کہ

حدیث نمبر۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور مکی مدنی سرکار ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر نہ پیئے اور جس نے بھول کر کھڑے ہو کر پی لیا وہ قے (یعنی الٹی) کر دے۔ (مسلم شریف جلد 2 صفحہ 173)

اللہ ﷻ ہمیں دین کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین!

مسئلہ: وضو کا پانی اور آب زم زم کھڑے ہوکر پینا مستحب ہے۔ باقی دوسرے پانی بیٹھ کر۔

دودھ پلائی کی رسم:

دودھ پلانے میں کوئی حرج نہیں مگراس میں مذکورہ خرافات کا ارتکاب حرام ہے دودھ اللہ ﷻ کی عظیم نعمت ہے۔ اس کی قدر کرنا لازم ہے۔ اس کو تمسخر کا ذریعہ بنانا اللہ ﷻ کی عظیم نعمت کے ساتھ استہزاء اور اس کی ناشکری ہے۔ پھر دولہا یا کسی بھی فرد کے ساتھ ٹھٹھہ مذاق اور طعنے وغیرہ دینا سب گندی مردود اور حرام رسمیں ہیں۔ جن سے غیرت ایمانی کا جنازہ نکل جاتا ہے اور ان رسموں کا کرنا رب ﷻ کے عذاب کو دعوت دینا ہے ہے اور ان کا مرتکب سخت گنہگار ہے۔

رخصتی:

رخصتی کے وقت نچھاور سے بعض علماء نے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے کیونکہ اس میں مال کا ضائع کرنا ہے۔ جو کہ جائز نہیں اور گانے باجے کی ناپاک رسم جس کو ہر جگہ مقدم رکھا جاتا ہے بالکل حرام اور ناجائز ہے۔ جیسے کہ پیچھے گزرا ہے۔ نیز رخصتی کے وقت دولہا والوں کے گانے وغیرہ سے دلہن والوں کے دل کو ٹھیس پہنچے گی کیونکہ ان کے جگر کا ٹکڑا ان سے جدا ہو رہا ہے تو انہیں اس قسم کا شور وغل (Noise) کہاں اچھا لگے گا۔ اور کسی کا دل دکھانا بہت بڑا جرم ہے اور پھر خلاف شرع کام کے ساتھ تو اس سے بھی بدتر ہے۔ جب دلہن، دولہا کے گھر جاتی ہے تو اس وقت بھی کئی غلط رسمیں ادا کی جاتی ہیں مثلاً دلہن کا دروازہ میں رک کر کچھ مطالبہ کرنا حالانکہ یہ نہایت گھٹیا اور معیوب حرکت ہے۔ پھر دلہن کے سر پر دودھ یا پانی کا برتن سات مرتبہ گھمانا جو کہ ایک جاہلانہ رسم ہے۔ اسی طرح رسم جلوہ یعنی منہ دکھائی کی رسم جس میں دولہا اور اس کے بعد باقی لوگوں کو پیسے لے کر دلہن دکھائی جاتی ہے۔ جن میں محرم، غیر محرم سب شامل ہوتے ہیں۔ حالانکہ غیر محرم مردوں سے پردہ لازم ہے یہ محض روپے پیسے کے لالچ میں بے غیرتی کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ ان مذکورہ رسموں کے علاوہ مختلف مقامات پر کئی اور غلط رسمیں ادا کی جاتی ہیں اور کئی رسمیں تو ایسی شرم ناک ہیں

جنہیں بیان کرتے وقت بھی شرم محسوس ہوتی ہے الغرض یہ تمام رسمیں جاہلانہ ہیں۔ جن میں سے بعض غیر مناسب اور بعض مکروہ یا حرام ہیں۔

مدنی التجا:

تمام اسلامی بھائیوں سے میری دردمندانہ مدنی التجا ہے کہ وہ کچھ خوف خدا کریں اس دردناک اور تڑپا دینے والی جہنم کی آگ سے ڈریں جو جنوں اور انسانوں کیلئے تیار کی گئی ہے۔ اپنی چند روزہ زندگی کو مختلف قسم کے لغویات میں گزار کر اپنی حیات آخرت کو تباہ نہ کریں۔ اور یہ غلط رسوم بالکل بند کر کے اسلامی طریقہ کے مطابق شادی کریں۔ اور جس شادی میں یہ بے ہودہ رسمیں ادا کی جائیں اس میں ہرگز ہرگز شرکت نہ کریں۔ اور اگر بھول سے شرکت ہو جائے تو جونہی ان غلط رسوم کو ہوتا دیکھیں فوراً اٹھ کر واپس آجائیں کیونکہ جو اللہ عزوجل اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا حیا نہیں کرتا اس کے ساتھ تعلقات قائم کر کے اس کی عزت کا خیال کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اور یہی اللہ اللہ والوں کا طریقہ ہے۔

اے اللہ عزوجل مسلمانوں کو بدعات سیئہ سے بچنے اور شریعت مطہرہ کے سنہری اصولوں پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین!

شادی کے دن کی جائز اور اسلامی رسمیں:

شادی کے دن دولہا کا ابٹن ملنا اس کے متعلق میرے آقا اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (دولہا) کو ابٹن ملنا جائز ہے اور (اگر) دولہا کی عمر نو دس سال کی ہو تو اجنبی (Stranger) عورتوں کا اس کے بدن میں ابٹن ملنا بھی گناہ و ممنوع نہیں ہاں بالغ کے بدن میں نامحرم عورتوں کا ملنا جائز ہے اور بدن کو ہاتھ تو ماں بھی نہیں لگا سکتی یہ حرام اور سخت حرام ہے اور عورت، اور مرد کا مذاق کا رشتہ شریعت نے کوئی نہیں رکھا۔ یہ شیطانی اور ہندوانی رسم ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 542)

شادی کے دن دولہا کا لباس:

شادی کے دن غسل کرنے کے بعد دولہا کیلئے مستحب یہ ہے کہ سفید لباس پہنے کہ یہ

حضور شفیع روز محشر ﷺ کو بہت پسند ہے مگر ریشم اور زنانہ مشابہت والے لباس کو نہ پہنے کہ حرام ہے۔ اسی طرح سونا اور چاندی کا استعمال نہ کرے سوائے چاندی کی ایک نگ والی ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی انگوٹھی پہنے اور خوشبو استعمال کرے۔

بارات کی روانگی:

بارات کی روانگی کے وقت اعلان کروانا چاہئے اور وہ بھی مسجد میں نہیں بلکہ دنیاوی اعلانوں کیلئے علیحدہ جگہ بنی ہوئی ہونی چاہئے۔ اسی طرح دولہا کو پالکی میں سوار کرنا جائز ہے اس کے بعد مذہبی طریقے سے منہیات برائیوں سے بچتے ہوئے بارات روانہ ہو اور اگر روانگی کے وقت دولہا بلکہ تمام باراتی گھر یا مسجد میں دو دو رکعت نفل ادا کرلیں اور کچھ صدقہ و خیرات بھی کرلیں (جیسا کہ اکثر ہمارے اسلامی بھائی کرتے بھی ہیں) اس سے انشاء اللہ بہت برکتیں ہوں گی۔

اور اگر ہو سکے تو بارات کا مدنی رنگ بنائیں یعنی بارات میں تمام لوگ حمد و نعت پڑھتے جائیں اور اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ باراتی اتنے زیادہ نہ ہوں کہ اگلوں کیلئے بوجھ بن جائیں نیز کچھ دن پہلے انہیں مطلع کر دیا جائے کہ کتنے باراتی آئیں گے تاکہ وہ اس کے مطابق پورا انتظام کرسکیں۔ جب بارات دلہن والوں کے گھر پہنچے تو انہیں چاہئے کہ اچھے طریقے سے باراتیوں کا استقبال کریں خوش آمدید کہیں اور دائرہ تہذیب سے گری ہوئی کوئی بات نہ کریں اور انہیں عزت احترام کے ساتھ عمدہ جگہ بٹھا دیں اس کے بعد موسم کے مطابق انہیں مشروب پیش کیا جائے کہ یہ ان کا اخلاقی فرض بنتا ہے۔

سنت نکاح خوانی:

نکاح خانی میں مستحب یہ ہے کہ نکاح مسجد میں جمعہ کے دن ہو۔ اگرچہ باقی دنوں میں اور مسجد کے علاوہ جگہ میں نکاح کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اور بہتر یہ ہے کہ جس سے نکاح پڑھوایا جائے وہ کوئی باعمل عالم ہو۔ اس لئے کہ جاہل آدمی کی نکاح خوانی خلاف اولیٰ ہے۔ نکاح کا اعلان اور تشہیر (Proclamation And Defamation) کرنا بھی مستحب ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ

حدیث نمبر ۱۴: حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو! نکاح کا اعلان کرو اور نکاح مسجدوں میں کیا کرو اور اس کی تشہیر کیا کرو۔ (مشکوۃ شریف جلد 2 صفحہ 272)

(i) نکاح کا اعلان کرنا (ii) خطبہ کو نکاح سے مقدم کرنا (iii) نکاح مسجد میں ہونا (iv) نکاح جمعہ کے دن ہونا (v) اور نکاح کرنے والے کا عالم باعمل ہونا۔

(درمختار جلد 4 صفحہ 76)

عقد نکاح سے پہلے عاقلہ بالغہ لڑکی سے اجازت لی جائے۔ لڑکی اگر کنورای کنواری ہو اور اجازت لینے والا ولی اقرب ہو تو انکار کے علاوہ سب صورتوں میں رضا شمار ہوگی۔ مثلاً سکوت کیا، ہنسی یا مسکرائی، یا بغیر آواز کے روئی۔ اور اگر بیوہ یا مطلقہ (Divorced) ہے۔ یا اجازت لینے والا کوئی اجنبی یا ولی بعید ہو تو زبان سے صراحتہً اجازت دینا ضروری ہے۔ عورت سے اجازت لینے میں خاوند اور اس کے باپ دادا کا نام بھی ذکر کیا جائے تاکہ کسی بھی وہم کا گمان نہ رہے۔ اجازت لیتے وقت گواہوں کی ضرورت نہیں۔ لیکن گواہ کر لینا بہتر ہے کہ اگر عورت اذن کا انکار کر دے تو گواہوں سے اذن ثابت کیا جائے گا اور اگر لڑکی نابالغ ہو تو نکاح کیلئے ولی کی اجازت ضروری ہے۔ (ہدایہ شریف کتاب النکاح)

اسی طرح اجازت لینے میں مہر کا ذکر کر دینا بہتر ہے۔ اس کے بعد نکاح پڑھانے والا کھڑے ہو کر خطبہ مسنونہ پڑھے۔ پھر گواہوں کی موجودگی میں پہلے کی طرح اب پھر ایجاب وقبول کروائے۔ اور ایجاب وقبول دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے ہو۔ اور گواہ عاقل بالغ مسلمان ہوں۔ اور سب نے ایک ساتھ نکاح کے الفاظ سُنے ہوں۔ اگر ایجاب و قبول سے پہلے برکت کی نیت سے کلمہ شریف اور ایمان کی صفتیں وغیرہ پڑھا دی جائیں تو بہتر ہے۔ ضروری نہیں اس کے بعد سب مل کر دعائے خیر کریں۔ آخر میں چھوہارے تقسیم کیے جائیں جو کہ حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ ہے۔

باراتِ اہلیے کھانا

اور جب نکاح سے فارغ ہو جائیں تو بہن والے حسبِ توفیق باراتیوں کو کھانا پیش کریں کیونکہ تمام براتی مہمان ہیں۔ اور مہمان ہزاروں برکتوں اور رحمتوں کا باعث بنتا ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۴۲: حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار مدینہ، راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانے والے کے گناہ لے کر جاتا ہے۔ان کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(کنز العمال جلد 9 صفحہ 242 رقم الحدیث 25835، فتاوی رضویہ جلد 23 صفحہ 150)

مگر میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں بناؤ سنگھار کی خاطر تکلفات میں نہیں پڑھنا چاہئے کہ ہماری بڑائی ظاہر ہو یہ حرام ہے۔ نیز کھانا میز اور کرسیوں کے بجائے دستر خوانوں پر دینا چاہئے۔ کیونکہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

کھانا کھانے کی متفرق سنتیں اور آداب

- کھانا کھانے سے پہلے اور بعد دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا سنت ہے۔ اگر کھانے کیلئے کسی نے منہ نہ دھویا تو یہ نہیں کہیں گے کہ اس نے سنت ترک کردی۔ (بہار شریعت)
- کھانا کھانے کے وقت الٹا پاؤں بچھادیں اور سیدھا کھڑا رکھیں یا سرین پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھیں یا دورانوں بیٹھیں۔ تینوں میں سے جس طرح بیٹھیں سنت ادا ہو جائے گی۔
- کھانے پینے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی تو اگر کھانے میں زہر (Poison) بھی ہوگا۔ تو اثر نہیں کرے گا۔ (ان شاء اللہ عزوجل) دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔ (دیلمی شریف)

"اللہ عزوجل کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے"۔

- اگر شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا بھول گئے تو درمیان طعام یاد آنے پر کہہ لیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ۔

"اللہ کے نام سے اس کے پہلے اور اس کے پیچھے"۔

- کھانے کے اول آخر نمک یا نمکین کھائیں کہ اس سے ستر بیماریاں دور ہوتی ہیں۔

❁ اگر طباق میں کئی قسم کے کھانے ہیں تو مختلف جگہوں سے کھانے میں حرج نہیں۔

❁ گرم کھانا نہ کھائیں، نہ کھانے پر پھونک ماریں، نہ سونگھیں۔

❁ کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَ اَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ۔

''اے اللہ عزوجل ہمارے لئے اس کھانے میں برکت عطا فرما اور اس سے بہتر ہمیں کھانا کھلا''۔(ابن ماجہ شریف)

❁ گوشت میں دست (بازو) گردن اور کمر کا گوشت بہت پسند تھا۔

❁ تولیہ (Towel) سے ہاتھ پونچھ سکتے ہیں۔ پہنے ہوئے کپڑے سے ہاتھ منہ نہ پونچھیں کہ اس سے حافظہ کمزور ہوتا ہے۔

❁ کھانے کے بعد کم از کم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ضرور کہیں۔

اے ہمارے پیارے اللہ عزوجل ہمیں سنت کے مطابق کھانے پینے کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔(فیضان سنت قدیم صفحہ 796 از امیر اہل سنت مدظلہ العالی)

باراتیوں کو چاہئے کہ وہ ضرورت سے زائد کھانا ڈالکر یا کسی دوسرے طریقے سے کھانے کو ضائع نہ کریں۔ بلکہ حسب ضرورت لیں اور برتن کو انگلی سے چاٹ کر اچھی طرح صاف کردیں تاکہ سنت پر عمل ہوجائے اور کھانا بھی ضائع نہ ہو۔

دلہن کیلئے جہیز

گھر والوں کو دلہن کو جہیز دینا جائز ہے۔ جس طرح ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہزادی حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کو جہیز (Dowry) میں ضروریات کی چیز دی تھیں۔ لیکن اسے فرض یا واجب سمجھنا یا فرض یا واجب کا درجہ دے دینا درست نہیں۔ جس طرح کے آج کل لڑکی والوں کی طرف سے جہیز اور لڑکے والوں کی طرف بری کے کپڑے اور زیورات اس طرح لازم سمجھے جاتے ہیں گویا اس کے بغیر شادی ہی نہ ہوگی۔ اور پھر عام طور پر یہ سب کچھ برادری میں اپنی ناموری کی خاطر کیا جاتا ہے تاکہ ہماری واہ واہ ہو اس طرح کا

جہیز اور بڑھاوا وغیرہ ممنوع ہے۔آج ہمارے معاشرے میں کتنے ہی گھروں بلکہ خاندانوں کا شادیوں کے ان بے جا اخراجات نے دیوالیہ کر کے رکھ دیا ہے۔ایک شادی کرنے کے بعد کئی سالوں تک قرض کے بوجھ کی وجہ سے ان کی کمر سیدھی نہیں ہوتی۔لہٰذا شادی کے تمام اخراجات بالخصوص جہیز وغیرہ میں اعتدال (Temperance) سے کام لیا جائے۔البتہ لڑکی کے مستقبل کو بہتر بنانے کیلئے مناسب جہیز دے دیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ بلکہ حالاتِ زمانہ کے تحت یہ اقدام قابل تحسین ہے اور اس میں کئی فوائد ہیں مثلاً جہیز کی وجہ سے سسرال والوں کے دل میں دلہن کی قدر پیدا ہوتی ہے اور باہمی محبت بڑھتی ہے نیز سسرال والے گھر میں جہیز کو دیکھ کر لڑکی اسے اپنا گھر سمجھنے لگتی ہے اور اسے ادھر رغبت پیدا ہوتی ہے۔تاکہ وہاں رہ کر سامان کی حفاظت کر سکے اور بار بار اپنے میکے جانے کیلئے تیار نہیں ہوتی۔اور اس طرح سے وہ اپنا گھر بسانے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔مگر جہیز اس قدر زیادہ نہ دیا جائے کہ خود مقروض اور تنگ دست ہو بیٹھے۔ بلکہ استطاعت کے مطابق صرف ضروریات کی چیزوں پر ہی اکتفا کیا جائے۔اور جو امیر اور دولت مند حضرات ہیں انہیں بھی چاہئے کہ وہ اس قدر زیادہ جہیز نہ دیں جو رواج پکڑ جانے کی وجہ سے غریبوں کیلئے دشواری اور مشکل کا باعث بنے آپ کو ہمارا مدنی مشورہ ہے کہ آپ اپنی بیٹی کو جہیز دیتے وقت خاتون جنت، جگر گوشۂ رسول حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز کا ضرور جائزہ لیں۔

شہزادیٔ کونین رضی اللہ عنہا کا جہیز:

1- ایک بستر مصری کپڑے کا جس میں اون بھری ہوئی تھی۔

2- ایک نقشی پلنگ یا تخت۔

3- ایک مشکیزہ۔

4- ایک چکی۔

5- ایک جائے نماز۔

6- مٹی کے برتن۔

7- ایک پیالہ۔

8- دو چادریں۔

9- دو بازو بند نقرئی۔

10- ایک چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔(ازالۃ الخفاء)

ایک مدنی مشورہ

ہر مسلمان کو چاہئے کہ جہیز میں قرآن پاک مترجم اور وہ بھی عاشق مدینہ، محبوب مرشد، مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کا مع خزائن العرفان یا نور العرفان ضرور دیں کیونکہ جب قرآن مجید جہیز میں دے دیا تو کسی چیز کی کمی نہ رہے گی۔ اس کے علاوہ اپنی بیٹیوں کو جہیز میں مختلف علماء اہل سنت کی مستند کتب بھی دیجائیں۔ ان میں

1- بہار شریعت مصنف مولانا امجد علی اعظمی رضی اللہ عنہ۔

2- سنی بہشتی زیور مصنف مفتی خلیل احمد برکاتی رضی اللہ عنہ۔

3- فیضان سنت مصنف مرشدی امیر اہل سنت، حضرت علامہ مولانا ابو البلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی۔

4- جنتی زیور مصنف حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی رضی اللہ عنہ۔

5- سنی تحفۂ خواتین مؤلف محمد اقبال عطاری حفظہ اللہ بھی دیں تاکہ ضروریات دین میں لڑکی کو مشکل پیش نہ آئے۔

بارات کی واپسی:

بارات کی واپسی کا جب وقت آئے تو باراتیوں کو چاہئے کہ وہ کسی قسم کا شور وغل (Noise) اور دائرہ تہذیب سے گری ہوئی کوئی بات نہ کریں۔ اور کوئی چیز اوپر نہ پھینکیں۔ لڑکی والے دعاؤں اور نیک تمناؤں سے اپنی لڑکی روانہ کریں۔ کیونکہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم پر لازم ہے کہ اپنے ہر کام کو شریعت کے موافق کریں اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت سے بچیں اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔(بہار شریعت حصہ ہفتم صفحہ 95)

اور جب دلہن گھر پہنچ جائے تو دلہن کو علیحدہ کمرے میں بٹھایا جائے جس کو آپ نے پہلے ہی سے سجا کے رکھا ہو۔ اور وہاں غیر محرم کا داخلہ بھی بند کر دیا جائے۔

شب زفاف (سہاگ رات) کے آداب

سہاگ رات ایک ایسا موقع ہوتا ہے کہ جس میں دولہا اور دلہن کے درمیان نئی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ اس لئے یہ رات دولہا و دلہن کیلئے بڑی اہم تصور کی جاتی ہے۔

۞ سہاگ رات میں دولہا میاں کو جو سب سے پہلا کام کرنا ہے وہ یہ ہے کہ دولہا دلہن کے ساتھ نرمی اور حلیمی والا رویہ اختیار کرے اور اس کیلئے تواضع میں کوئی مشروب (یعنی پینے والی کوئی چیز) یا کوئی مٹھائی وغیرہ پیش کرے۔ جس کا اہتمام پہلے سے ہو۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۴۳: حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے پہلی ملاقات (Meeting) میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ میں دودھ خود پیا پھر اسے ام المومنین رضی اللہ عنہا کو پیش کیا وہ شرمائیں تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے انہیں آمادہ کیا۔ بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیکر علم و حکمت، مجسمہ حسن اخلاق، راز دار شریعت حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے اس پیالے کو اپنی سہیلیوں اور اس موقع پر موجود دوسری خواتین کی خدمت میں پیش کرنے کو کہا۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

۞ شادی کی پہلی رات کا دوسرا ادب یہ ہے کہ بیوی سے پہلی ملاقات کے وقت شوہر اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَ خَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ۔

"اے اللہ عزوجل میں تجھ سے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور خاص طور پر جو بھلائی تو نے اس کی فطرت میں رکھی ہے اور اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو اس کی فطرت میں ہے"۔ (ابوداؤد شریف جلد 2 صفحہ 362 رقم الحدیث 2160)

اس دعا کی برکت سے اللہ عزوجل اس عورت سے بری فطرت کے اثر کو دور کر دے گا۔ اور اس کے گھر میں اس عورت کی نیکی کو پھیلائے گا۔

۞ شادی کی پہلی رات کا تیسرا ادب یہ ہے کہ نئے دولہا دلہن مل کر دو رکعت نماز نفل پڑھیں اس کے بعد دوسرے مشاغل میں مصروف ہوں کہ یہ سلف و صالحین کا معمول ہے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سہاگ رات سے پہلے انہیں دو رکعت پڑھنے کی تاکید فرمائی۔

سہاگ رات کے دیگر مدنی پھول:

۞ سہاگ رات میں کمرہ حتی الامکان سجایا جائے اور خوشبو اور پھولوں سے معطر ہو۔ بستر صاف اور ستھرا ہو عام دلہنیں شرم وحیاء کی وجہ سے کھانا بھی نہیں کھاتیں انہیں کھانا ضرور کھلایا جائے نیز کمرے میں کچھ پھل، مٹھائی اور دودھ وغیرہ رکھا ہو کیونکہ دولہا دلہن کو بات چیت کرنے اور آپس میں بے تکلفی (Frankness) پیدا کرنے کیلئے یہ چیزیں مدد بہم پہنچاتی ہیں۔

۞ مرد کو چاہئے کہ عورت کے خوف وہراس اور شرم وحیاء کو اپنی میٹھی اور پیاری پیاری باتوں سے دور کرنے کی کوشش کرے۔ ابتداء میں دلہن مرد کی باتوں کا پورا جواب نہیں دیتی لیکن آہستہ آہستہ وہ مائل ہو جاتی ہے۔ مرد کو حوصلہ اور تدبر سے کام لینا چاہئے۔ دولہا جتنی شریں گفتاری، دلجمعی اور نرمی سے پیش آئے گا اسی قدر اس کی اپنی صحبت کا نقش گہرا ثبت کر سکیں گے۔

۞ گفتگو کا جادو مسلمر یزم کی طرح معمول پر اثر کرتا ہے اگر آپ چاہیں تو اچھی دل پسند اور نرم گفتگو سے عورت کو مطیع، خوش اور بے تکلف بنا سکتے ہیں یہی کامیابی کا پہلا گر ہے۔

۞ گفتگو کی خوبی کے ساتھ ہاتھوں کی ملائمت اور حرکات کی نرمی کیلئے ضروری جزو ہیں اس سے دلہن مسرت محسوس (Feel) کرتی ہے۔ ورنہ کھینچ تان زبردستی چھین چھپٹ سے اس کے خوف وہراس میں اضافہ ہوتا ہے اس سے مسرت کی جگہ اسے پریشانی محسوس ہونے لگتی ہے۔ جس سے جسمانی اور نفسیاتی خطرات کا اندیشہ ہوگا۔

۞ دولہا کی گفتگو ایسی ہونی چاہئے جس سے دلہن آپ کو پسند کرنے لگے اور آپ کو خیر خواہ اور ہمدرد سمجھنے لگے۔ موسم کی بات چیت کیجئے۔ آج کی تھکاوٹ کا تذکرہ کیجئے، کھانے پینے کے متعلق پوچھئے کہ اس نے کھایا پیا ہے یا نہیں اسے کوئی تکلیف اور بے قرار تو نہیں ہے۔

۞ پھر کچھ پھل اور میوہ وغیرہ اس کے سامنے رکھئے خود بھی کھایئے اور اسے بھی کھلایئے بلکہ اپنے

ہاتھ سے اس کے منہ میں ڈالیئے تاکہ آپ کی محبت اور خلوص اس کے دل میں بڑھ جائے۔

❁ دولہا میاں کو اس بات کا بھی خیال کرنا ہوگا کہ اس کی بیوی کے جذبات کیا ہیں۔ وہ کیا احساس رکھتی ہے آخر وہ اپنے آشیانے کو خیر باد کہہ کر آئی ہے جہاں اس نے بچپن اور جوانی کے حسین دن گزارے اور اب ایک نئے آشیانے میں قدم رکھا جو اس کیلئے اجنبی اور الگ تھلگ ہے۔ کیا اسے وحشت، دوری اور شرم وحیاء کا احساس نہ ہوگا۔ اس کے دولہا کو بڑا چست (Active) ہونا ضروری ہے اس لئے اس کو چاہئے کہ سہاگ رات ایسی گزارے جس سے آپس کے روابط گہرے ہوں۔ پیار ومحبت اور تعلقات میں اضافہ ہو اور یہ رشتہ تادیر استوار رہے ایسا نہ ہو کہ دونوں اُکتاہٹ اور گھبراہٹ کا شکار ہوں۔ مرد بھی ایک سرے سے ایک دم اپنی مردانگی اور جوانی کا سکہ جمانے میں لگا رہے اور جو چیز آہستہ آہستہ کرنی چاہئے اس کو یکبارگی کر گزرنے کے درپے ہو ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے بلکہ اس کو چاہئے کہ بیوی کی طرف سے رغبت، خواہش اور تیاری کا اشارہ ملنے پر اقدام کرے ورنہ کام اگلی فرصت پر چھوڑ دے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جس ہنسی مذاق اور کھیل کود کی طرف اشارہ کیا اس پر گفتگو کرنے سے پہلے میں اس طرف توجہ دلانا بھی بہتر سمجھوں گا کہ محبت کے بعد ہنسی مذاق کے سلسلہ کو جاری رکھنا چاہئے لیکن افسوس یہ ہے کہ عام طور پر اس سے غفلت برتی جاتی ہے۔ چنانچہ اکثر شوہروں کی عادت یہ ہے کہ صحبت سے فارغ ہونے کے بعد بیوی سے فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ یہ جہالت اور لاپرواہی (Carelessness) ہے کہ مرد ایک طرف منہ کر کے گہری نیند کی آغوش میں چلا جاتا ہے جبکہ دوسری طرف بیوی ایک قسم کی تنہائی محسوس کرتی ہے کیونکہ اس کے جذبات رفتہ رفتہ سرد پڑتے ہیں ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ مرد انزال کے فوراً بعد علیحدہ نہ ہو...... بہر حال یہ ساعت آپس کے اشتراک اور پیار ومحبت کی گھڑی ہوتی ہے اس وقت بھی عورت بوس وکنار اور نرم ولطیف مزاح کو اتنا چاہتی ہے جتنا جسمانی قرب عزیز ہوتا ہے۔ شوہر کو چاہئے کہ بیوی کو لطف اندوز ہونے دے۔ جنسی اور مناسب کھیل کود سے اس کی خواہش کی تسکین پوری کرے۔ نرمی اور محبت سے بات چیت کرے۔

ہلکے ہلکے بوسے اس کے رخسار پر ثبت کرتا رہے نرمی سے اس کو دبائے اور آغوش یعنی گود میں سمیٹے رہے۔

جماع اور اس کے آداب

جماع کرنا انسان کی طبعی اور اہم ضرورت ہے کہ جس کے بغیر انسان کا صحیح طریقے سے زندگی گزارنا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس خواہش کی تکمیل کا جذبہ صرف انسانوں میں ہی نہیں بلکہ تمام حیوانوں میں رکھا ہوا ہے۔ مگر شریعت نے انسان کی اس فطری خواہش کی تکمیل کیلئے کچھ آداب اور طریقے بتائے ہیں تا کہ انسان اور حیوان میں فرق رہے۔ اگر جماع سے مقصد فقط شہوت کی تکمیل ہو تو پھر انسان اور حیوان میں فرق مٹ جاتا ہے۔ اس لئے اس کے شرعی آداب کی رعایت ہونے کے ساتھ ساتھ یہ انسانی حق بھی ہے۔ شریعت نے جماع کو انسانی حق کے ساتھ شرعی حق بھی دیا ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر٤٤: حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی بیوی سے جماع کرنا بھی صدقہ ہے اور اس پر ثواب ملتا ہے صحابہ کرام علیہم رضوان اللہ علیہ اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ایک شخص اپنی بیوی سے نفسانی خواہش پوری کرتا ہے کیا اس میں بھی ثواب ملے گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ اپنی خواہش کسی غلط جگہ پر پوری کرتا تو اس پر گناہ ہوتا یا نہیں صحابہ نے عرض کیا ضرور۔ جب گناہ سے بچنے کیلئے اس کو حلال جگہ صرف کیا تو ضرور ثواب ملے گا۔ (مسلم شریف جلد 2 کتاب النکاح)

جماع کے آداب:

- جماع سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے۔ اگر غسل کرنا ممکن نہ ہو تو استنجا اور وضو کے بعد صحبت کرنی چاہئے۔
- اگر نکاح کے بعد پہلی مرتبہ صحبت کرنی ہو تو پہلے دونوں میاں بیوی دو رکعت نفل نماز بطور شکرانہ کے ادا کریں۔
- جماع میں حتی الامکان ستر اور پردہ ہونا چاہئے تاکہ کوئی دیکھ نہ سکے۔ حضور ﷺ نے اندھیرا کرنے اور چادر اوڑھنے کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ اس لئے ایسا مکان ہونا چاہئے

جس میں کوئی دوسرا نہ ہو بلکہ نا سمجھ بچہ بھی نہیں ہونا چاہئے۔ اسی طرح کلام پاک یعنی قرآن پاک یا دینی کتابیں ہوں تو ان پر کپڑا ڈال دیا جائے غرضیکہ حیاء کا کوئی پہلو ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے۔

❁ دولہا میاں کیلئے بہتر یہ ہے کہ ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب، منگل اور بدھ کی درمیانی شب صحبت (Sexual Intercourse) کرنے سے بچہ بے حیاء، بد نصیب اور مفلس وحریص پیدا ہونے کے امکانات ہیں۔

❁ دولہا، دلہن خلوت میں کی جانے والی باتیں اپنے دوست احباب اور سہیلیوں کے سامنے بیان کرنے سے بچیں کیونکہ یہ گناہ ہے۔ حدیث پاک میں فرمایا گیا ہے کہ دوسروں کے سامنے اس طرح کی باتیں کرنا ایسے ہی ہے جیسے ان کے سامنے یہی کام کیا جائے جو انتہائی بے شرمی کی علامت ہے۔

❁ دولہا ودلہن خالی پیٹ یا کھانا کھاتے ہی صحبت نہ کریں کیوں کہ اس سے معدہ کمزور ہو جاتا ہے اور دیگر امراض بھی جنم لیتے ہیں۔ لہٰذا دوپہر کے قیلولہ کے بعد یا رات کے آخری حصہ میں کچھ سو لینے کے بعد جماع کرنا صحت کیلئے بہتر ہے۔ اور دوران صحبت گفتگو سے پرہیز کریں کیونکہ اس سے بچے کا گونگا پیدا ہونے کا امکان ہے۔ عورت کی شرم گاہ پر نظر نہ ڈالیں کہ اس سے بچہ اندھا پیدا ہو سکتا ہے۔

❁ بیوی سے صحبت کرتے وقت مسنونہ دعا پڑھ لینی چاہئے جو کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے چنانچہ

حدیث نمبر ۵۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔

''اللہ عزوجل کے نام سے، اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور جو (اولاد) ہمیں دے اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ''۔

''پس اگر ان کیلئے کوئی بچہ مقدر ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے ہمیشہ شیطان سے محفوظ رکھے

گا''۔(صحیح مسلم، کتاب النکاح)

اس جذباتی موقع پر شرعی احکام پر عمل ہمیں شیطانی پنجوں سے بچائے گا اور ہماری نسلوں کی بھی حفاظت ہوگی۔ وقت جماع ایک دوسرے کی شرم گاہ دیکھنے اور زیادہ باتیں کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی لونڈی یا بیوی سے جماع کرے تو اس کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے کہ اس سے بچہ کے نابینا ہونے کا اندیشہ ہے''۔

حضرت سیدنا قبیصہ بن ذوہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جماع کے وقت زیادہ گفتگو نہ کرو کہ اس سے (بچے کے) گونگا یا توتلا ہونے کا خطرہ ہے''۔(کنزالعمال: کتاب النکاح)

- جماع سے پہلے عورت کو پیار و محبت اور بوس و کنار کے ساتھ مانوس کر لیا جائے تا کہ عورت بھی آمادۂ جماع ہو جائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کہ اچھی طرح کھیلو کودو، ایک دوسرے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا ذوق پاؤ۔ جب جذبات انتہائی برانگیختی کی حد تک پہنچیں تو پھر صحبت کا لطف اٹھاؤ''۔

عورت کو مائل کرنے اور اس کی خواہش کو ابھارنے کے بہت سے طریقے ہیں جو اس کے مزاج و احوال کے اعتبار سے مختلف رہتے ہیں مثلاً پیار و محبت کی باتیں کرنا، بغل گیر ہونا، بوس و کنار کرنا وغیرہ۔ اطباء نے لکھا ہے کہ عورت میں جنسی خواہش اس کے پستان دبانے، پستان کے سرے کو آہستہ آہستہ ملنے اور چوسنے سے بہت جلد اور زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ اطباء یہ بھی کہتے ہیں کہ عورت کے جسم میں شہوت کا مرکز مختلف اعضاء میں ہوتا ہے جن کے چھونے اور ملنے سے اس کی شہوت اُبھرتی ہے۔ لہٰذا جب تک عورت کی شہوت نہ اُبھرے جس کا اظہار وہ خود ہی مختلف حرکتوں سے کرتی ہے۔ (مثلاً شوہر کے قریب ہوتے جانا، آنکھوں میں خمار پیدا ہونا، شوہر کے بدن پر ہاتھ پھیرنا، اس کو چوم لینا، انگڑائی لے کر اپنے جسم کے محاسن ظاہر کرنا وغیرہ) اس وقت تک جماع شروع نہ کرے۔ جماع سے پہلے ذہن کو جماع اور اس کی لذت سے خالی رکھے۔

فطری طور پر عورتوں کی طبیعتیں ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں اس لئے شوہر کو اس

کی طبیعت وفطرت کا پتہ لگا کر قدم اُٹھانا چاہئے اگر عورت کسی وقت کسی وجہ سے جماع کیلئے آمادہ نہ ہوتو اس کو مجبور نہ کیا جائے۔ اصل بات یہ ہے کہ جس طرح شریعت میں حرام کی ہوئی چیزیں مثلاً زنا کی طرف دعوت دینے والی چیزیں ناپسند ہیں اسی طرح حلال چیزیں یعنی جماع کی طرف رغبت دلانے والی چیزیں محبوب وپسندیدہ ہیں۔

۞ صحبت کے وقت قبلہ رو نہ ہوں کیونکہ یہ احترامِ قبلہ کے خلاف ہے۔

۞ جماع سے پہلے بلکہ ملاقات سے پہلے مسواک یا پیسٹ سے منہ صاف کر لینا چاہئے۔ منہ صاف رکھنا ویسے بھی مسنون (Legal Action) ہے مگر اس موقع پر اس کا زیادہ اہتمام کرنا چاہئے تاکہ ابتدائی مراحل میں منہ کی بُو سے ایک دوسرے کی طبیعت پراگندہ نہ ہو۔ اس لئے الائچی۔ سپاری یا اور کوئی خوشبودار چیز منہ میں ڈال لی جائے تو بہتر ہے۔

۞ جماع سے جب تک دونوں فارغ نہ ہو جائیں الگ نہ ہوں۔ عورت کے فارغ ہونے سے پہلے الگ ہو جانا صحت کیلئے مضر ہے۔ فراغت کی ایک علامت یہ ہے کہ عورت کی وہ گرفت جو شہوت کی حالت میں تھی۔ ختم ہو جائے اور بدن میں نرمی پیدا ہو جائے۔ عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ مرد جلد فارغ ہو جاتا ہے اور عورت کو فراغت نہیں ہوتی جس کی وجہ یہ ہے کہ عورت فطری طور پر سرد مزاج ہے اور اس کے اعضاء جنسی پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کے فارغ ہونے میں دیر لگتی ہے اور مرد گرم طبیعت ہوتا ہے۔ اس کے اعضاء ظاہر ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ جلد فارغ ہو جاتا ہے۔ بہر حال جب مرد فارغ ہو جائے اور عورت ابھی فارغ نہ ہوتو مرد کو اسی حالت پر برقرار رہنا چاہئے تاکہ عورت کو بھی انزال ہو جائے۔

۞ کمسن حائضہ، بڑی عمر کی بڑھیا یا شادی شدہ عورت سے جماع نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ صحت کیلئے نقصان دہ ہیں۔ اس لئے لڑکی کی عمر لڑکے سے کم ہونی زیادہ بہتر ہے۔

۞ جماع صرف اور صرف خواہش پوری کرنے کی نیت سے نہ ہو بلکہ اچھی نیت سے کیا جائے مثلاً نفس ونگاہ کو پراگندہ ہونے سے بچانا، بیوی کا حق ادا کرنا، نیک اولاد کی نیت کرنا ان جیسے امور کی نیت کر لی جائے۔ تو لطف ولذت کے ساتھ ثواب بھی حاصل ہوگا۔

بیوی سے جماع کے وقت ملاپ کا فطری طریقہ

مرد کو شریعت نے بیوی کے پورے بدن سے ہر طرح نفع اٹھانے کی اجازت دی ہے البتہ لواطت (Sodomy) یعنی دبر میں صحبت کرنا حرام ہے۔ (دبر پچھلے مقام کو کہتے ہیں اور فرج عورت کے اگلے مقام کو) مرد اپنی بیوی کے پیچھے کے مقام یعنی دُبر کو ہرگز استعمال نہیں کر سکتا۔ اگلے مقام یعنی فرج کو جس طرح چاہے استعمال کرے۔ اللہ ﷻ نے قرآن پاک میں بڑے اچھے انداز میں مرد و عورت کے ملاپ کو بیان فرمایا کہ

''تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح جاؤ''۔

(کنز الایمان، البقرہ، آیت نمبر 233)

یعنی خاوند کو اختیار ہے کہ اپنی بیوی سے آگے سے صحبت کرے یا پیچھے سے مگر شرط یہ ہے کہ صحبت فرج میں ہو۔ اسی لئے اللہ ﷻ نے فرمایا کہ اپنی کھیتی کے پاس آؤ اور ظاہر ہے کہ کھیتی فرج ہے نہ کہ دبر لہٰذا اگلے مقام میں ہی صحبت ہونی چاہئے اور اس کیلئے جو بھی طریقہ اختیار کیا جائے شریعت میں اس کی ممانعت نہیں۔ اور فطری طریقہ یہی ہے کہ مرد اوپر ہے اور عورت نیچے ہو۔ اس سے مرد کو حرکت کرنے کا پورا موقع ملے گا۔ جس سے لذت زیادہ حاصل حرکت کرنے کا پورا موقع ملے گا۔ جس سے لذت زیادہ حاصل ہوگی۔ اللہ ﷻ قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ

فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا۔

''پھر جب مرد اس پر چھایا اسے ایک ہلکا سا پیٹ رہ گیا''۔

(کنز الایمان، سورۃ الاعراف آیت نمبر ۱۸۹)

تغشا غشیان سے بنا ہے جس کا معنیٰ ہے چھا جانا۔ یہاں غشیان سے مراد جماع اور صحبت ہے۔ اگرچہ صحبت دونوں طرف سے ہوتی ہے مگر چھا جانا خاوند کی طرف سے ہوتا ہے۔ شوہر کا بیوی پر چھا جانا اس حالت (Condition) میں ہوگا کہ عورت پیٹھ کے بل اس طرح لیٹے کہ اس کی پیٹھ زمین سے لگی ہو اور وہ اپنی ٹانگوں کو پھیلائے ہوئے ہو اور مرد اس کے اوپر اس طرح لیٹے کہ دونوں عضو خاص ایک دوسرے کے سامنے آجائیں پھر مرد

جماع کرنا شروع کرے۔ اس وقت جب وہ حرکت کرتا ہے۔ تو اس فعل میں اور لذت پاتا ہے۔ پھر وہ مقام آجاتا ہے کہ مرد کے ذکر سے منی خارج ہو کر عورت کی بچہ دانی تک جا پہنچتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی عورت کا جسم نرم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور مرد کا ذکر سکڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں عورت کے سرین اور کمر کے نیچے ہلکا سا تکیہ بھی رکھ دیا جائے تو یہ لذت و مزہ حاصل ہونے اور حمل ٹھہرنے کیلئے زیادہ مفید ہے۔

محاسن (Breast) کا بوسہ:

عورت کے جسم میں بعض اعضاء ایسے ہیں کہ جن کے چومنے گدگدانے اور مسلنے سے عورت کو ایک خاص قسم کی لذت محسوس ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص عورت کے پستان چومے یا چوسے تو وہ جائز ہے۔ مگر اس چومنے میں یہ لحاظ ضروری ہے کہ عورت کا دودھ منہ میں جا کر حلق میں نہ جائے کیونکہ یہ حرام ہے۔ البتہ روزے کی حالت میں اس سے بچنا چاہئے جیسا کہ علماء کرام نے روزے کے دوران بلا ضرورت کسی شئے کے چکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 10)

مسئلہ: میاں بیوی کا بوقت جماع ایک دوسرے کی شرم گاہ کو مس کرنا بلاشبہ جائز بلکہ با نیت حسنہ مستحب و موجب اجر ہے۔ جس طرح کے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ مگر اس وقت شرمگاہ کو دیکھنے کی حدیث میں ممانعت ہے۔ کیونکہ یہ بچہ کے نابینا ہونے کا سبب ہے۔ علماء نے فرمایا کہ یہ بھی احتمال (Apprehension) ہے کہ بچہ اندھا ہو۔ یا وہ اولاد اندھی ہو جو اس جماع سے پیدا ہو یا معاذ اللہ دل کا اندھا ہو نامراد ہو جو کہ بہت ہی برا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 5)

مسئلہ: اگر پستانوں میں دودھ ہو اور مرد کو چوسنے کی صورت میں دودھ اترنے کا اندیشہ ہو تو پستان چوسنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 5)

جس طرح پھول کو مسلنے سے اس میں تروتازگی نہیں رہتی بالکل اسی طرح عورت کے خوشنما پھولوں سے کثرت یعنی ورزش کرنے سے ان کی خوشنمائی اور تروتازگی ختم ہو جاتی ہے اور پھر وہ کملا کر لٹک جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مرد غیر خواتین کے پھولوں پر نظر کے تیر

چلاتا ہے اور اپنی بیوی سے نفرت کرتا ہے اور اگر بیوی کے پھولوں سے زور آزمائی نہ کرے تو ساٹھ سال کی عمر میں بھی وہ پھول پہلے کی طرح خوشنما نظر آتے ہیں۔

جماع میں وقفہ:

مسئلہ: ایک بیوی ہے مگر مرد عبادت کے باعث اس کے پاس نہیں جاتا تو عورت شوہر سے مطالبہ کرسکتی ہے اور اسے حکم دیا جائے گا کہ عورت کے پاس بھی رہا کرے کیونکہ حدیث میں آتا ہے۔

وَاِنَّ لِزَوجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا۔

''تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے''۔

ہر روز شب بیداری اور روزے رکھنے سے اس کا حق تلف ہوتا ہے رہا یہ کہ اس کے پاس رہنے کی مدت کیا ہے؟ اس کے متعلق ایک روایت میں یوں ہے کہ چار دِن میں سے ایک دن بیوی کیلئے اور تین دن عبادت کیلئے۔ (بہار شریعت ہشتم)

یہ تین دن عبادت کیلئے اس لئے دیئے گئے کہ اگر یہ شخص چار بیویاں رکھتا تو ضرور وقفہ آتا۔ اب 3 دن بیویوں کی جگہ تین دن عبادت اور چوتھا دن تین وقفوں کے بعد بیوی کیلئے ہے۔ حکیم اور ڈاکٹر حضرات جسمانی کمزوری اور ناقص (Detective) غذا کے پیش نظر کم از کم چھ دن اور زیادہ سے زیادہ ستائیس دن کا وقفہ بیان کرتے ہیں یعنی چوتھے ہفتے کے آخری دِن۔

مسئلہ: نکاح کے بعد پہلی بار جماع کرنا واجب ہے اور اس کے بعد سنت ہے۔ جو شخص اپنی جوان بیوی سے بلا عذر چالیس دِن جدا رہے اور جماع نہ کرے تو وہ گنہگار ہوگا یعنی اتنی مدت بیوی سے دور رہنا ممنوع ہے کیونکہ اس سے وہ پریشان ہوتی ہے۔

مسئلہ: بیوی کی رضا کے بغیر چار ماہ تک ترکِ جماع بلا عذر صحیح شرعی ناجائز ہے۔

(فتاویٰ رضویہ کتاب الطلاق)

جلد جلد صحبت کرنے سے دماغ بھی کمزور ہوگا۔ اور بینائی بھی کمزور ہوگی۔ نیز ہر ماہ کی پہلی، پندرھویں اور آخری شب جماع نہ کیا جائے کیونکہ ان راتوں میں شیاطین

(Devils) جمع ہوتے ہیں۔اِسی طرح ہراتواراور بدھ کی رات کو بی پرہیز کرنا چاہئے۔

مسئلہ: جو آدمی دو بیویاں رکھتا ہو تو ایک کمرہ میں دونوں سے بے پردہ مباشرت کرنا مکروہ ہے۔مرد کو اگرچہ بیوی سے حجاب (Veil) نہیں ہے مگر عورت کو تو عورت سے ستر فرض ہے اور حیاء لازم ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد10)

ایک ضروری بات:

جماع کے بعد مرد عورت کے اور عورت مرد کے راز اور پوشیدہ باتوں کو کسی پر ظاہر نہ کرے۔یونہی جماع کے وقت کوئی مرد یا عورت روشندان کھڑکی یا دروازے سے دیکھنے کی کوشش نہ کرے کہ اندر سے کسی چیز سے سوراخوں وغیرہ سے جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دے تو قصاص نہیں۔(فتاویٰ رضویہ جلد10)

ولیمہ کرنا سنت ہے:

شادی کے بعد ولیمہ کرنا سنت مبارکہ ہے۔اس لئے ہمیں ولیمہ کرنا چاہئے۔اس کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ

حدیث نمبر٤٥: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا ایسا ولیمہ نہیں کیا جیسا حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا کیا تھا۔یہ ولیمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری (کے گوشت) سے کیا۔(بخاری شریف جلد 3 صفحہ 95 رقم الحدیث 154)

معلوم ہوا کہ ولیمہ کرنا سنت مبارکہ ہے اس لئے کرنا چاہئے۔اور حضور کا فرمان بھی ہے کہ (شادی کے بعد) ولیمہ کیا کرو خواہ ایک ہی بکری میسر ہو۔

(بخاری شریف جلد 3 کراب النکاح رقم 153)

باب نمبر2:

بیوی کے حقوق

جس طرح اللہ ﷻ نے مردوں میں خاوند کو ایک منفرد مقام عطا فرمایا ہے۔ اسی طرح عورتوں میں بیوی کو بھی مقام عطا فرمایا ہے۔ اسی طرح جس طرح خاوند کے کچھ حقوق ہیں، اسی طرح بیوی کے بھی کچھ حقوق ہیں۔ جن کو ادا کرنا خاوند کی ذمہ داری ہے۔ بیوی کے حقوق میں سے یہ ہے کہ خاوند اپنی بیوی کے ساتھ خوش اخلاقی، نرمی اور محبت کے ساتھ زندگی بسر کرے اور اس کے علاوہ بیوی کے جو رشتہ داروں میں معاملات ہیں اور گھریلو تمام معاملات کو اچھے طریقے سے حل کرنا خاوند کی عظیم ترین ذمہ داری ہے اور یہ بات اللہ ﷻ کو بھی محبوب ہے اور اس کے پیارے محبوب حضور پرنور ﷺ کو بھی محبوب ہے اسی لئے تو آقا ﷺ نے فرمایا ہے کہ

حدیث نمبر ۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے میری امت تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں (بیوی بچوں) کے ساتھ بہتر ہے اور میں (محمد ﷺ) تم سب سے اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر ہوں۔ بیوی کی عزت کرنے والا کریم شخص ہے اور بیوی کو ذلیل (Disgraceful) کرنے والا کمینہ ہے۔ (جامع صغیر، جلد 2 صفحہ 250، رقم 4102، الترغیب والترہیب، جلد ۳، صفحہ 49)

تشریح وتوضیح:

اس حدیث مبارکہ میں حضور روحی فداہ ﷺ نے کتنی پیاری نصیحت اپنے امتیوں کو فرمائی کہ تم لوگوں میں سے بہتر وہ ہے کہ جو اپنے گھر والوں یعنی والدین، بیوی و بچوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنے والا ہے اور فرمایا کہ بیوی کی عزت کرنے والا کریم ہے۔ مطلب یہ کہ اپنی بیوی کے حقوق مکمل طور پر ادا کرنے والا کریم اور اپنی بیوی کے حقوق کو پامال کرنے والا اور اسے ذلیل کرنے والا شخص کمینہ ہے۔ اس لئے خاوند کو اپنی بیوی کے حقوق کا خیال رکھنا چاہئے۔

حدیث نمبر۲: حضور ﷺ نے فرمایا کہ

''مومنو! مسلمانوں میں سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو اور اے میری امت تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بہتر زندگی بسر کرے اور بیوی کے ساتھ لطف و مہربانی کرے اور اے میری امت! میں تم سب سے اپنے گھر میں بہتر زندگی بسر کرتا ہوں''۔

(ترمذی شریف جلد 1 صفحہ 72، مسند امام احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 208 رقم 10062، الترغیب والترہیب، جلد 3 صفحہ 49، کشف الغمہ، جلد 2 صفحہ 79)

حدیث نمبر۳: حضور پرنور ﷺ نے فرمایا اے میری اُمت! بیویوں کے حق میں میری اچھی نصیحت (Advice) پر عمل کرو (ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو) کیونکہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی لہٰذا وہ سیدھی نہیں رہ سکتی اگر تم اس کے ٹیڑھے پن کے ساتھ گزارا کر سکو تو کرو) اور اگر تم چاہو کہ وہ بالکل سیدھی ہو جائے تو وہ ٹوٹ جائے گی مگر سیدھی نہ ہوگی لہٰذا تم اپنی بیویوں کے بارے میں میری اچھی نصیحت پر عمل کرو اور ٹیڑھی کے ساتھ ہی گزارہ کرو۔

(مسلم شریف، جلد 1 صفحہ 475، الترغیب والترہیب، جلد 3 صفحہ 50، مشکوٰۃ شریف جلد صفحہ 280)

حدیث نمبر۴: حضور مکی مدنی سرکار ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی مسلمان اپنی ایماندار بیوی (Honest Wife) کے ساتھ بغض نہ رکھے کیونکہ اگر اس کی ایک خصلت تمہارے لئے ناپسند ہے تو دوسری خصلت اس کی پسندیدہ ہوگی۔

(مسلم شریف جلد 1 صفحہ 475، مسند امام احمد بن حنبل، جلد 8 صفحہ 290 رقم 8345، الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 55، سنن الکبریٰ للبیہقی جلد 2 صفحہ 295، کشف الغمہ جلد 2 صفحہ 79، مشکوٰۃ شریف صفحہ 280)

حدیث نمبر۵: حضور روحی فدا ﷺ نے فرمایا کہ

''جو خاوند اپنی بیوی کی بدخلقی پر صبر کرے اس کو اللہ عزوجل ایسا ثواب عطا کرے گا جیسے کہ ایوب (علیہ السلام) کو ان کی آزمائش پر صبر کرنے سے عطا ہوا اور جو بیوی اپنے خاوند کی بداخلاقی پر صبر کرے اس کو اللہ عزوجل ایسا ثواب عطا کرے گا جیسے کہ فرعون کی ایماندار بیوی آسیہ کو عطا ہوا''۔ (احیاء العلوم جلد 2 صفحہ 24)

نوٹ: اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایسا خاوند حضرت ایوب (علیہ السلام) کے درجے کو پہنچ گیا کیونکہ

غیر نبی کسی نبی (علیہ السلام) کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا اور اجر و ثواب میں مثال بھی صرف ترغیب کیلئے ہے کیونکہ تشبیہ من کل الوجوہ نہیں ہوا کرتی اور ترغیب و ترہیب کیلئے شریعت مطہرہ میں اس کے بے شمار نظائر (Examples) ہیں۔

اور مزید یہ ہے کہ حضرت امام غزالی (علیہ الرحمۃ) نے فرمایا کہ جان لینا چاہئے کہ بیوی کے ساتھ حسن سلوک یہی نہیں کہ اس کو تکلیف نہ دی جائے بلکہ حسن سلوک یہ ہے کہ بیوی جب طیش اور غصہ میں آئے اس کے غصے کو برداشت کیا جائے اور حتی الامکان حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔

حدیث نمبر٦: حضرت عرباض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور المبلغین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر خاوند اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اس پر بھی اس خاوند کو اجر و ثواب عطا ہوگا۔

(جامع صغیر جلد 1 صفحہ 48 رقم 680، کنز العمال جلد 16 صفحہ 275 رقم 44435، الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 64)

تشریح و توضیح:

اس حدیث مبارکہ سے ہمارے وہ اسلامی بھائی عبرت حاصل کریں جو گھر میں ساری ذمہ داریاں بیوی پر ہی ڈال دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ پانی پینا ہو تو خود نہیں پیتے بلکہ بیوی ہی پلائے اور اس کے علاوہ گھر سے باہر کسی دکان پر سبزی، دودھ یا دوسرے کام جو کہ شوہر ہی کرے تو بہتر رہتے ہیں۔ وہ بھی خود نہیں کرتے۔ وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم امت کے والی کے عمل سے نصیحت حاصل کریں۔ چنانچہ

حدیث نمبر٧: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے کام خود کرتے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کیلئے تشریف لے جاتے۔ (مشکوٰۃ شریف، صفحہ 519)

حدیث نمبر٨: حضرت عرباض رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اگر خاوند اپنی بیوی کو پانی پلائے تو اس کو اجر و ثواب ملے گا۔ یہ سن کر میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اسے پانی پلا کر حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک سنا دیا۔

(الترغیب والترہیب جلد 2 صفحہ 90)

اسی طرح اگر خاوند بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالے تو اس پر بھی اسے اجر و ثواب ملے گا۔

حدیث نمبر۹: حضرت مطلب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاوند بیوی آپس میں ہنسیں کھیلیں کیونکہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ تمہارے دین میں سختی ہو۔ (جامع صغیر جلد ۱ صفحہ 98 رقم 1582)

پیارے اسلامی بھائیو! انسان کو خاوند ہونے کی حیثیت سے چاہئے کہ بیوی کی ایذا رسانی کو احسن طریقے سے برداشت کرے۔ اس کے ساتھ مزاح، خوش طبعی کرے کہ یوں بیوی کا دل خوش ہو جائے گا اور یہ حضور سید تاباں صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ثابت ہے۔

خاوند کیلئے مقام عبرت:

حدیث نمبر۱۰: حضرت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گھر والوں (بیوی بچوں) پر تنگی کرنے والا بدترین انسان ہے۔

(جامع صغیر جلد 2 صفحہ 300 رقم 4778، کنز العمال جلد 16 صفحہ 375 رقم 44972، طبرانی اوسط، جلد 9 صفحہ 369 رقم 8793)

تشریح وتوضیح:

محترم اسلامی بھائیو! حدیث مذکورہ میں حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے اہل و عیال یعنی بیوی بچوں پر تنگی کرنے والا بدترین انسان ہے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنگی کرنے والا کیسے تنگی کرتا ہے۔ یہ سن کر حضور سید المبلغین، راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خاوند گھر میں داخل ہوتا ہے تو اس کی بیوی ڈر جاتی ہے اس کے بچے اس سے دور بھاگ جاتے ہیں اور اس سے اس کے نوکر اور غلام بھی سہم جاتے ہیں اور جب وہ گھر سے نکل جاتا ہے تو اس کی بیوی ہنسنے لگتی ہے (جیسے کہ اس سے مصیبت (Woe) ٹل گئی ہے) اور اس کے بچے اور نوکر و غلام راحت محسوس کرتے ہیں۔

(طبرانی الاوسط جلد 9 صفحہ 369)

ہمارے معاشرے کے ہر مسلمان کو حضور مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان عبرت نشان پر غور وخوص کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ کیا میں مذکورہ فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق تو نہیں بن رہا اور اگر ہے تو اپنے آپ کو درست کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

خاوند کو اپنے گھر والوں (بیوی بچوں) پر خرچ کرنے کا ثواب:

حدیث نمبر ۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدی و مرشدی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی مرد ایک دینار فی سبیل اللہ خرچ کرے اور ایک دینار غلام آزاد کرنے میں خرچ کرے اور ایک دینار کسی مسکین پر صدقہ کرے اور ایک دینار اپنے گھر والوں (بیوی بچوں) پر خرچ کرے تو ان سب میں زیادہ اجر و ثواب اس دینار کا ہے جو خاوند نے اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا۔

(مسلم شریف جلد 1 صفحہ 322، جامع صغیر جلد 2 صفحہ 258، الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 61، سنن الکبریٰ للبیہقی جلد 7 صفحہ 467)

حدیث نمبر ۱۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن مسلمان (خاوند) کی نیکی کے پلڑے میں جو چیز سب سے پہلے رکھی جائے گی۔ وہ نفقہ ہے جو اس نے اہل و عیال (بیوی، بچوں، رشتہ داروں) پر خرچ کیا ہوگا۔

(الترغیب والترہیب، جلد 2 صفحہ 689)

تشریح و توضیح:

ان مذکورہ دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ فی سبیل اللہ مال خرچ کرنے غلام آزاد کرنے مسکین پر خرچ کرنے بلکہ ان سب سے بڑھ کر ثواب گھر والوں یعنی بیوی بچوں پر خرچ کرنے سے ملتا ہے اور خاوند کیلئے بڑی سعادت (Felicity) کی بات یہ ہے کہ قیامت کے دن اس کے نیکیوں والے پلڑے میں وہ چیز رکھی جائے گی جو کہ اس نے اپنے اہل و عیال یعنی بیوی بچوں پر خرچ کی ہوگی۔ اس لئے ان سعادتوں اور انعامات کو پانے کیلئے خاوند کو چاہئے کہ وہ خرچ کرنے کے معاملے میں اپنے گھر والوں پر تنگی نہ کرے۔

اور بیوی کے حقوق میں سے یہ ہے کہ خاوند جب کھانا کھائے تو بیوی بچوں کے ساتھ مل کر کھائے۔

حضرت امام غزالی (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ جب مرد (خاوند) کھانا کھائے تو اپنے بیوی بچوں کو دستر خوان پر بٹھائے کیونکہ حضرت سفیان ثوری (رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ ہمارے پاس یہ مبارک بات پہنچی ہے کہ جو گھر والے اکٹھے کھانا کھاتے ہیں۔ ان پر اللہ عزوجل اور اس

کے فرشتے رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ (احیاء العلوم جلد 2 صفحہ 49)

ایک ضروری مسئلہ:

جب گھر کے تمام افراد ایک دستر خوان پر اکٹھے کھائیں تو کوئی اجنبی عورت ان کے ساتھ نہ کھائے۔ بیوی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ خاوند اپنی بیوی کے ساتھ بالکل بے تکلف نہ ہو جائے ورنہ خاوند کا بیوی پر سے رعب اٹھ جائے گا اور وہ خود بھی آداب شرع کی حدود (Boundaries) سے تجاوز کر جائے گی اور خاوند کو پیچھے لگا لے گی اور جہنم رسید کر دے گی۔ لہٰذا کوئی کام خلاف شرع دیکھے تو خاوند اپنی بیوی کو سختی سے منع کرے اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

حدیث نمبر ۱۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے (اے خاوند) کوڑا ایسی جگہ لٹکائے رکھو جہاں سے گھر والے (بیوی، بچے) اس کو دیکھتے رہیں کیونکہ یہ ان کیلئے ادیب ہے۔

(مصنف عبدالرزاق جلد 9 صفحہ 447 رقم 17963، کنز العمال جلد 16 صفحہ 371 رقم 44948)

حدیث نمبر ۱۴: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان عالی شان ہے کہ (خلاف شرع کاموں میں) عورتوں کی مرضی کے خلاف کرو کیونکہ اسی میں برکت ہے۔

(احیاء العلوم جلد 2 صفحہ 46)

تشریح و توضیح:

اس مذکورہ قول عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے معلوم ہوا کہ اگر خاوند خلاف شرع اپنی بیوی کی بات نہیں مانے گا تو اس میں برکت ہے اور اگر خلاف شرع کے کاموں مثلاً بے پردگی، بے مقصد اس کی ضروریات کو پورا کرنا، گھر میں VCR اور TV لے آنا اور والدین کی بات پر بیوی کو ترجیح دینا وغیرہ میں بیوی کی اطاعت کرے گا تو اللہ عزوجل کا نافرمان ہو کر دوزخ کا ایندھن (Fuel of Hell) بن جائے گا۔

بیوی کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو رزق حلال کھلائے۔ حرام کا لقمہ نہ کھلائے کیونکہ حرام کھانے والے کے متعلق سخت وعید ہے چنانچہ

حدیث نمبر۱۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید المبلغین راحت العاشقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جسم کی پرورش حرام مال سے ہوئی وہ دوزخ کا حقدار ہے۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ 242، مستدرک حاکم جلد 4 صفحہ 422، شعب الایمان جلد 5 صفحہ 57)

حدیث نمبر۱۶: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جسم جس کی پرورش حرام سے ہوئی وہ جنت میں نہ جاسکے گا۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ 243)

اور اللہ عزوجل قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَ اَھْلِیْکُمْ نَارًا۔

اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ جب اپنے اہل وعیال کو حرام کھلائے گا تو اللہ عزوجل کی حکم عدولی کرتے ہوئے بیوی بچوں کو دوزخ کا حقدار بنائے گا اور پھر قیامت کے دن بیوی بچے حرام کا لقمہ کھلانے والے باپ اور خاوند کے گریبان کو پکڑ کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش ہوں گے اور عرض کریں گے۔

یا اللہ عزوجل یہ ہمارا باپ ہے (بیوی کہے گی) یہ میرا خاوند ہے۔ اس نے ہمیں علم دین نہ پڑھایا اور ہمیں حرام کھلاتا رہا اور ہمیں معلوم نہیں تھا۔ لہٰذا ہمیں اس سے ہمارا حق دلایا جائے۔ اس مطالبہ پر ان بیوی بچوں کے حق میں فیصلہ دیا جائے گا۔ (بیوی، بچوں کو باپ اور خاوند سے حق دلایا جائے گا) (احیاء العلوم جلد 2 صفحہ 34)

ایک نصیحت آموز واقعہ:

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا ایک دوست اور اس کی بیوی دوزخ میں ہیں اور میں نے دیکھا ایک ہنڈیا ہے۔ اس میں کھولتا ہوا گندھک (Sulphur) ہے۔ میرے دوست کی بیوی نے مجھے بتایا کہ یہ آپ کے دوست کے پینے کی چیز ہے۔ اس پر میں نے دوست کی بیوی سے پوچھا کہ میرے اس دوست کو یہ سزا کیوں ملی؟ حالانکہ یہ نیک آدمی تھا۔ اس سوال پر دوست کی بیوی نے بتایا کہ میرا خاوند اگرچہ نیک تھا۔ مگر یہ مال اکٹھا کیا کرتا تھا اور یہ نہیں دیکھتا تھا کہ یہ حلال ہے یا

حرام، یہ جائز ہے یا ناجائز اس وجہ سے اسے یہ سزا ملی۔ (سعادت الدارین صفحہ 118)

ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ خاوند ہونے کی حیثیت سے اپنے بیوی بچوں کو حرام نہ کھلائے ورنہ قیامت کے دن چھٹکارا مشکل ہو جائے گا۔

مقام عبرت:

پیارے اسلامی بھائیو! بہنوں دکھ اس بات کا ہے کہ آج مسلمان کی سوچ غیر مسلموں کی سی ہوگئی ہے کیونکہ کافر لوگ صرف ظاہری دنیا کو جانتے ہیں وہ آخرت سے بے خبر ہیں۔ آج کا مسلمان بھی صرف اور صرف دنیا کو اپنا تا ہے اور آج کے مسلمان نے بیوی بچوں کے حقوق کو پورے کرنے کیلئے حلال وحرام کی تمیز (Distinetion) ہی اٹھا دی ہے۔ ادھر نمازیں بھی ہو رہی ہیں۔ فرضی روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے بھی ہیں اور تسبیح بھی چل رہی ہے۔ ادھر رشوت بھی عروج پر ہے۔ دھوکا فریب سے بھی مال کمایا جا رہا ہے۔ سود کا لین دین بھی چل رہا ہے۔ حالانکہ سود کا اتنا وبال ہے کہ الامان الحفیظ۔

حدیث نمبر۱۷: حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کا ایک درہم جان بوجھ کر کھانا یہ چھتیس بار زنا کرنے سے بدتر ہے۔

(مشکوۃ شریف صفحہ 246)

حدیث نمبر۱۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدی و مرشدی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کھانے والے پر لکھنے والے پر گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا یہ گناہ میں برابر ہیں

(مشکوۃ شریف، صفحہ 244)

اے آج کے مسلمان ذرا اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہوئے سوچ کہ جن بیوی بچوں کی خاطر تو حرام کماتا ہے۔ وہی بیوی بچے قیامت کے دن اس حرام کھلانے سے تیری گردن پکڑیں ذرا جاگ مسلمان جاگ کیا یہ عقلمندی ہے کیا تجھے ہوش نہیں آتی کیا تجھے دنیا کی محبت نے اتنا ہی اندھا کر دیا۔

دلا غافل نہ ہو یک دم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے
باغیچے چھوڑ کر خالی زمین اندر سمانا ہے

نہ بیلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی
تو کیوں پھرتا ہے سودائی عمل نے کام آنا ہے

غلام ایک دم نہ کر غفلت حیاتی پر نہ ہو غزہ
خدا عزوجل کی یاد کر ہر دم کہ جس نے کام آنا ہے

(از رسالہ غفلت صفحہ 6-از امیر اہل سنت مدظلہ)

خاوند بیوی کے مشترکہ حقوق:

خاوند اور بیوی کے حقوق میں سے بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ جو صرف خاوند کو ادا کرنے ہوتے ہیں اور بعض صرف بیوی کو ادا کرنے ہوتے ہیں اور بعض دونوں کو خاوند کو اگر بیوی کہے مجھے گھر میں ٹی وی اور وی سی آر اور کیبل لگوا دے کہے تم اپنی داڑھی کاٹ دو، نماز نہ پڑھا کرو، دینی اجتماعات پر نہ جایا کرو وغیرہ وغیرہ کاموں کے متعلق کہے تو خاوند کو چاہئے کہ بالکل انکار کردے کیونکہ

حدیث نمبر ۱۹: حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرکار مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کام میں اللہ عزوجل کی نافرمانی لازم آتی ہو وہاں کسی کی بھی مخلوق میں سے اطاعت (پیروی) نہیں کی جائے گی۔

(مشکوۃ شریف صفحہ 321، جامع صغیر جلد 2 صفحہ 585)

اس لئے معلوم ہوا کہ خاوند، بیوی حرام کاموں میں، اللہ عزوجل کو ناراض کرنے والے کاموں میں کسی کی بھی بات نہیں ماننی چاہئے۔ چاہے وہ خاوند ہو چاہے وہ بیوی ہو، چاہے وہ والدین، استاد و پیر و مرشد ہوں، اللہ عزوجل ہمیں دین اسلام پر چلنے والا بنائے۔ آمین۔

اور اس کے علاوہ بیوی کے حق میں سے یہ بھی ہے کہ نیک کاممیں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون فرمائیں جیسا کہ

حدیث نمبر ۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل اس بندے پر رحمت نازل کرے جو رات کو تہجد کیلئے اٹھا اور نماز تہجد پڑھی اور اپنی

بیوی کو بھی اٹھایا اور اس نے بھی نماز تہجد پڑھی اور اگر بیوی نہ اٹھے تو خاوند اپنی بیوی کے منہ پر پانی کا چھینٹا مارے۔ اللہ ﷻ رحمت کرے اس عورت پر جو رات کو تہجد کیلئے اٹھی اور تہجد پڑھی اور خاوند کو بھی جگایا اور اگر خاوند نہ اٹھے تو بیوی اپنے خاوند کے منہ پر پانی کا چھینٹا لگائے (تا کہ وہ اٹھ کر نماز تہجد پڑھے) اور اسی طرح دوسرے تمام اچھے کاموں میں خاوند بیوی ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں کیونکہ قرآن پاک میں اللہ ﷻ فرماتا ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ نیک کام میں تعاون کرو۔ (مشکوۃ شریف صفحہ 109)

اور بیوی دونوں کو مشترکہ طور پر ادا کرنے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ خاوند بیوی ایک دوسرے کو نام لے کر نہ پکاریں یہ شریعت میں ناپسند (Disapproved) ہے اس لئے ایسا نہیں ہونا چاہئے۔

اور اس کے علاوہ خاوند بیوی کے مشترکہ حقوق میں سے یہ ہے کہ ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں کیونکہ

حدیث نمبر ۷۱: حضور سید دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ غیبت زنا سے بدتر ہے۔

(مشکوۃ شریف صفحہ 415، الترغیب والترہیب جلد 3 صفحہ 511)

ایک قابل تقلید واقعہ:

ایک بزرگ (علیہ الرحمۃ) کی بیوی کی طبیعت کرخت تھی جس کی بنا پر آپس میں ناچاقی رہتی۔ کسی دوست نے اس بزرگ سے پوچھ لیا کہ آپ کی بیوی کیسی ہے تو فرمایا وہ میری بیوی ہے لہٰذا میں اس کی غیبت کیوں کروں بعد میں اس بزرگ نے طلاق دے دی تو پھر اسی دوست نے پوچھا اب تو وہ آپ کی بیوی نہیں رہی اب آپ اس کے متعلق کچھ بتائیں یہ سن کر فرمایا اب میرا اس سے کوئی تعلق نہیں رہا لہٰذا میں کیوں کسی بیگانی عورت کی غیبت کروں۔

تو پتہ چلا کہ کبھی بھی خاوند بیوی ایک دوسرے کی برائی کسی کے سامنے بیان نہ کریں۔ عموماً عورتوں کو عادت ہوتی ہے کہ جگہ جگہ خاوند کی برائی بیان کرتی ہیں ان کو اس واقعہ سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

اور اس کے علاوہ خاوند اور بیوی کے مشترکہ حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ ایک دوسرے

کو کسی خلاف شرع کام پر نہ اکسائیں اور اگر بالفرض خاوند بیوی کو خلاف شرع کام کرنے کے متعلق کہے مثلاً خاوند بیوی سے کہے کہ تو بے پردگی کر، فیشن کیا کر، باریک لباس پہنا کر جس سے جسم نظر آئے وغیرہ وغیرہ تو بیوی کو چاہئے کہ بالکل انکار کر دے اور اگر اسی طرح بیوی خاوند کو خلاف شرح کام کرنے کے متعلق کہے تو خاوند انکار کر دے۔

اور اس کے علاوہ خاوند اور بیوی کے مشترکہ حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ خاوند بیوی جنسی تعلق یعنی آپس کے ملاپ کا کسی کے سامنے ذکر نہ کریں۔ نہ خاوند کسی کے سامنے بیان کرے اور نہ ہی بیوی کسی عورت کے سامنے بیان کرے کیونکہ حدیث رسول ﷺ میں اس کی سخت ممانعت (Prohibition) آئی ہے اور ایسے لوگوں کو بدترین کہا گیا ہے۔ جیسا کہ

حدیث نمبر۲۲: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سے بدترین وہ خاوند اور بیوی ہیں جو آپس میں ہم بستر ہوتے ہیں اور پھر ایک دوسرے کے کردار کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں۔

(مسلم شریف جلد 1 صفحہ 464، مشکوٰۃ شریف صفحہ 276)

اللہ عزوجل ہمیں اس سے بچنے کی توفیق دے۔ آمین اور خاوند اور بیوی کے مشترکہ حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اپنی اولاد کی شادی کسی بد مذہب، بے ادب، گستاخ رسول ﷺ اور کسی شرابی بدکردار کے ساتھ نہ کریں۔ اسی لئے تو حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ

حدیث نمبر۲۳: حضور سید المبلغین ﷺ نے فرمایا کہ اے میری امت تم بدعقیدہ لوگوں سے بچو اور ان کو اپنے سے دور رکھو کہیں تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور کہیں تمہیں فتنہ میں مبتلا نہ کر دیں۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 28)

اس لئے خاوند بیوی کو چاہئے کہ اپنی اولاد کی شادی اچھے گھر اور اچھے خاندان میں کرے اور اس کے علاوہ جب کسی نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی ظالم یا فاسق یا بد مذہب یا کسی شرابی سے کر دیا تو اس نے اپنے مذہب کا نقصان کیا اور اسے اپنے رب عزوجل کی ناراضگی میں پیش کر دیا۔ (احیاء العلوم جلد 2 صفحہ 43)

مدنی التجا:

موجودہ دور میں کچھ جاہلیت کی بری رسمیں لوٹ آئی ہیں۔ ان رسموں میں ایک یہ بھی ہے کہ برادری سے رشتہ باہر نہیں کرنا خواہ کسی شرابی بدمعاش، سود خور، دنیادار بلکہ کسی بے ادب بدعقیدہ سے کرنا پڑے تو رشتہ کر دیتے ہیں مگر برادری سے باہر نہیں کرتے حالانکہ حکم یہ ہے کہ کوئی دیندار اچھے اخلاق والا رشتہ ملے تو اسے ترجیح دو چنانچہ

حدیث نمبر ۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے کہ نکاح میں چار باتوں کا لحاظ رکھو۔

(i) مال (ii) برادری (iii) حسن و جمال (iv) دین۔

لہٰذا اے میری امت تم دین کو ترجیح دو۔

(مشکوٰۃ شریف صفحہ 267، الترغیب والترہیب، جلد 3 صفحہ 45)

اللہ عزوجل ہمیں توفیق دے کہ سنت کے مطابق ہم زندگی گزارنے کی کوشش کریں۔

باب نمبر 3:

بچوں کی پیدائش، تربیت اور دیگر معمولات

ماں کیلئے خوشخبری:

حدیث نمبر٤٦: ایک مرتبہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرور، دو جہاں کے تاجوَر، سلطان بحر و بر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے عورتوں سے ارشاد فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی نہیں کہ جب وہ اپنے شوہر سے حاملہ ہو اور وہ شوہر اس سے راضی ہو تو اس کو ایسا ثواب عطا کیا جاتا ہے جیسا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں روزہ رکھنے اور شب بیداری کرنے والے کو ملتا ہے، اور اسے دردِ زِہ (یعنی وقتِ ولادت کی تکلیف) پہنچنے پر ایسے ایسے انعامات دیئے جائیں گے کہ جن پر آسمان و زمین والوں میں سے کسی کو مطلع نہیں کیا گیا، اور وہ بچے کو جتنا دودھ پلائے گی تو ہر گھونٹ کے بدلے ایک نیکی عطا کی جائے گی اور اگر اسے بچے کی وجہ سے رات کو جاگنا پڑے تو اسے راہِ خدا عزّ جل میں 70 غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

(الجامع الصغیر الحدیث 1592 جلد 1 صفحہ 99)

اچھی اچھی نیتیں کیجئے

والدین بالخصوص والد کو چاہئے کہ اپنی اولاد کیلئے اچھی اچھی نیتیں کرے۔

(از شیخ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ)

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهٖ۔

''مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے''۔

(المعجم الکبیر للطبرانی الحدیث: 5942 جلد 6 صفحہ 185)

دو مدنی پھول:

1- بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

2- جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1- اپنی اولاد کی سنت کے مطابق تربیت کروں گا۔
2- جب بچہ پیدا ہوا تو سیدھے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہوں گا۔
3- بچی پیدا ہونے پر ناخوشی نہیں کروں گا بلکہ نعمت الٰہیہ جان کر شکر الٰہی عزوجل بجالاؤں گا۔
4- کسی بزرگ سے اس کی تَحْنِیْک کراؤں گا۔ (یعنی ان سے درخواست کروں گا کہ وہ چھوہارا یا کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے تالو پر لگادیں)
5- اگر لڑکا ہوا تو حصولِ برکت کیلئے اس کا نام ''محمد'' یا ''احمد'' رکھوں گا۔
6- ساتھ ہی پکارنے کیلئے بزرگوں سے نسبت والا بھی کوئی نام رکھ لوں گا۔
7- حتیٰ الامکان اس کے نام ''محمد'' یا ''احمد'' کی نسبت سے اس کی تعظیم کروں گا۔
8- انہیں کسی جامعِ شرائط پیر صاحب کا مرید بناؤں گا۔
9- ساتویں دن اس کا عقیقہ کروں گا۔ (یومِ پیدائش کے بعد آنے والا ہر اگلا دن اُس کے لئے ساتواں دن ہوتا ہے مثلاً پیر شریف کو بچہ پیدا ہوا تو زندگی کیھر اتوار اس کا ساتواں دن ہے)
10- سر کے بال اتروا کر ان کے برابر چاندی تول کر خیرات کروں گا۔
11- اولاد کو حلال کمائی سے کھلاؤں گا۔
12- حرام کمائی سے بچاؤں گا۔
13- انہیں بہلانے کیلئے جھوٹا وعدہ (Promise) کرنے سے بچوں گا۔
14- اپنے تمام بچوں سے یکساں سلوک کروں گا۔
15- انہیں علمِ دین سکھاؤں گا۔
16- نافرمانی کا احتمال رکھنے والا کام حکماً نہیں فقط بطور مشورہ کہہ کر انہیں نافرمانی کی آفت سے بچاؤں گا۔
17- اگر کبھی میں نے انہیں کوئی کام (حکماً) کہا اور انہوں نے نہ کیا یا نافرمانی کر کے میرا دل دکھایا تو ان کو معاف کر دوں گا۔ (ماں باپ معاف کر بھی دیں تب بھی اولاد کو توبہ کرنی ہوگی کیوں کہ والدین کی نافرمانی میں اللہ عزوجل کی بھی نافرمانی ہے)

18- وقتاً فوقتاً اولاد کے نیک بننے اور بے حساب بخشے جانے کی دعا کرتا رہوں گا۔

19- بالغ ہونے پر جلد تر شادی کی ترکیب کروں گا۔

زمانۂ حمل کی احتیاطیں

چونکہ زمانۂ حمل کے معاملات بچے کی شخصیت پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں اس لئے ماں کو چاہئے کہ خصوصاً زمانہ حمل میں اپنے افکار وخیالات کو پاکیزہ رکھنے کی کوشش کرے۔ اگر وہ یہ زمانہ کیبل اور وی، سی آر پر فلمیں ڈرامے دیکھتے ہوئے گزارے گی تو شکم میں پلنے والی اولاد پر جو اثرات مرتب ہوں گے وہ اولاد کے باشعور ہونے پر بآسانی ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ جب تک مائیں عبادت وریاضت کا شوق اور تلاوتِ قرآن کا ذوق رکھنے والی ہوتی تھیں ان کی گود میں پلنے والی اولاد بھی علم وعمل کا پیکر اور خوفِ خدا عزوجل کا مظہر ہوا کرتی تھی۔ جب ماؤں نے نماز ترک کرنا اپنا معمول، فیشن کو اپنا شعار اور بے پردگی کو اپنا وقار بنالیا تو اولادیں بھی اسی ڈگر پر چل نکلیں اور فحاشی وعریانی اور بے راہ روی کا سیلاب حیا کو بہا کرلے گیا۔ الا ما شاء اللہ۔

بہر حال ماں کو چاہئے کہ

1- نیک اعمال کی کثرت کرے کہ والدین کی نیکیوں کی برکتیں اولاد کو ملتی ہیں۔ (نیک اعمال کے فضائل جاننے کیلئے "جنت میں لے جانے والے اعمال"۔ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کا مطالعہ کیجئے)

2- نمازوں کی پابندی کرتی رہے، ہرگز ہرگز سستی نہ کرے کہ ایسی حالت میں نماز معاف نہیں ہوجاتی۔

3- اس مرحلے پر تلاوتِ قرآن کرے کہ ہماری مقدس بیبیاں اس حالت میں بھی نورِ قرآن سے اپنے قلوب کو منور کیا کرتی تھیں۔

پندرہ پارے سنادیئے:

حضور سیدنا خواجہ قطب الحق والدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر جس دن چار برس چار

مہینے چار دن کی ہوئی۔ تقریب بسم اللہ مقرر ہوئی تو وہ بھی بلائے گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ بھی موجود تھے، بسم اللہ پڑھانا چاہی مگر الہام (Revelation) ہوا کہ ٹھہرو! حمید الدین ناگوری آتا ہے وہ پڑھائے گا۔ ادھر ناگور (میں) قاضی حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ کو الہام ہوا کہ جلد جا! میرے ایک بندے کو بسم اللہ پڑھا۔ قاضی صاحب فوراً تشریف لائے اور آپ سے فرمایا: ''صاحبزادے پڑھیے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o آپ نے پڑھا: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اور شروع سے لے کر پندرہ پارے حفظ سنا دیے۔ حضرت قاضی صاحب اور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما نے فرمایا: ''صاحبزادے آگے پڑھیے'' فرمایا: ''میں نے اپنی ماں کے شکم میں اتنے ہی سنے تھے اور اسی قدر ان کو یاد تھے وہ مجھے بھی یاد ہو گئے''۔ (الملفوظ حصہ 4 صفحہ 415)

4- اس حالت میں بالخصوص رزقِ حلال استعمال کرے تاکہ بچے پر گوشت پوست حلال غذا سے بنے۔

مشتبہ غذا نکالنا پڑتی:

حضرت سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ ''جس وقت بایزید میرے شکم میں تھا تو اگر کوئی مشتبہ غذا میرے شکم میں چلی جاتی تو اس قدر بے چینی ہوتی کہ مجھے حلق میں انگلی ڈال کر نکالنا پڑتی''۔ (تذکرۃ الاولیاء، ذکر بایزید بسطامی صفحہ 129)

معذرت کرنا پڑی:

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ پیدائشی متقی تھے، ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا نے ایام حمل میں ہمسایہ (Neighbour) کی کوئی چیز بلا اجازت منہ میں رکھ لی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پیٹ میں تڑپنا شروع کر دیا اور جب تک انہوں نے ہمسایہ سے معذرت طلب نہ کی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اضطراب ختم نہ ہوا''۔ (تذکرۃ الاولیاء، ذکر سفیان ثوری، صفحہ 174)

5- کھانے پینے، لباس، چلنے، بیٹھنے، سونے وغیرہ کے معاملات میں سنتوں پر عمل کرے۔

6- زبان کی احتیاط اپناتے ہوئے جھوٹ، غیبت، چغلی وغیرہ گناہوں سے بچتی رہے۔

7- صدقہ و خیرات کی کثرت کرے کہ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔

حدیث نمبر۴۷: حضرتِ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ دینے میں جلدی کیا کرو کیونکہ بلاء صدقہ سے آگے نہیں بڑھ سکتی''۔

8- بعض اسلامی بہنیں حالتِ حمل میں اپنے کمرے میں کسی بچے یا بچی کی تصویر لگا لیتی ہیں۔ یاد رکھئے کہ مکان میں ذی روح کی تصویر لگانا جائز نہیں۔(بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 208) اور جس گھر میں جاندار کی تصاویر ہوں وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

حدیث نمبر۴۸: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو''۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی باب شہود الملائکۃ بدراً الحدیث 4002 جلد 3 صفحہ 19)

اگر دیکھنا ہی ہے تو پیارا پیارا کعبہ شریف اور سبز گنبد کے جلوے دیکھئے اور گھر میں اسلامی تصاویر آویزاں کیجئے۔

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھئے
قصرِ شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

9- دعاؤں کی کثرت کرے کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ حضرت سیدتنا مریم رضی اللہ عنہا کی والدہ نے بھی اس حالت میں دعا کی تھی۔ چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰىؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْؕ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰىۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

(پ۳ ال عمران 36)

''اے رب میرے یہ تو میں نے لڑکی جنی اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ جنی اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں اور میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندے ہوئے شیطان سے''۔(کنز الایمان)

ماں بننے والی چاہے تو اس طرح بھی دعا مانگ سکتی ہے:

یا اللہ عزوجل! تیرا کروڑہا کروڑ شکر کہ تو نے مجھے یہ عظیم نعمت عطا فرمائی، یا اللہ عزوجل! اس کی

پیدائش میں آسانیاں نصیب فرما، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو اسے اپنا اطاعت گزار اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانبردار بنا، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو اس کو متقی پرہیز گار اور مخلص عاشقِ رسول بنا، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو اسے سنتوں کا مبلغ بنا، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! تُو اس کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے درازیٔ عمر بالخیر عطا فرما، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے ایمان کی حالت (Condition) میں شہادت کی موت نصیب کرنا۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم!۔

عظیم ماں:

محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا اکثر فرمایا کرتی تھیں: ''ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ میرا یہ لاڈلا بچہ عظیم شخصیت کا مالک ہوگا'' اور یہ دعا بھی کرتیں: ''تمہارا نام سردار ہے، اللہ تعالیٰ تجھے دین و دنیا کا سردار بنائے'' اور دنیا نے دیکھا کہ آپ کی عظیم ماں کی دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسم با مسمّٰی بنا دیا۔

(حیاتِ محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 30)

10- بعض ماں باپ یہ جاننے کی جستجو میں رہتے ہیں کہ پیٹ میں بچہ ہے یا بچی؟ اس کیلئے الٹرا ساؤنڈ بھی کروا ڈالتے ہیں۔ پھر اپنی خواہش کے برعکس نتیجہ نکلنے پر (معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ) خصوصاً بیٹی ہونے کی صورت میں حمل ضائع کروانے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور یوں اپنے بدترین جاہل ہونے کا ثبوت دیتے ہیں کیونکہ جتنی بھی سائنسی تحقیقات ہوتی ہیں ان کی بنیاد گمان پر ہوتی ہے انہیں کسی بھی طرح سے یقینی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس لئے ہوسکتا ہے کہ آپ کو جو بتایا گیا، حقیقت اس کے برعکس ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد کے سلسلے میں رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پر راضی رہنے میں ہی عافیت ہے، ایسا نہ ہو کہ بیٹی کی پیدائش پر اس کی ماں سے ناروا سلوک کرنے کی بنا پر رب تعالیٰ کی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑے۔ اس ضمن میں ایک عبرت ناک سچا واقعہ ملاحظہ فرمایئے:

کشمیر کے کسی علاقے میں ایک شخص کی 5 بچیاں تھیں۔ چھٹی بار ولادت ہونے والی تھی۔ اس نے ایک دن اپنی بیوی سے کہا: کہ اگر اب کی بار بھی تو نے بچی کو جنا تو میں تجھے نومولود بچی سمیت قتل کردوں گا۔ رمضان المبارک کی تیسری شب پھر بچی ہی کی ولادت

ہوئی۔ صبح کے وقت بچی کی ماں کی چیخ و پکار کی پرواہ کیے بغیر اس بے رحم باپ نے (معاذ اللہ عزوجل) اپنی پھول جیسی زندہ بچی کو اٹھا کر پریشر کُکر میں ڈال کر چولہے پر چڑھا دیا۔ یکا یک پریشر ککر پھٹا اور ساتھ ہی خوفناک زلزلہ آ گیا، دیکھتے ہی دیکھتے وہ ظالم شخص زمین کے اندر دھنس گیا۔ بچی کی ماں کو زخمی حالت میں بچا لیا گیا اور غالباً اسی کے ذریعے اس دردناک قصے کا انکشاف ہوا۔ (الامان والحفیظ) (''زلزلہ اور اس کے اسباب'' از امیر اہلسنت مدظلہ العالی صفحہ 51)

اس کے برعکس نیکیوں میں مشغول ہو جانے والوں پر رحمتِ الٰہی عزوجل کی چھما چھم برسات ہوتی ہے، چند بہاریں ملاحظہ ہوں:

اولادِ نرینہ مل گئی:

ایک اسلامی بھائی کی دو بیٹیاں تھیں۔ وہ اولادِ نرینہ سے محروم ہونے کی وجہ سے افسردہ رہا کرتے تھے۔ ان کی بچیوں کی امی پھر امید سے تھیں۔ کسی اسلامی بھائی کے مشورے پر انہوں نے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے میں 30 دن کیلئے سفر اختیار کیا کہ اس کی برکت سے ان کے گھر بیٹا پیدا ہوا۔ اللہ عزوجل کی شان دیکھئے کہ ابھی تیس دن پورے بھی نہ ہوئے تھے کہ انہیں سفر ہی کے دوران بیٹے کی ولادت کی خوشخبری مل گئی۔ جب وہ راہِ خدا عزوجل میں تیس دن کے سفر کے بعد گھر لوٹے تو عجیب منظر تھا گھر میں خوشی ہی خوشی سے جھوم رہی تھی۔ ان کے ہاتھوں میں مدنی منا اور ان کے چہرے پر جگمگاتی داڑھی شریف اور سر پر سبز سبز عمامے کا تاج سجا ہوا تھا۔

ان کا دیوانہ عمامہ اور زُلف و ریش میں
واہ! دیکھو تو سہی لگتا ہے کتنا شاندار

(دعوتِ اسلامی کی بہاریں قسط اول صفحہ 15)

اولاد مل گئی:

ایک اسلامی بھائی تقریباً 25 سال سے بے اولاد تھے۔ دعوتِ اسلامی کا بین الاقوامی اجتماع ہونے والا تھا۔ ایک مبلغ نے انہیں اجتماع میں شرکت کی ترغیب دلاتے ہوئے ڈھارس دی کہ آپ اجتماع میں شریک ہو کر دعا کرنا، وہاں بہت سارے عاشقانِ رسول جمع ہوتے ہیں اور نیک لوگوں کے قرب میں دعا قبول ہوتی ہے۔ آپ بھی وہاں اولاد کی خیرات

مانگ لینا۔ یہ بات ان کی سمجھ میں آگئی اور وہ اجتماع میں حاضر ہو گئے۔ وہاں دعا مانگنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اولاد سے نواز دیا۔ (دعوتِ اسلامی کی بہاریں حصہ اول صفحہ 15)

بغیر آپریشن کے اولاد نصیب ہوگئی:

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ فیضانِ سنت (جلد اول) میں لکھتے ہیں:

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول، سنتوں بھرے اجتماعات اور مدنی قافلوں کی بھی کیا خوب بہاریں اور برکتیں ہیں۔ چنانچہ حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لباب ہے، غالباً 1998ء کا واقعہ ہے، میری اہلیہ امید سے تھیں، دن بھی ''پورے'' ہو گئے تھے۔ ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ شاید آپریشن کرنا پڑے گا۔ تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا بین الاقوامی تین روزہ سنتوں بھرا اجتماع (صحرائے مدینہ ملتان) قریب تھا۔ اجتماع کے بعد سنتوں کی تربیت کے 30 دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سفر کی میری نیت تھی۔ اجتماع کیلئے روانگی کے وقت، سامانِ قافلہ ساتھ لے کر ہسپتال پہنچا، چونکہ خاندان کے دیگر افراد تعاون کیلئے موجود تھے، اہلیہ محترمہ نے اشکبار آنکھوں سے مجھے سنتوں بھرے اجتماع (ملتان) کیلئے الوداع کیا۔ میرا ذہن یہ بنا ہوا تھا کہ اب تو مجھے بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع اور پھر وہاں سے 30 دن کے مدنی قافلے میں ضرور سفر کرنا ہے کہ کاش! اس کی برکت سے عافیت کے ساتھ ولادت ہو جائے۔ مجھ غریب کے پاس تو آپریشن کے اخراجات بھی نہیں تھے! بہر حال میں مدینۃ الاولیا ملتان شریف حاضر ہو گیا۔ سنتوں بھرے اجتماع میں خوب دعائیں مانگیں۔ اجتماع کی اختتامی رقت انگیز دعا کے بعد میں نے گھر پر فون کیا تو میری امی جان نے فرمایا: مبارک ہو! گزشتہ رات ربِ کائنات عزوجل نے بغیر آپریشن کے تمہیں چاند سی مدنی منی عطا فرمائی ہے۔ میں نے خوشی سے جھومتے ہوئے عرض کی، امی جان! میرے لئے کیا حکم ہے؟ آجاؤں یا 30 دن کیلئے مدنی قافلے کا مسافر بنوں؟ امی جان نے فرمایا: ''بیٹا بے فکر ہو کر مدنی قافلے میں سفر کرو''۔

اپنی مدنی منی کی زیارت کی حسرت دل میں دبائے الحمد للہ عزوجل میں 30 دن کے مدنی

قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ الحمد للہ عزوجل مدنی قافلے میں سفر کی نیت کی برکت سے میری مشکل آسان ہو گئی تھی مدنی قافلوں کی بہاروں کی برکت کے سبب گھر والوں کا بہت زبردست مدنی ذہن بن گیا، حتیٰ کہ میرے بچوں کی امی کا کہنا ہے، جب آپ مدنی قافلے کے مسافر ہوتے ہیں میں بچوں سمیت اپنے آپ کو محفوظ (Safe) تصور کرتی ہوں۔

آپریشن نہ ہو، کوئی الجھن نہ ہو
غم کے سائے ڈھلیں، قافلے میں چلو

بیوی بچے سبھی، خوب پائیں خوشی
خیریت سے رہیں، قافلے میں چلو

(فیضان سنت باب فیضان رمضان احکام روزہ جلد 1 صفحہ 943)

مدنی منے کی آمد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت اسلامی میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ ایک بار سفر کر کے تجربہ کر لیجئے اِن شاء اللہ عزوجل آپ کو وہ وہ دینی منافع حاصل ہوں گے کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مدنی قافلے کی مزید ایک اور بہار گوش گزار کی جاتی ہے۔ چنانچہ قصبہ کالونی (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: ''ہمارے خاندان میں لڑکیاں کافی تھیں، چچا جان کے یہاں سات لڑکیاں تو بڑے بھائی جان کے یہاں 9 لڑکیاں! میری شادی ہوئی تو میرے یہاں بھی لڑکی کی وِلادت ہوئی۔ سب کو تشویش سی ہونے لگی اور آج کل کے ایک عام ذہن کے مُطابق سب کو وہم سا ہونے لگا کہ کسی نے جادو کر کے اولادِ نرینہ کا سلسلہ بند کروا دیا ہے! میں نے نیت کی کہ میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو 30 دن کے مدنی قافلے میں سفر کروں گا۔ میری مدنی مُنی کی امی نے ایک بار خواب دیکھا کہ آسمان سے کوئی کاغذ کا پُرزہ ان کے قریب آکر گرا، اُٹھا کر دیکھا تو اُس پر لکھا تھا۔ بلال: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ 30 دن کے مدنی قافلے کی (نیت کی) برکت سے میرے یہاں مدنی مُنے کی آمد ہو گئی! نہ صرف ایک بلکہ آگے چل کر یکے بعد دیگر دو مدنی مُنے مزید پیدا

ہوئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم دیکھئے! 30 دن کے مدنی قافلے کی برکت صرف مجھ تک محدود نہ رہی۔ ہمارے خاندان میں جو بھی اولادِ نرینہ سے محروم تھا سب کے یہاں خوشیوں کی بہاریں لٹاتے ہوئے مدنی مُنّے تولد ہوئے۔ یہ بیان دیتے وقت الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ میں علاقائی مدنی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے مدنی قافلوں کی بہاریں لُٹانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

آکے تم با ادب، دیکھ لو فضلِ رب
مدنی مُنّے ملیں، قافلے میں چلو
کھوٹی قسمت کھری، گود ہو گی ہری
مُنّا منّی ملیں، قافلے میں چلو

(فیضانِ سنت باب فیضان رمضان احکام روزہ جلد 1 صفحہ 1061 بالتصرف ما)

منہ مانگی مُراد نہ ملنا بھی انعام

(شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی اپنی مایہ ناز تالیف فیضان سنت میں اس حکایت نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے مدنی قافلے کی برکت سے کس طرح مَن کی مرادیں بر آتی ہیں! اُمیدوں کی سوکھی کھیتیاں ہری ہو جاتی ہیں، دلوں کی مردہ کلیاں کھل اٹھتی ہیں اور خانماں بربادوں کی خوشیاں لوٹ آتی ہیں۔ مگر یہ ذہن میں رہے کہ ضروری نہیں ہر ایک کی دلی مراد لازمی ہی پوری ہو۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ بندہ جو طلب کرتا ہے وہ اُس کے حق میں بہتر نہیں ہوتا اور اُس کا سوال پورا نہیں کیا جاتا۔ اُس کی منہ مانگی مُراد نہ ملنا ہی اُس کیلئے انعام ہوتا ہے۔ مثلاً یہی کہ وہ اولادِ نرینہ مانگتا ہے مگر اُس کو مدنی مُنیوں سے نوازا جاتا ہے اور یہی اُس کے حق میں بہتر بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ پارہ دوسرا سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 216 میں رب العباد عَزَّوَجَلَّ کا ارشاد حقیقت بنیاد ہے:

عَسٰٓی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْـًٔا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ

''قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو''۔

(کنز الایمان)

دربارِ مشتاق سے کرم:

الحمد للہ عزوجل! صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی میں ''دربارِ مشتاق'' مرجع خلائق ہے، اسلامی بھائی دور دور سے آتے اور فیض پاتے ہیں۔ چنانچہ ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح تحریر پیش کی، میرے گھر میں ''امید'' سے تھیں۔ میڈیکل رپوٹ کے مطابق بیٹی کی آمد ہونے والی تھی مگر مجھے ''بیٹے'' کی آرزو تھی کیوں کہ ایک بیٹی پہلے ہی گھر میں موجود تھی۔ میں نے صحرائے مدینہ میں آکر دربار مشتاق علیہ رحمۃ الرزاق میں حاضری دی اور بارگاہ الٰہی عزوجل میں دعا مانگی۔ میڈیکل رپوٹ غلط ثابت ہوگئی اور الحمد للہ عزوجل ہمارے گھر میں چاند سا چہرہ چمکاتا خوشیوں کے پھول لٹاتا مدنی منا تشریف لے آیا۔ (فیضانِ سنت باب آداب طعام جلد 1 صفحہ 638)

زچہ و بچہ کی حفاظت کا روحانی نسخہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کسی کاغذ پر 55 بار لکھ کر (یا لکھوا کر) حسب ضرورت تعویذ کی طرح تہ کر کے موم جامہ یا پلاسٹک کوٹنگ کروا کر کپڑے یا ریگزین یا چمڑے میں سی کر حاملہ گلے میں پہن یا بازو میں باندھ لے اِن شاء اللہ عزوجل حمل کی بھی حفاظت اور بچہ بھی بلا و آفت سے سلامت رہے۔ اگر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ 55 بار (اول و آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور پیدا ہوتے ہی بچہ کے منہ پر لگا دیں تو ان شاء اللہ عزوجل بچہ ذہین ہوگا اور بچوں کو ہونے والی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ اگر یہی پڑھ کر زیت (یعنی زیتون شریف کے تیل) پر دم کر کے بچے کے جسم پر نرمی کے ساتھ مل دیا جائے تو بے حد مفید ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل کیڑے مکوڑے اور دیگر موذی جانور بچے سے دور رہیں گے۔ اس طرح کا پڑھا ہوا زیت بڑوں کے جسمانی دردوں میں مالش کیلئے بھی نہایت کارآمد ہے۔

(فیضان سنت باب فیضان رمضان احکام روزہ جلد 1 صفحہ 995)

پیدائش پر ردِ عمل

بیٹا پیدا ہو یا بیٹی، انسان کو اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہئے کہ بیٹا اللہ عزوجل کی نعمت اور بیٹی رحمت ہے اور دونوں ہی ماں باپ کے پیار اور شفقت کے مستحق ہیں۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ

عزیز و اقربا کی طرف سے جس مسرت کا اظہار لڑکے کی ولادت پر ہوتا ہے، محلے بھر میں مٹھائیاں بانٹی جاتی ہیں، مبارک سلامت کا شور مچ جاتا ہے لڑکی کی ولادت پر اس کا عشرِ عشیر بھی نہیں ہوتا۔

دنیاوی طور پر لڑکیوں سے والدین اور خاندان کو بظاہر کوئی منفعت حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کے برعکس ان کی شادی کے کثیر اخراجات کا بار باپ کے کندھوں پر آن پڑتا ہے شاید اسی لئے بعض نادان بیٹیوں کی ولادت ہونے پر ناک بھوں چڑھاتے ہیں اور بچی کی امی کو طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں، طلاق کی دھمکیاں دی جاتی ہیں بلکہ اوپر تلے بیٹیاں ہونے کی صورت میں اس دھمکی کو عملی تعبیر بھی دے دی جاتی ہے۔ ایسوں کو چاہئے کہ وہ ان روایات کو بار بار پڑھیں جن میں بیٹی کی پرورش پر مختلف بشارتوں سے نوازا گیا ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۴۹: حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر فرشتوں کو بھیجتا ہے جو آ کر کہتے ہیں، اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ پھر فرشتے اس بچی کو اپنے پروں کے سائے میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک ناتواں و کمزور جان ہے جو ایک ناتواں سے پیدا ہوئی، جو شخص اس ناتواں جان کی پرورش کی ذمہ داری لے گا تو قیامت تک مددِ خدا عزوجل اس کے شامل حال رہے گی''۔

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی الاولاد الحدیث 13484 جلد 8 صفحہ 285)

حدیث نمبر ۵۰: حضرت نبیط بن شریط رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ قرار قلب و سینہ صاحب معطر پسینہ، باعث نزولِ سکینہ فیض گنجینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بیٹیوں کو بُرا مت کہو، میں بھی بیٹیوں والا ہوں۔ بے شک بیٹیاں تو بہت محبت کرنے والیاں، غمگسار، اور بہت زیادہ مہربان ہوتی ہیں''۔

حدیث نمبر ۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے کہ ''جس کے ہاں بیٹی پیدا ہو اور وہ اسے ایذاء نہ دے اور نہ ہی برا جانے اور نہ بیٹے کو بیٹی پر فضیلت دے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا''۔

(المستدرک للحاکم کتاب البر والصلۃ الحدیث 7428 جلد 5 صفحہ 248)

حدیث نمبر ۵۲: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس کی تین بیٹیاں ہوں، وہ ان کا خیال رکھے، ان کو اچھی رہائش دے، ان کی کفالت کرے تو اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔ عرض کی گئی: ''اور دو ہوں تو؟'' فرمایا: ''اور دو ہوں تب بھی''۔ عرض کی گئی: ''اگر ایک ہو تو؟'' فرمایا: ''اگر ایک ہو تو بھی''۔ (المعجم الاوسط الحدیث 6199 جلد 4 صفحہ 347)

حدیث نمبر ۵۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ مدینے کے سلطان، رحمت عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص پر بیٹیوں کی پرورش کا بار پڑ جائے اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو یہ بیٹیاں اس کیلئے جہنم سے روک بن جائیں گی''۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل الاحسان الی البنات الحدیث 2629 صفحہ 1414)

مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں پر شفقت:

حدیث نمبر ۵۴: حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا جب اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے، ان کی طرف متوجہ ہو جاتے، پھر ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے، اسے بوسہ دیتے پھر ان کو اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر کھڑی ہو جاتیں، آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتیں پھر اس کو چومتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں''۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب ماجاء فی القیام الحدیث 5217 جلد 4 صفحہ 454)

حدیث نمبر ۵۵: حضرت سیدتنا زینب رضی اللہ عنہا رسول اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی شہزادی ہیں جو اعلان نبوت سے دس سال قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ جنگِ بدر کے بعد حضور پر نور، شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مکہ سے مدینہ بلا لیا۔ جب یہ ہجرت کے ارادہ سے اونٹ پر سوار ہو کر مکہ سے باہر نکلیں تو کافروں نے ان کا راستہ روک لیا۔ ایک ظالم نے نیزہ مار کر ان کو اونٹ سے زمین پر گرا دیا جس کی وجہ سے ان کا حمل ساقط ہو گیا۔ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعے سے بہت صدمہ ہوا چنانچہ آپ نے ان کے فضائل میں ارشاد

فرمایا: هِيَ أَفْضَلُ بَنَاتِيْ أُصِيْبَتْ فِيْ۔ یعنی یہ میری بیٹیوں میں اس اعتبار سے فضیلت والی ہے کہ میری طرف ہجرت کرنے میں اتنی بڑی مصیبت اٹھائی۔ جب آٹھ ہجری میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تو نمازِ جنازہ پڑھا کر خود اپنے مبارک ہاتھوں سے قبر میں اتارا۔

(شرح العلامۃ الزرقانی باب فی ذکر اولادہ الکرام جلد 2 صفحہ 318 ماخوذا)

حدیث نمبر ۵۶: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نجاشی بادشاہ نے حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ زیورات بطور تحفہ بھیجے جن میں ایک حبشی نگینے والی انگوٹھی بھی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگوٹھی کو چھڑی یا انگشتِ مبارکہ سے مس کیا اور اپنی نواسی امامہ کو بلایا جو شہزادئ رسول حضرت سیدتنا زینب رضی اللہ عنہا کی بیٹی تھیں اور فرمایا: ''اے چھوٹی بچی! اسے تم پہن لو''۔

(سنن ابی داؤد کتاب الخاتم باب ماجاء فی ذہب للنساء الحدیث 4235 جلد 4 صفحہ 125)

حدیث نمبر ۵۷: حضرت سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ (اپنی نواسی) امامہ بنت ابو العاص کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر آپ نماز پڑھانے لگے تو رکوع میں جاتے وقت انہیں اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے''۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد الحدیث 5996 جلد 4 صفحہ 100)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اپنی بیٹی پر شفقت

حدیث نمبر ۵۸: حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی غزوہ سے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے میں ان کے ساتھ ان کے گھر گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ ان کی صاحبزادی حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بخار میں مبتلا ہیں اور لیٹی ہوئی ہیں چنانچہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا کہ ''میری بیٹی! طبیعت کیسی ہے؟'' اور (ازراہِ شفقت) ان کے رخسار پر بوسہ دیا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب فی قبلۃ الخد الحدیث 5222 جلد 4 صفحہ 455)

ایثار کرنے والی ماں:

حدیث نمبر۵۹: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ میں نے اسے تین کھجوریں دیں۔اس نے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دی۔ پھر جس کھجور کو وہ خود کھانا چاہتی تھی، اس کے دو ٹکڑے کر کے وہ کھجور بھی ان کو کھلا دی۔ مجھے اس واقعہ سے بہت تعجب ہوا، میں نے نبی مکرم نور مجسم رسول اکرم شہنشاہ نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس عورت کے ایثار کا بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس (ایثار) کی وجہ سے اس عورت کیلئے جنت کو واجب کر دیا''۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل الاحسان الی البنات الحدیث 2630 صفحہ 1415)

پیدائش کے بعد کرنے والے کام

اولاد پیدا ہونے کی خوشی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں مثلاً ڈھول بجانے بھنگڑا ڈالنے اور میوزیکل پروگرام کرنے کی بجائے صدقہ وخیرات کیجئے اور شکرانے کے نوافل ادا کیجئے، اجتماع ذکر ونعت کیجئے اور ان امور کو بھی سرانجام دیجئے۔

1- کان میں اذان:

جب بچہ پیدا ہو تو مستحب یہ ہے کہ اس کے کان میں اذان واقامت کہی جائے کہ اس طرح ابتداء ہی سے بچے کے کان میں اللہ عزوجل اور اس کے پیارے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پہنچ جائے گا۔اس طرح ایک مسلمان بچے کیلئے اسلام کے بنیادی عقائد سکھانے کا بھی آغاز ہو جاتا ہے اور بچے کی روح نورِ توحید سے منور ہوتی ہے اور اس کے دل میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع فروزاں ہوتی ہے۔

حدیث نمبر۶۰: ہمارے پیارے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت پر ان کے کان میں خود اذان دی جیسا کہ حضرت سیدنا رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''جب حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی تو میں نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے کان میں نماز والی اذان

دیتے دیکھا''۔ (جامع الترمذی کتاب الاضاحی باب الاذان فی اذن المولود الحدیث 1519 جلد 3 صفحہ 173)

بچے کے کان میں اذان کہنے سے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ بلائیں دور ہوں گی۔ چنانچہ

حدیث نمبر ٦١: حضرت سیدنا حسین بن علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے الغیوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس کے گھر میں بچہ پیدا ہو اور وہ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے تو اس بچے سے ام الصبیان (کی بیماری) دور رہتی ہے''۔ (شعب الایمان باب فی حقوق الاولاد والاہلین الحدیث 8619 جلد 6 صفحہ 390)

بہتر یہ ہے کہ داہنے کان میں چار مرتبہ اذان اور بائیں میں تین مرتبہ اقامت کہی جائے۔ (بہارشریعت حصہ 15 صفحہ 153)

2-تَحْنِیْك (گھٹی دلوانا):

دورِ رسالت سراپا برکت میں صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کا معمول تھا کہ جب ان کے گھر کوئی بچہ پیدا ہوتا تو یہ اِسے رحمتِ عالم نورِ مجسم شاہ نبی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں لاتے اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کھجور اپنے دہن اقدس میں چبا کر بچے کے منہ میں ڈال دیتے جسے تَحْنِیک کہتے ہیں۔ یوں بچے کو لعابِ دہن کی برکتیں بھی نصیب ہو جاتیں۔ چنانچہ

حدیث نمبر ٦٢: ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے روایت ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ عظمت وشرافت، محبوب رب العزت، محسنِ انسانیت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ اقدس میں لایا کرتے تھے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان کیلئے خیر و برکت کی دعا فرماتے اور تحنیک فرمایا کرتے تھے''۔ (صحیح مسلم کتاب الادب باب استحباب تحنیک الحدیث 2147 صفحہ 1184)

حدیث نمبر ٦٣: حضرت سیدتنا اسماء بنت حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ ''وہ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ آئیں تو مقام قبا میں ان کے ہاں ولادت ہوئی اور حضرت عبداللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پیدا ہوئے۔ فرماتی ہیں کہ میں بچہ کو لے کر نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے اس کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مبارک گود میں رکھ دیا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے چھوہارا منگوایا اور اسے چبایا، پھر اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا، پس سب سے پہلے اس کے پیٹ میں جو پہنچا وہ جنابِ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا لعاب

مبارک تھا پھر اسے کھجور کی گھٹی دی، پھر اس کیلئے دعائے خیر کی اور برکت سے نوازا، یہ اسلام میں پہلا بچہ پیدا ہوا تھا"۔ (صحیح بخاری کتاب العقیقہ باب تسمیۃ المولود ..... الخ جلد 3 صفحہ 546)

حدیث نمبر ٦٤: حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا، میں اس کو لے کر اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام "ابراہیم" رکھا، اور اسے کھجور سے گھٹی دی"۔

(صحیح المسلم کتاب الادب باب استحباب تحسنیک المولود ..... الخ الحدیث 2145 صفحہ 1184)

حدیث نمبر ٦٥: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ک جب حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبد اللہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو میں اسے لے کر خاتم المرسلین رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین محبوب رب العلمین، جناب صادق وامین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم چادر اوڑھے ہوئے اپنے اونٹ کو روغن مل رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تمہارے پاس کھجوریں ہیں؟" میں نے عرض کی "جی ہاں" پھر میں نے کچھ کھجوریں نکال کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھجوریں اپنے مبارک منہ میں ڈال کر چبائیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کا منہ کھول کر اسے بچے کے منہ میں ڈال دیا اور بچہ اسے چوسنے لگا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انصار کو کھجوروں کے ساتھ محبت ہے" اور اس بچے کا نام عبد اللہ رکھا"۔

(صحیح المسلم کتاب الادب باب استحباب تحسنیک المولود ..... الخ الحدیث 2144 صفحہ 1183)

انہی احادیث کی بناء پر مسلمانوں کا یہ معمول ہے کہ وہ اپنے بچوں کی صالح و متقی مسلمانوں سے تحسنیک کرواتے ہیں۔ اگر کھجور میسر نہ ہو تو شہد یا کسی بھی میٹھی چیز سے تحسنیک کی جاسکتی ہے۔

مفتیٔ اعظم ہند کی تحسنیک:

اعلیٰ حضرت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمع رسالت، مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے گھر جب آپ کے چھوٹے شہزادے مصطفیٰ رضا خان (مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ) کی ولادت ہوئی تو آپ اس وقت اپنے مرشد خانے میں تھے۔ حضرت ابوالحسین نوری رحمۃ اللہ علیہ

نے آپ کو پیدائشِ فرزند کی مبارک باد دی اور فرمایا: ''آپ بریلی تشریف لے جائیں''۔

کچھ دن بعد حضرت نوری رحمۃ اللہ علیہ بریلی تشریف لائے تو شہزادۂ اعلیٰ حضرت کو آغوش نوری میں ڈال دیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی انگشتِ مبارک مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے منہ میں رکھ کر قادری و برکاتی برکات سے ایسا مالا مال کر دیا کہ یہی شہزادے بڑے ہو کر مفتیٔ اعظم ہند بنے۔ (تاریخ مشائخ قادریہ جلد 2 صفحہ 447 ملخصا)

5,4,3 نام رکھنا، بال مُونڈنا اور عقیقہ کرنا:

ساتویں دن بچے کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے اور سر منڈانے کے وقت اس کا عقیقہ کیا جائے اور بالوں کا وزن کر کے چاندی یا سونا صدقہ کیا جائے۔

(المعجم الاوسط الحدیث 557 جلد 1 صفحہ 170)

کیسے نام رکھے جائیں؟

والدین کو چاہئے کہ بچے کا اچھا نام رکھیں کہ یہ ان کی طرف سے اپنے بچے کیلئے سب سے پہلے اور بنیادی تحفہ ہے جسے وہ عمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے یہاں تک کہ جب میدانِ حشر بپا ہوگا تو وہ اسی نام سے مالکِ کائنات عزوجل کے حضور ملایا جائے گا جیسا کہ

حدیث نمبر٦٦: حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو''۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی تغیر الاسماء الحدیث 4948 جلد 4 صفحہ 374)

اس حدیثِ پاک سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے بچے کا نام کسی فلمی اداکار یا (معاذ اللہ عزوجل) کفار کے نام پر رکھ دیتے ہیں، اس سے بدترین ذلت کیا ہوگی کہ مسلمان کی اولاد کو کل میدانِ محشر میں کفار کے ناموں سے پکارا جائے۔ والعیاذ باللہ!

ہمارے معاشرے میں بچے کے نام کے انتخاب کی ذمہ داری عموماً کسی قریبی رشتہ دار مثلاً دادی، پھوپھی، چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے اور عموماً مسائل شریعہ سے نابلد ہونے کی وجہ سے وہ بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں جن کے کوئی معانی نہیں ہوتے یا پھر اچھے معانی

نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے احتراز کیا جائے۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے اسمائے مبارکہ اور صحابہ کرام و تابعین عظام اور اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے نام پر نام رکھنے چاہئیں جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اپنے اسلاف رضی اللہ عنہم سے روحانی تعلق قائم ہو جائے گا اور دوسرا ان نیک ہستیوں سے موسوم ہونے کی برکت سے اس کی زندگی پر مدنی اثرات مرتب ہوں گے۔

حدیث ٦٧: حضرت سیدنا ابو وہب جشمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انبیاء علیہم السلام کے ناموں پر نام رکھو''۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی تغیر الاسماء الحدیث 4950 جلد 4 صفحہ 374)

بچے کی کنیت رکھنا جائز اور حصول برکت کیلئے بزرگوں کی نسبت سے کنیت رکھنا بہتر ہے مثلاً ابو تراب (یہ حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) وغیرہ۔

(ماخوذ از بہار شریعت جلد 3 حصہ 16 صفحہ 213)

حدیث نمبر ٦٨: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے بچوں کی کنیت رکھنے میں جلدی کرو کہیں ان کے (بُرے) القابات نہ پڑ جائیں''۔

(کنز العمال کتاب النکاح باب السابع الفصل الاول الاکمال الحدیث 45222 جلد 16 صفحہ 176)

مسئلہ: عبد المصطفٰی، عبد النبی اور عبد الرسول نام رکھنا بالکل جائز ہے کہ اس سے شرفِ نسبت مقصود ہے۔ عبد کے دو معانی ہیں، بندہ اور غلام، اس لئے یہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ غلام محمد، غلام صدیق، غلام فاروق، غلام علی، غلام حسین، وغیرہ نام رکھنا جن میں غلام کی نسبت انبیاء و صالحین کی طرف کی گئی ہو، بالکل جائز ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 213 ماخوذاً)

مسئلہ: محمد بخش، احمد بخش، پیر بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام رکھنا جس میں نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملایا گیا ہو، بالکل جائز ہے۔ (بہارِ شریعت جلد 16 صفحہ 214)

مسئلہ: طٰہٰ، یٰسین نام بھی نہ رکھے جائیں کہ یہ الفاظ مقطعاتِ قرآنیہ میں سے ہیں جن کے معانی معلوم نہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 213)

مسئلہ: جو نام بُرے ہوں انہیں بدل کر اچھے نام رکھنے چاہئیں۔

(بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 213)

حدیث نمبر۶۹: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم بُرے ناموں کو بدل دیا کرتے تھے۔

(جامع الترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی تغییر الاسماء الحدیث 2848 جلد 4 صفحہ 382)

حدیث نمبر۷۰: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام پہلے برّہ تھا، سرورِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے (برہ سے) بدل کر جویریہ رکھ دیا۔ (صحیح مسلم کتاب الادب باب استحباب تغییر الاسم القبیح الحدیث 2140 صفحہ 1182)

اللہ عزوجل کے پسندیدہ نام:

حدیث نمبر۷۱: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ عظمت وشرافت، محبوبِ رب العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تمہارے ناموں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں''۔ (صحیح مسلم کتاب الادب باب استحباب تغییر الاسم القبیح الحدیث 2132 صفحہ 1178)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ''عبداللہ وعبدالرحمٰن بہت اچھے نام ہیں۔ (مگر اس زمانہ میں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عبدالرحمٰن اس شخص کو بہت سے لوگ رحمٰن کہتے ہیں اور غیر خدا کو رحمٰن کہنا حرام ہے، اسی طرح عبدالخالق کو خالق اور عبدالمعبود کو معبود کہتے ہیں) اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر کا رواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے، ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے اور جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تصغیر (Diminution) کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں، دوسرے نام رکھے جائیں۔ (بہار شریعت حصہ 16 صفحہ 112 ماخوذاً)

نام محمد کی برکتیں:

رحمتِ عالم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے میرے نام سے برکت کی امید کرتے ہوئے میرے نام پر نام رکھا، قیامت تک صبح وشام اس پر برکت نازل ہوتی رہے گی''۔ (کنز العمال کتاب النکاح الفصل الاول فی الاسماء الحدیث 45213 جلد 16 صفحہ 175)

حدیث نمبر۷۳: حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار مدینہ، فیض گنجینہ، صاحب معطر پسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور میری محبت اور حصول برکت کیلئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے''۔

(کنز العمال کتاب النکاح الفصل الاول فی الاسماء الحدیث 45215 جلد 16 صفحہ 175)

حدیث نمبر۷۴: امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی قوم کسی مشورہ کیلئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص ''محمد'' نام کا ہو اور وہ اسے مشورہ میں شریک نہ کریں تو ان کیلئے مشاورت میں برکت نہ ہوگی''۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی جلد 1 صفحہ 275)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ''محمد بہت پیارا نام ہے، اس نام کی بڑی تعریف حدیثوں میں آئی ہے۔ اگر تصغیر کا اندیشہ نہ ہو تو یہ نام رکھا جائے اور ایک صورت یہ ہے کہ حقیقی نام یہ ہو اور پکارنے کیلئے کوئی دوسرا نام تجویز کر لیا جائے، اس صورت میں نام کی بھی برکت ہوگی اور تصغیر سے بھی بچ جائیں گے۔

(بہار شریعت حصہ 15 صفحہ 154)

جب شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے کسی کا نام رکھنے کی درخواست کی جاتی ہے تو آپ دامت برکاتہم العالیہ اس بچے کا نام محمد اور پکارنے کیلئے عرف (مثلاً) رجب رضا رکھتے ہیں۔ نام کے ساتھ رضا کا اضافہ، امامِ اہلسنت مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کی نسبت سے کرتے ہیں۔

جب کوئی شخص اپنے بیٹے کا نام محمد رکھے تو اسے چاہئے اس نام پاک کی نسبت کے سبب اس کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اس کی عزت کرے۔

حدیث نمبر۷۵: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم بیٹے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کیلئے جگہ کشادہ کرو اور اس کی نسبت برائی کی طرف نہ کرو''۔ (تاریخ بغداد جلد 3 صفحہ 305)

حضرت ابوشعیب رحمۃ اللہ علیہ، امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جو یہ چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے: اِنْ کَانَ ذَکَرًا فَقَدْ سَمَّیْتُہٗ مُحَمَّدًا۔ یعنی اگر یہ لڑکا ہوا تو میں نے اس کا نام محمد رکھا"۔ ان شاء اللہ عزوجل لڑکا ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 290)

بال منڈوانا

بچے کے بال منڈوائے جائیں۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ "ہم زمانۂ جاہلیت میں جب بچہ پیدا ہوتا تو اس کی طرف سے بکری ذبح کرتے، ذبیحہ کے بال اتارتے اور اس بچہ کے سر پر اس بکری کا خون ملتے تھے۔ لیکن جب ہم اسلام لائے تو اب ہمارے ہاں جب بچہ پیدا ہوتا ہم اس کی طرف سے بکری ذبح کرتے، اس بچہ کا سر منڈاتے اور اس کے سر پر زعفران ملتے ہیں"۔

(المستدرک للحاکم کتاب الذبائح باب عن الغلام شاتان وعن الجاریۃ شاۃ الحدیث 7668 جلد 5 صفحہ 338)

ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کا دستور یہ تھا کہ جب وہ بچے کا عقیقہ کرتے تو روئی کے ایک پھائے میں عقیقے کے جانور کا خون بھر لیتے۔ پھر جب بچے کا سر منڈا دیتے تو وہ خون بھرا پھایا اس کے سر پر رکھ دیتے اور اس کے سر کو عقیقے کے خون سے رنگ دیتے۔ یہ ایک جاہلانہ رسم تھی۔ نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بچے کے سر پر خون نہیں بلکہ اس کی جگہ خلوق (ایک مرکب خوشبو کا نام ہے جو زعفران وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے) لگایا کرو"۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان کتاب الاطعمۃ باب العقیقۃ الحدیث 5684 جلد 7 صفحہ 355)

عقیقہ

بچے کی پیدائش اس کے والدین اور خاندان بھر کیلئے مسرت وشادمانی کا پیغام لاتی ہے۔ بارگاہِ الٰہی عزوجل میں اس نعمت کے شکر کا اسلامی طریقہ یہ ہے کہ بطورِ شکرانہ جانور ذبح کیا جائے۔ اس کو عقیقہ کہتے ہیں اور یہ مستحب ہے۔ (ماخوذ بہار شریعت حصہ 15 صفحہ 153)

ہمارے مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۷۶: حضرت سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہ نبوت، پیکر عظمت و شرافت محبوب رب العزت، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''بچے کے ساتھ عقیقہ ہے، لہٰذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے اذیت کو ہٹاؤ''۔ (صحیح البخاری کتاب العقیقہ باب اماطۃ الاذی عن الصبی فی العقیقہ الحدیث 1518 جلد 3 صفحہ 548)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:

''جو بچہ قبل بلوغ مرگیا اور اس کا عقیقہ کردیا تھا یا عقیقہ کی استطاعت نہ تھی یا ساتویں دن سے پہلے مرگیا ان سب صورتوں میں وہ ماں باپ کی شفاعت کرے گا جبکہ یہ دنیا سے باایمان گئے ہوں''۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 20 صفحہ 596)

عقیقہ کب کریں؟

حدیث نمبر ۷۷: عقیقہ کیلئے ساتواں دن بہتر ہے جیسا کہ حضرت سیدنا امام حسن بصری رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روز شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لڑکا اپنے عقیقے کے بدلے رہن رکھا ہوا ہے ساتویں روز اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے، نام رکھا جائے، اور اس کا سر مونڈا جائے''۔

(جامع الترمذی کتاب الاضاحی باب العقیقہ بشاۃ الحدیث 1527 جلد 3 صفحہ 177)

اگر ساتویں دن نہ کرسکیں تو جب چاہیں کرسکتے ہیں لیکن سات دن کا لحاظ رکھنا بہتر ہے۔ اسے یاد رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا، اس سے پہلے والا دن جب بھی آئے گا ساتواں ہوگا۔ مثلاً ہفتے کو بچہ پیدا ہوا تو جمعۃ المبارک ساتواں دن کہلائے گا۔ عَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ 15 صفحہ 154)

عقیقے کے جانور:

حدیث نمبر ۷۸: حضرت سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوب رب العزت، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

''جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور وہ اس کی طرف سے عقیقے کی قربانی کرنا چاہے تو لڑکے کی طرف سے ایک جیسی دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے''۔

(سنن ابی داؤد کتاب الضحایا باب العقیقہ الحدیث 2841 جلد 3 صفحہ 143)

حدیث نمبر ۷۹: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں نبی مکرم، نور مجسم رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا ذبح کیا جائے''۔

(المسند للامام احمد بن حنبل مسند السیدہ عائشہ الحدیث 26194 جلد 10 صفحہ 101)

عقیقے کے چند مسائل:

1- عقیقہ کے جانور کیلئے بھی وہی شرائط ہیں جو قربانی کے جانور کی ہیں۔ اس کا گوشت فقراء اور رشتہ داروں میں کچا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا ان کو بطور ضیافت کھلایا جائے، ہر طرح سے جائز ہے۔

2- لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی جائے اگر لڑکے کے عقیقہ میں بکریاں اور لڑکی کی طرف سے بکرا کیا گیا جب بھی حرج نہیں۔

3- گائے ذبح کرنے کی صورت میں لڑکے کیلئے دو حصے اور لڑکی کے لئے ایک حصہ کافی ہے۔

4- گائے کی قربانی میں عقیقہ کرنے کیلئے حصہ ڈالا جا سکتا ہے۔

5- بہتر یہ ہے کہ اس کی ہڈی نہ توڑی جائے بلکہ ہڈی پر سے چھری وغیرہ سے گوشت اتار لیا جائے کہ بچے کی سلامتی کی نیک فال ہے۔ اگر ہڈی توڑ کر گوشت بنایا جائے تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

6- گوشت کو جس طرح چاہیں پکا سکتے ہیں مگر میٹھا پکانا بہتر ہے کہ بچے کے اخلاق اچھے ہونے کی فال ہے۔

7- گوشت کی تقسیم اس طرح بھی کی جا سکتی ہے کہ سری پائے حجام کو اور ران دائی کو دینے کے بعد بقیہ گوشت کے تین حصے کر لیں، ایک حصہ فقراء، دوسرا عزیز رشتہ داروں اور تیسرا حصہ گھر والے کھائیں۔

8- عقیقے کا گوشت بچے کے ماں باپ، دادا، دادی اور نانا، نانی وغیرہ بھی کھا سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔

9- عقیقے کے جانور کی کھال کا وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا ہے کہ چاہے تو خود استعمال کرے یا مساکین کو دے دے یا کسی اور نیک کام مثلاً مسجد یا مدرسہ وغیرہ میں خرچ کرے۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت حصہ 15 صفحہ 155)

مدینہ: مزید معلومات کیلئے امیر اہلسنت مدظلہ العالی کی تالیف ''عقیقے کے بارے میں سوال جواب'' کا مطالعہ کیجئے۔

بچے کا ختنہ

حدیث نمبر ۸۰: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''فطرت پانچ چیزیں ہیں، ختنہ کرنا، موئے زیرِ ناف صاف کرنا، بغل کے بال نوچنا، مونچھیں کترنا، ناخن کاٹنا''۔ (صحیح مسلم باب خصال الفطرۃ الحدیث 258 صفحہ 153)

ختنہ کرنا سنت ہے اور یہ شعائرِ اسلام میں سے ہے کہ اس سے مسلمان اور غیر مسلم میں امتیاز ہوتا ہے اسی لئے اسے مسلمانی بھی کہا جاتا ہے۔ ولادت کے سات دن بعد ختنہ کرنا جائز ہے، ختنہ کی مدت سات سال سے بارہ سال تک ہے۔

(الفتاوی الہندیہ کتاب الکراہیۃ باب التاسع عشر فی الختان ..... الخ جلد 5 صفحہ 357، بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 200)

حضرت سیدنا مولیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اپنے بچے کا ساتویں دن ختنہ کرو کہ یہ گوشت اگنے کیلئے جلدی اور ستھرا ہے اور دل کے لئے راحت ہے۔

(کنز العمال کتاب النکاح الفصل الثالث فی الختان الاکمال الحدیث 45304 جلد 8 صفحہ 181)

مسئلہ: بچے کا ختنہ باپ خود بھی کر سکتا ہے۔ (اگر حجام یا ڈاکٹر وغیرہ ختنہ کریں تو عورت ان کے سامنے نہ آئے بلکہ بچے کو کوئی مرد پکڑے) (فتاوی رضویہ جلد 22 صفحہ 204)

بچے کو اس کی ماں دودھ پلائے

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَ الْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ۔ (پ2 البقرہ 233)

''اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس''۔

بچے کیلئے ماں کا دودھ بہترین تحفہ ہے، بوتل کا دودھ کبھی بھی اس کا نعم البدل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بچے کو ماں کا دودھ پلانا چاہئے شدید مجبور کی صورت میں اسے کسی نیک عورت کا دودھ پلایا جائے۔

حدیث نمبر ۸۱: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دودھ طبیعت کو بدل دیتا ہے''۔ (الجامع الصغیر الحدیث 4525 صفحہ 277)

دودھ پلانے کی فضیلت:

حدیث نمبر ۸۲: نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے تو ہر گھونٹ پلانے پر' ایسا اجر ملتا ہے کہ جیسے کسی جاندار کو زندہ کر دیا ہو۔ پھر جب وہ اس کو دودھ چھڑاتی ہے تو ایک فرشتہ اس کے کاندھے پر تھپکی دیتا اور کہتا ہے اپنا عمل دوبارہ شروع کر۔ (یعنی اس کے گناہ بخش دیئے گئے اب دوبارہ اپنے اعمال کا آغاز کرے)

(کنز العمال کتاب النکاح الفصل الثانی فی ترغیبات تختص بالنساء الحدیث 45152 جلد 16 صفحہ 171)

مسئلہ: زیادہ سے زیادہ دو سال کی مدت تک ماں یا کسی عورت کا دودھ پلایا جا سکتا ہے۔ جب بچہ دو سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اسے کسی بھی عورت کا دودھ پلانا ناجائز ہے۔

(ماخوذ بہار شریعت حصہ 7 صفحہ 29)

مسئلہ: حدیث نمبر ۸۳: بچوں کو نظر لگنا ثابت ہے جیسا کہ حضرت سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر ایک بچی کو دیکھا جس کا چہرہ زرد تھا تو ارشاد فرمایا: ''اسے دعا و تعویذ کراؤ، اسے نظرِ بد لگی ہے''۔

(صحیح مسلم کتاب السلام باب استحباب الرقیۃ من العین..... الخ الحدیث 2197 صفحہ 1206)

مسئلہ: بچوں یا بڑوں کو تعویذ پہننا بالکل جائز ہے جبکہ وہ تعویذ آیاتِ قرآنیہ یا اسمائے الٰہیہ یا دعاؤں پر مشتمل ہو۔ بعض احادیث میں تعویذ کی جو ممانعت آئی ہے اس سے مراد وہ تعویذات

ہیں جو نا جائز الفاظ پر مشتمل ہوں جیسا کہ زمانۂ جاہلیت کے تعویذات ہوتے تھے۔

(بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 252 ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی اللبس جلد 9 صفحہ 600)

تعویذات اسمائے الٰہی وکلامِ الٰہیٰ و ذکر الٰہی سے ہوتے ہیں، ان میں اثر نہ ماننے کا جواب وہی بہتر ہے جو حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سرہ العزیز نے ایک ملحد (یعنی بے دین) کو دیا، جس نے تعویذات کے اثر میں کلام کیا۔ حضرت قدس سرہ نے فرمایا: ''تو عجب گدھا ہے''۔ وہ دنیوی طور پر بڑا معزز بنتا تھا یہ لفظ سنتے ہی اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور گردن کی رگیں پھول گئیں اور بدن غیظ سے کانپنے لگا اور حضرت سے اس فرمانے کا شاکی ہوا، فرمایا میں نے تو تمہارے سوال کا جواب دیا ہے، گدھے کے نام کا اثر تم نے مشاہدہ کرلیا کہ تمہارے اتنے بڑے جسم کی کیا حالت کردی لیکن مولیٰ عزوجل کے نام پاک سے منکر ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

الحمدللہ عزوجل تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مجلس مکتوبات و تعویذات عطاریہ کے تحت دُکھیارے مسلمانوں کا امیرِ اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ تعویذات کے ذریعے فی سبیل اللہ علاج کیا جاتا ہے نیز استخارہ کرنے کا سلسلہ بھی ہے۔ روزانہ ہزاروں مسلمان اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔ الحمدللہ عزوجل اس وقت مجلس کی طرف سے بلا مبالغہ لاکھوں تعویذات اور تعزیت، عیادت اور تسلی نامے بھیجے جا چکے ہیں اور تادم تحریر (22 صفر المظفر 1428ھ) ایک اندازے کے مطابق مجلس کی طرف سے ماہانہ سوا دو لاکھ اور سالانہ کم و بیش 26 لاکھ سے زائد ''تعویذات'' و ''اوراد'' دیئے اور کم و بیش 20-25 ہزار مکتوبات بھیجے جاتے ہیں ان میں E-mail کے جوابات بھی شامل ہیں۔ الحمدللہ عزوجل ماہانہ 2500 سے زائد آن لائن استخارہ کی ترکیب بھی ہوتی ہے۔ تعویذاتِ عطاریہ کی متعدد بہاریں ہیں جو مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ ''خوفناک''، ''پراسرار کتا'' اور ''سینگوں والی دلہن'' نامی رسائل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔ تعویذات لینے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائیں اور وہاں تعویذاتِ عطاریہ کے بستے (اسٹال) سے تعویذ حاصل کریں۔

مسئلہ: بچہ چاہے چند منٹ کا ہو اس کا پیشاب بھی اسی طرح ناپاک ہے جس طرح بڑے

کا، یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک ہوتا ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ (الفتاویٰ الہندیۃ کتابِ الطہارۃ جلد 1 صفحہ 46)

اس لئے کارپیٹ وقالین پر بچے کو لٹاتے یا بٹھاتے وقت اس کے نیچے پلاسٹک شیٹ بچھادی جائے کیونکہ ناپاک ہونے کی صورت میں ان کا پاک کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

مسئلہ: جن اعضا کا چھپانا (Cover) ضروری ہے ان کو عورت کہتے ہیں۔ بہت چھوٹے بچے کیلئے عورت نہیں یعنی اس کے بدن کے کسی حصہ کا چھپانا فرض نہیں، پھر جب کچھ بڑا ہو گیا تو اس کے آگے پیچھے کا مقام چھپانا ضروری ہے۔ پھر جب اور بڑا ہو جائے، دس برس سے زیادہ کا ہو جائے تو اس کیلئے بالغ کا سا حکم ہے۔

(ردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی النظر والمس جلد 9 صفحہ 602)

گھٹنے نہ کھولنے پڑیں:

محدثِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کم عمری میں جب پڑھنے کیلئے جاتے تو راستے میں ایک برساتی نالہ پڑتا تھا جو موسمِ برسات میں بھر جاتا۔ اس کو عبور کرنے کیلئے دیگر طلبہ اپنے کپڑے سمیٹ لیتے جس سے ان کے گھٹنے ننگے ہو جاتے۔ چونکہ مرد کے اعضائے ستر ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں تک ہیں لہٰذا آپ اپنے بڑے بھائی سے عرض کرتے: ''مجھے کندھوں پر بٹھا کر نالہ پار کروادیں''۔ تاکہ آپ کو گھٹنے نہ کھولنے پڑیں۔ (حیاتِ محدثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صفحہ 30)

اپنے بچوں کو کسی پیر کامل کا مرید بنوادیجئے

ایک مسلمان کیلئے اس کی سب سے قیمتی متاع اس کا ایمان ہے۔ اس کی حفاظت کی فکر ہمیں دنیاوی اشیاء سے کہیں زیادہ ہونی چاہئے۔ نیک اعمال پر استقامت کے علاوہ ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی پیرِ کامل سے بیعت ہو جانا بھی ہے۔ کسی کو اپنا پیر بنانے کیلئے چار شرائط کا لحاظ انتہائی ضروری ہے۔

1- صحیح العقیدہ سنی ہو۔

2- اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل (Proposition) کتابوں سے نکال سکے۔
3- فاسقِ ملعن نہ ہو (ایک بار گناہِ کبیرہ کرنے والا یا گناہ صغیرہ پر اصرار کرنے والا یعنی تین بار اس سے زیادہ بار کرنے والا یا صغیرہ کو صغیرہ سمجھ کر ایک بار کرنے والا فاسق ہوتا ہے اور اگر علی الاعلان کرے تو فاسق ملعن ہے)
4- اس کا سلسلۂ بیعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل (یعنی ملا ہوا) ہو۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 603)

فی زمانہ جامع شرائط پیر کامل کا ملنا نایاب نہیں تو کم یاب ضروری ہے۔ جو کسی کا مرید نہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے بچوں سمیت سلسلہ قادریہ کے عظیم بزرگ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا مرید بن جائے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ، قطبِ مدینہ میزبانِ مہمان مدینہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضرت سیدنا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی وقار الدین رضوی رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ، جانشین قطب مدینہ حضرت علامہ فضل الرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز ہیں ان کے علاوہ دیگر بزرگوں سے بھی خلافتیں اور اجازت اسانید احادیث حاصل ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ سلسلہ قادریہ میں مرید فرماتے ہیں۔ قادری سلسلے کی عظمت کے کیا کہنے کہ اس کے عظیم پیشوا حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ قیامت تک کیلئے (بفضلِ خدا عزوجل) اپنے مریدوں کے توبہ پر مرنے کے ضامن ہیں۔ (بہجۃ الاسرار ذکر فضل اصحابہ وبشراہم صفحہ 191)

مرید ہونے کیلئے اپنا اور بیوی بچوں کا نام و پتہ اس پتے پر روانہ کر دیجئے آپ کو مرید بنا لیا جائے گا۔ مکتب نمبر 3 عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ نزد پرانی سبزی منڈی یونیورسٹی روڈ کراچی۔

بچوں سے محبت کیجئے

بچوں کی دیرپا تعلیم و تربیت کیلئے ان سے ابتداء ہی سے شفقت و محبت کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ یوں جب ماں کی مامتا اور شفقت پدری کی شیرینی گھول کر تعلیماتِ اسلام کا مشروب ان کے حلق میں انڈیلا جائے گا تو وہ فوراً اسے ہضم کر لیں گے۔

حدیث نمبر ۸٤: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ خاتم المرسلین،

رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین ، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوب رب العلمین ، جناب صادق وامین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جنت میں ایک گھر ہے جسے ''الفرح'' کہا جاتا ہے۔اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو بچوں کوخوش کرتے ہیں''۔

(الجامع صغیر الحدیث 2321 صفحہ 140)

حدیث نمبر۸۵: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوب رب العلمین، جناب صادق وامین صلی اللہ علیہ وسلم دن کے کسی پہر نکلے نہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ فرمایا اور نہ میں نے کچھ عرض کی حتیٰ کہ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے (وہاں سے واپس ہوئے) اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے صحن (Couriyard) میں بیٹھ گئے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ (جو ابھی چھوٹے تھے) کے بارے میں دریافت فرمایا۔سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں تھوڑی دیر روکے رکھا، میں نے سمجھا شاید انہیں ہار پہنا رہی ہیں یا نہلا رہی ہیں اتنے میں وہ (یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ) دوڑتے ہوئے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گلے لگالیا چوما اور کہا: ''اے اللہ عزوجل! اس سے محبت کر اور اُس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے''۔

(صحیح البخاری کتاب البیوع باب ماذکر فی الاسواق الحدیث 2122 جلد 2 صفحہ 25)

حدیث نمبر۸۶: حضرت سیدنا ابو بریدہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی مکرم نورمجسم رسول اکرم شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ اتنے میں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما دونوں سرخ رنگ کی (دھاریوں والی) قمیص پہنے ہوئے چلتے ہوئے آئے (چونکہ بچے تھے صحیح طریقے سے چل نہیں سکتے تھے اس لئے کبھی گرتے تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں دیکھا تو منبر اقدس سے اترے اوران دونوں کو اٹھا کر اپنے سامنے بٹھالیا''۔

(جامع الترمذی کتاب المناقب ابی محمد بن علی بن ابی طالب الحدیث 3799 جلد 5 صفحہ 429)

حدیث نمبر۸۷: حضرت سیدنا ابو عثمان رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک ران پر مجھے اور ایک ران پر امام حسن رضی اللہ عنہ کو بٹھاتے اور دونوں کو اپنے ساتھ چمٹالیتے اور دعا کرتے:

''اے اللہ ﷻ! ان دونوں پر رحم فرما کیونکہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں''۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب وضع الصبی علی الفخذ الحدیث 6003 جلد 4 صفحہ 101)

شیر خوار بچے کے رونے کے چند اسباب اور چپ کرانے کے طریقے

بچوں کا رونا کوئی نئی بات نہیں لیکن جب شیر خوار بچہ مسلسل رونے لگے اور چپ ہونے کا نام نہ لے تو ہمیں اسے نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ شیر خوار بچوں کے رونے کے چند اسباب اور ان کا حل ملاحظہ ہو......

1- بھوک:

اکثر بچوں کو دو سے تین گھنٹوں کے اندر بھوک لگنے لگتی ہے ایسی صورت میں اگر بچے کو دودھ دے دیا جائے تو وہ سکون سے سو جاتے ہیں۔

2- پیاس:

موسم گرما میں اور بخار کی صورت میں جسم سے زیادہ پسینہ خارج ہوتا ہے، اس کی وجہ سے بچوں کو بار بار پیاس لگتی ہے، پانی نہ ملے تو وہ رونے لگتے ہیں، تھوڑا سا پانی دیا جائے تو فوراً چپ ہو جاتے ہیں اور انہیں قرار آ جاتا ہے۔

3- کپڑے گیلے ہونا:

بچے کا پاجامہ (Napkin) (یعنی شیر خوار بچوں کی پیشاب گاہ پر رکھا جانے والا رومال یا تولئے کا ٹکڑا) پیشاب سے تر ہو جائے تو بچوں کو الجھن ہونے لگتی ہے اور فوراً رونے لگتے ہیں Napkin تبدیل کر دیا جائے تو فوراً چپ ہو جاتے ہیں، بعض مائیں اپنی سہولت کی خاطر صبح سے شام تک Pamper باندھے رکھتی ہیں۔ کچھ مائیں تو اس انداز سے باندھتی ہیں کہ بچے کی ٹانگوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔

4- پیٹ کی خرابی:

بچے پیٹ میں اینٹھن (یعنی مروڑ) کی وجہ سے بھی روتے ہیں اگر بچہ ٹانگیں (Legs)

سکیڑ کر اچانک رونا شروع کر دے تو تھوڑی دیر بعد گیس خارج ہونے پر چپ ہو جائے گا۔ کچھ عرصہ بعد پھر ایسا ہی کرے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ بچہ پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ دودھ پلانے کے بعد بچے کو سینے سے لگا کر ڈکاریں دلا دی جائیں تو بچے عموماً اس تکلیف میں مبتلا نہیں ہوتے اگر بچہ اس تکلیف کی وجہ سے رو رہا ہو تو ڈکار دلانے پر فوراً چپ ہو جاتا ہے، اگر پھر بھی چپ نہ ہو اور مسلسل روتا رہے تو اپنے معالج سے ضرور رجوع کریں۔

5-بوریت:

بچہ کمرے میں تنہا سو رہا ہو اور اچانک اس کی آنکھ کھل جائے اور آس پاس کوئی نظر نہ آئے تو بیزار ہو کر رونے لگتا ہے۔ بچے تنہائی سے بہت جلد اکتا جاتے ہیں ایسی صورت میں بچے کو گود میں لے کر بہلانے سے بچہ فوراً چپ ہو جاتا ہے۔

6-دانت نکلنا:

دانت نکل رہے ہوں تو بچہ اس کی وجہ سے بھی روتا ہے لیکن عموماً ایسا نہیں ہوتا۔ اگر بچہ مسلسل رو رہا ہو تو اس کا کوئی اور سبب ہوگا جسے آپ کا معالج بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔

7-نیند پوری نہ ہونا:

بچے کی نیند پوری نہ ہو تب بھی وہ رونے لگتا ہے اگر آپ دیکھیں کہ بچے کئی دنوں سے سونے کا موقع نہیں مل سکا اور ان کے سونے کا وقت گزر گیا ہے تو اسے فوراً لٹا کر سلانے کی کوشش کریں۔ بچہ فوراً سو جائے تو سمجھیں اسی وجہ سے رو رہا تھا۔

8 - کان میں درد:

اکثر بچے تو اس وقت روتے ہیں جب انہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے مثلاً بخار ہو، نزلہ ہو، کان میں درد ہو، آخری صورت میں بچہ بار بار اپنے متاثرہ کانوں کو ہاتھ لگاتا ہے۔ ایسی صورت میں بھی اپنے معالج سے رجوع کریں۔

اگر بچہ کسی صورت سے چپ نہ ہو نہ دودھ پلانے پر، نہ ڈکار دلانے پر، نہ تھپکنے پر، نہ گود میں لینے پر تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ بچے کو کہیں نہ کہیں کوئی تکلیف ضرور ہے جس

کی وجہ سے بچہ بے چین ہے۔ایسی صورت میں گھٹی پلانے، گرائپ واٹر پلانے، پیٹ پر ہینگ ملنے، سینے پر بام ملنے، یا جھنجھلا کر بچے کو تھپڑ مارنے اور بعد میں خود رونے بیٹھ جانے سے بہتر ہے کہ بچے کو فوراً معالج کو دکھائیں۔اگر بچہ دودھ پینا چھوڑ دے، چہرے سے بیمار لگ رہا ہو، بخار ہو، دست آرہے ہوں، بچہ بے کل ہو، بے قرار ہو، مسلسل رو رہا ہو تو ذرا بھی دیر نہ کریں، جلد از جلد اپنے معالج کو دکھائیں یا پھر کسی ماہر اطفال سے رجوع کریں۔

جگر کا کینسر ٹھیک ہو گیا:

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اپنی مایہ ناز تالیف فیضانِ سنت (جلد اول) میں لکھتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور خوب خوب رحمتیں اور برکتیں لوٹئے۔آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک ایمان افروز خوشگوار مدنی بہار آپ کے گوش گزار ہے۔چنانچہ گلستانِ مصطفیٰ (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، میں نے ایک ایسے اسلامی بھائی کو تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے بین الاقوامی تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی جن کی بیٹی کو جگر کا کینسر تھا۔وہ دُعائے شفا کا جذبہ لئے سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہو گئے۔ان کا کہنا ہے میں نے اجتماع پاک میں خوب دعا کی الحمد للہ عزوجل واپسی کے بعد جب اپنی بیٹی کا چیک اپ کروایا تو ڈاکٹر حیران رہ گئے کیوں کہ اُس کے جگر کا کینسر ختم ہو چکا تھا۔ڈاکٹروں کی پوری ٹیم حیرت زدہ تھی کہ آخر کینسر گیا کہاں! جبکہ حالت اس قدر خراب تھی کہ اجتماع پاک میں جانے سے پہلے اُس لڑکی کے جگر سے روزانہ کم از کم ایک سرنج بھر کر مواد نکالا جاتا تھا۔الحمد للہ اجتماع پاک (ملتان) میں شرکت کی برکت سے اب اُس لڑکی کے جگر میں کینسر کا نام ونشان تک نہ رہا تھا، الحمد للہ عزوجل تادم بیان وہ لڑکی اب نہ صرف روبہ صحت ہے بلکہ اُس کی شادی بھی ہو چکی ہے۔

اگر دردِ سر ہو، کہ یا کینسر ہو
دلائے گا تمکو شفا مدنی ماحول
شفائیں ملیں گی، بلائیں ٹلیں گی
یقیناً ہے برکت بھرا مدنی ماحول

مدنی منّی کا علاج ہو گیا:

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت (Training) کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے اور دونوں جہاں کی برکتیں حاصل کیجئے۔ آپ کی ترغیب کیلئے مدنی قافلے کی ایک بہار گزارش کرتا ہوں چنانچہ رنچھوڑ لائن (باب المدینۃ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ ایک بار عاشقانِ رسول کے تین دن کے مدنی قافلے میں تقریباً 26 سالہ ایک اسلامی بھائی بھی شریکِ سفر تھے، وہ دُعاء میں بہت زیادہ گریہ وزاری کرتے تھے۔ استفسار پر بتایا کہ میری ایک ہی مدنی منی ہے اور اُس کے چہرے پر داڑھی کے بال اُگنے شروع ہو گئے ہیں؟ اِس کی وجہ سے مجھے سخت تشویش ہے، ایکسرے اور ٹیسٹ وغیرہ سے سبب سامنے نہیں آرہا اور کوئی بھی علاج کارگر نہیں ہو پا رہا۔ ان کی درخواست پر شُرکائے مَدنی قافلہ نے ان کی مدنی مُنی کیلئے دعا کی۔ سفر مکمل ہو جانے کے بعد جب دوسرے دن اُس دُکھیارے اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے مُسرت سے جھومتے ہوئے یہ خوشخبری سنائی کہ بچی کی امی نے بتایا کہ آپ کے مدنی قافلے میں سفر پر روانہ ہونے کے دوسرے ہی دن الحمد للہ عزوجل حیرت انگیز طور پر مدنی منی کے چہرے سے بال ایسے غائب ہوئے جیسے کبھی تھے ہی نہیں!

کوئی سا بھی ہو مرض، آؤ اللہ سے عرض
مل کے سارے کریں، قافلے میں چلو
غم سے روتے ہوئے، جان کھوتے ہوئے
مرحبا! ہنس پڑیں!، قافلے میں چلو

دودھ پیتے بچوں کیلئے 16 مَدَنی پھول

1- بچہ یا بچی کے پیدا ہونے کے فوراً بعد یا بڑ سات بار (اول آخر ایک بار درود شریف) پڑھ کر اگر بچے کو دم کر دیا جائے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بالغ ہونے تک آفتوں سے حفاظت میں رہے گا۔

2- پیدائش کے بعد بچے کو پہلے نمک ملے ہوئے نیم گرم پانی سے نہلایئے پھر سادہ پانی سے غسل دیجئے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بچہ پھوڑے پھنسی کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

3- نمک ملے ہوئے پانی سے بچوں کو کچھ دنوں تک نہلاتے رہئے کہ یہ بچوں کی تندرستی کیلئے بے حد مفید ہے۔ اور نیز

4- نہلانے کے بعد بدن میں سرسوں کے تیل کی مالش بچوں کی صحت کیلئے اِکسیر ہے۔

5- بچوں کو دودھ پلانے سے پہلے روزانہ دو تین مرتبہ ایک اُنگلی شہد چٹا دینا کافی فائدہ مند ہے۔

6- خواہ جھولے میں جھلائیں یا بچھونے پر سُلائیں یا گود میں کھلائیں ہر حال میں بچوں کا سر اُونچا رکھئے سر نیچا اور پاؤں اُونچے نہ ہونے دیجئے کہ نقصان دِہ ہے۔

7- وِلادت کے بعد بہت تیز روشنی والی جگہ میں رکھنے سے بچے کی نگاہ کمزور ہو جاتی ہے۔

8- جب بچے کے مسوڑھے سخت ہو جائیں

9- روزانہ ایک دو مرتبہ مسوڑھوں پر شہد مِلا کریں اور بچے کے سر اور گردن پر تیل کی مالش کرنا مفید ہے۔

10- جب دودھ چھڑانے کا وقت آئے اور بچہ کھانے لگے تو خبردار! اس کو کوئی سخت چیز نہ چبانے دیجئے، بہت ہی نرم اور جلد ہضم ہونے والی غذائیں کھلایئے۔

11- گائے یا بکری کا دودھ بھی پلاتے رہئے۔

12- حسبِ حیثیت بچوں کو اس عمر میں اچھی خوراک دیجئے کہ اِس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں آ جائے گی وہ اگر بچہ زندہ رہا تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام عمر کام آئے گی۔

13- بچوں کو بار بار غذا نہیں دینی چاہئے۔ جب تک ایک غذا ہضم نہ ہو جائے دوسری غذا

ہرگز مت دیجئے۔

14- ٹافیاں، مٹھائی اور کھٹائی کی عادت سے بچانا بہت بہت ضروری ہے کہ یہ چیزیں بچوں کی صحت کیلئے بہت ہی نقصان دہ ہیں۔

15- بچوں کو سوکھے میوے اور تازہ پھل کھلانا بہت ہی اچھا ہے۔

16- ختنہ جتنی چھوٹی عمر میں ہو جائے بہتر ہے تکلیف بھی کم ہوتی اور زخم بھی جلدی بھر جاتا ہے۔ (فیضان سنت باب فیضان رمضان احکام روزہ جلد 1 صفحہ 993)

بچے کو لوری دینا

بچے کو سلانے یا بہلانے کیلئے لوری دینے کا رواج عام ہے لیکن لوری دیتے وقت خیال رکھا جائے کہ یہ بے معانی کلمات پر مشتمل نہ ہو اور نہ ہی اس میں کوئی غیر شرعی کلمہ ہو بلکہ بہتر یہ ہے کہ حمد یا نعت یا اولیائے کرام کی منقبت بچے کو سنائی جائے تو ثواب بھی ملے گا اور بچے کو نیند بھی آ جائے گی۔ لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ کسی محتاط عالم کا ہی کلام پڑھا جائے مثلاً امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (حدائق بخشش) مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ وغیرہ۔

مسئلہ: بچوں کو سُلانے یا رونے سے باز رکھنے کیلئے افیون دینا حرام ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 198)

بچوں پر خرچ کیجئے

اپنے بچوں اور دیگر اہلِ خانہ پر دل کھول کر خرچ کیجئے اور بشاراتِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق دار بنئے۔ چنانچہ

حدیث نمبر۸۸: حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص (ناجائز اور مشتبہ

چیز سے) بچنے کیلئے خود پر خرچ کرے گا تو یہ صدقہ ہے اور جو کچھ اپنی بیوی، اولاد اور گھر والوں پر خرچ کرے گا صدقہ ہے۔ (مجمع الزوائد کتاب الزکوۃ باب فی نفقۃ الرجل الحدیث 4660 جلد 3 صفحہ 302)

حدیث نمبر ۸۹: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرار قلب وسینہ، صاحب معطر پسینہ، باعثِ نزول سکینہ فیض گنجینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سب سے پہلے جو چیز انسان کے ترازوئے اعمال میں رکھی جائے گی وہ انسان کا وہ خرچ ہوگا جو اس نے اپنے گھر والوں پر کیا ہوگا''۔ (المعجم الاوسط الحدیث 6135 جلد 4 صفحہ 328)

حدیث نمبر ۹۰: حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم نور مجسم، شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل کی رضا کیلئے تو جتنا بھی خرچ کرتا ہے تجھے اس کا اجر دیا جائے گا حتی کہ جو لقمہ تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو اس کا بھی اجر ملے گا''۔ (صحیح البخاری کتاب الجنائز باب رثی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث 1295 جلد 1 صفحہ 438)

حدیث نمبر ۹۱: حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روز شمار دو عالم کے مالک و مختار حبیب پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خرچ کرنے کے اعتبار سے بہترین دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے اور اسی طرح وہ دینار (بھی بہتر ہے) جسے وہ راہ خدا عزوجل میں اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار بھی جسے اپنے ساتھیوں پر راہ خدا عزوجل میں خرچ کر دیتا ہے''۔

(المسند للامام احمد بن حنبل حدیث ثوبان الحدیث 2443 جلد 8 صفحہ 323)

حدیث نمبر ۹۲: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین شفیع المذنبین انیس الغریبین سراج السالکین محبوب رب العلمین جناب صادق و امین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک دینار وہ ہے جسے تم اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم غلام پر خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم مسکین پر صدقہ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے ہو، ان میں سب سے زیادہ اجر اس دینار پر ملے گا جسے تم اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتے ہو۔

(صحیح مسلم کتاب الزکوۃ باب فضل النفقۃ علی العیال ...... الخ الحدیث 995 صفحہ 499)

حدیث نمبر۹۳: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنوعذرہ کے ایک شخص نے ایک غلام کو مدبر کیا (یعنی یہ کہا کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے) حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے پوچھا: ''کیا تیرے پاس اس کے علاوہ بھی مال ہے؟'' اس نے عرض کی ''نہیں'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس غلامکو مجھ سے کون خریدے گا؟'' حضرت سیدنا نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو آٹھ سو درہم میں خریدلیا، اور وہ درہم لاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کردیئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ درہم اس غلام کے مالک کو دیئے اور فرمایا: ''پہلے اپنی ذات پر خرچ کرو، پھر اگر بچے تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو، پھر اگر اپنے اہل وعیال سے کچھ بچے تو قرابت داروں پر، اور اگر قرابت داروں سے بھی کچھ بچ جائے تو ادھر اُدھر، اپنے سامنے، دائیں اور بائیں''۔

(صحیح مسلم کتاب الزکوۃ باب الابتداء فی النفقۃ بالنفس......الخ الحدیث 997 صفحہ 499)

مسئلہ: آدمی پر کم از کم اتنا کمانا فرض ہے جو اس کیلئے اس کے اہل وعیال کے لئے، ادائیگی قرض کیلئے اور انہیں کفایت کرسکے جن کا نفقہ اس کے ذمے واجب ہے۔ ماں باپ محتاج وتنگ دست ہوں تو انہیں بقدرِ کفایت کما کر دینا فرض ہے۔

(الفتاویٰ الہندیہ کتاب الکراہیۃ باب الخامس عشر فی الکسب جلد 5 صفحہ 348)

بچوں کو رزقِ حلال کھلایئے

اپنے گھر والوں کو رزقِ حلال کھلانے کا التزام کیجئے کہ اس کی بڑی برکتیں اور فضائل ہیں، چنانچہ

حدیث نمبر۹۴: حضرت سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی چستی دیکھ کر عرض کی: ''یارسول اللہ! کاش یہ شخص جہاد میں شریک ہوتا''، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر یہ اپنے چھوٹے بچوں کی ضرورت پوری کرنے کیلئے نکلا ہے تو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے اور اگر اپنے آپ کو (ناجائز وشبہ والی چیز سے) بچانے کے نکلا ہے تو بھی اللہ عزوجل کی راہ میں ہے اور اگر یہ ریاکاری اور تفاخر کیلئے نکلا ہے تو

پھر یہ شیطان کی راہ میں ہے''۔ (المعجم الکبیر الحدیث 282 جلد 19 صفحہ 129)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: ''جو شخص لگاتار حلال کی روزی کماتا اور حرام کے لقمہ کی آمیزش نہیں ہونے دیتا، اللہ عزوجل اس کے دل کو اپنے نور سے روشن کر دیتا ہے اور حکمت کے چشمے اس کے دل سے جاری ہو جاتے ہیں''۔

(کیمیائے سعادت باب اول فضیلت طلب حلال جلد 1 صفحہ 344)

حدیث نمبر ۹۵: حضور اکرم نور مجسم شاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس کیلئے حلال کمائی کرتا ہے کہ سوال کرنے سے بچے، اہل و عیال کیلئے کچھ حاصل کرے اور پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرے تو وہ قیامت میں اس طرح آئے گا کہ اس کا چہرہ چودہویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا''۔ (شعب الایمان باب فی الزہد وقصر الامل الحدیث 10375 جلد 7 صفحہ 298)

تکمیلِ ضروریات اور آسائشوں کے حصول کیلئے ہرگز ہرگز حرام کمائی کے جال میں نہ پھنسیں کہ یہ آپ کے اور آپ کے گھر والوں کیلئے دنیا و آخرت میں عظیم خسارے کا باعث ہے جیسا کہ

حدیث نمبر ۹۶: حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرار قلب و سینہ صاحب معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ گوشت ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگا جو حرام میں پلا بڑھا ہے''۔

(سنن الدارمی کتاب الرقاق باب فی اکل السحت الحدیث 2776 جلد 2 صفحہ 409)

حدیث نمبر ۹۷: حضرت سیدنا عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سود کا ایک درہم جو انسان (اس کا سود ہونا) جانتے ہوئے کھائے، چھتیس بار زنا کرنے سے سخت تر ہے''۔

(المسند للامام احمد بن حنبل حدیث عبداللہ بن حنظلہ الحدیث 22016 جلد 8 صفحہ 223)

تنگ دستی کی وجہ سے حرام کمانے والا:

حدیث نمبر ۹۸: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم، نور مجسم رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دین دار کو اپنا دین

بچانے کیلئے ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک غار سے دوسری غار کی طرف بھاگنا پڑے گا تو جب ایسا زمانہ آجائے تو روزی اللہ عزوجل کی ناراضگی ہی سے حاصل کی جائے گی پھر اس زمانہ میں آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، اگر اس کے بیوی بچے نہ ہوں تو وہ اپنے والدین کے ہاتھوں ہلاک ہوگا اگر اس کے والدین نہ ہوئے تو وہ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا"۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے؟" فرمایا: "وہ اسے اس کی تنگ دستی پر عار دلائیں گے تو وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے کاموں میں مصروف کردے گا"۔ (الزہد الکبیر الحدیث 479 صفحہ 183)

احتیاطِ نبوی:

حدیث نمبر۹۹: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے (جبکہ ابھی بچے ہی تھے) ایک مرتبہ صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی جب حضور اکرم، نور مجسم، شاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فوراً فرمایا: کخ کخ یعنی اس کو منہ سے نکال کر پھینک دو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم یعنی بنو ہاشم صدقے کا مال نہیں کھاتے"۔

(صحیح المسلم کتاب الزکوۃ باب تحریم الزکوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... الخ الحدیث 1069 صفحہ 501)

بچوں کو نیا پھل کھلایئے

حدیث نمبر۱۰۰: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہلا پھل پیش کیا جاتا تو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: "یا الٰہی عزوجل! ہمارے مدینہ، ہمارے پھلوں اور ہمارے مد اور صاع میں برکت در برکت عطا فرما"۔ پھر وہ پھل وہاں موجود بچوں میں سے سب سے چھوٹے بچے کو دے دیتے"۔

(صحیح المسلم کتاب الحج باب فضل المدینۃ ودعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہا بالبرکۃ الحدیث 1373 صفحہ 713)

جب کوئی نیا پھل آئے تو اپنے بچوں کو کھلایئے کہ نئے کو نیا مناسب ہے۔ پھل وغیرہ بانٹنے میں پہلے بیٹیوں کو دیجئے کہ ان کا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر۱۰۱: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بازار سے اپنے بچوں کیلئے کوئی نئی چیز لائے تو وہ ان پر صدقہ کرنے والے کی طرح ہے اور اسے چاہئے کہ بیٹیوں سے ابتداء کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ بیٹیوں پر رحم فرماتا ہے اور جو شخص اپنی بیٹیوں پر رحمت وشفقت کرے وہ خوفِ خدا عزوجل میں رونے والے کی مثل ہے اور جو اپنی بیٹیوں کو خوش کرے اللہ تعالیٰ بروزِ قیامت اسے خوش کرے گا''۔ (فردوس الاخبار باب المیم الحدیث 5830 جلد 2 صفحہ 263)

بچے کی صحت کا خیال رکھئے

والدین کو چاہئے کہ بچوں کی اچھی صحت کیلئے ضروری لوازمات مثلاً اچھی غذا، صاف ستھرے گھر اور موسم کے مطابق آرام دہ لباس کا خیال رکھیں۔ ان کے استعمال کی اشیاء کو جراثیم سے بچا کر رکھیں۔ انہیں حفاظتی ٹیکے لگوائیں۔ اگر وہ بیمار پڑ جائیں تو کسی ماہر طبیب کی خدمت حاصل کریں۔ حصول شفاء کیلئے اللہ عزوجل کے پیاروں کی بارگاہ میں بھی حاضر ہونا چاہئے۔ جیسا کہ

حدیث نمبر۱۰۲: حضرت سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں لے گئیں اور عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا بھانجا بیمار ہے''۔ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے دعائے برکت فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پیا۔
(صحیح المسلم کتاب الفضائل باب اثبات خاتم النبوۃ الحدیث 2345 صفحہ 1277)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر کبھی آپ کی اولاد یا گھر کا کوئی اور فرد بیمار ہو جائے تو طبی علاج کے ساتھ ساتھ راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنے والے مدنی قافلوں میں شامل ہو کر اس کی صحت یابی کی دعا بھی کیجئے۔ الحمد للہ عزوجل! راہِ خدا عزوجل میں عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے شفایابی کے کئی واقعات ہیں۔ دو بہاریں ملاحظہ ہوں۔

بینائی واپس آگئی:

شیخ طریقت، امیر اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم

العالیہ کے پاس ایک صاحب اپنے منے کو گود میں اٹھا کر دم کروانے کیلئے لائے اور بتایا کہ بچی کی بینائی چلی گئی ہے۔ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے دم کرنے کے بعد مشورہ دیا کہ آپ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں سفر کریں اور سفر پر جا کر دعا کریں، ان شاء اللہ عزوجل کرم ہوگا۔ کچھ عرصے بعد وہ صاحب پھر اپنے منے کو لے کر فیضانِ مدینہ تشریف لائے اور بتایا کہ میں نے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے میں سفر کیا اور سفر پر جا کر دعا مانگی تھی، الحمد للہ عزوجل! میرے منے کی آنکھوں کی روشنی واپس آچکی ہے۔

انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں
کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

(دعوتِ اسلامی کی بہاریں قسط اول صفحہ 3)

علاج ہو گیا:

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ہمارے پڑوسی کا بچہ کسی موذی مرض میں مبتلا ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ اس کا علاج پاکستان میں نہیں ہوسکتا اگر اس کی زندگی چاہتے ہو تو اسے بیرونِ ملک لے جاؤ۔ وہ بے چارہ غریب شخص بیرونِ ملک علاج کروانے کیلئے لاکھوں روپے کہاں سے لاتا۔ الغرض وہ اپنے لختِ جگر کی زندگی سے ناامید ہو گیا۔ باب المدینہ (کراچی) میں ہونے والا تین روزہ سنتوں بھرا اجتماع قریب تھا۔ میں نے اسے اجتماع میں شرکت کر کے دعا کرنے کی ترغیب دلائی۔ چنانچہ وہ اپنے بیمار بچے کو بھی اجتماع میں لے گیا اور گڑگڑا کر دعا مانگی۔ الحمد للہ عزوجل بچہ بالکل تندرست ہو گیا، جب ڈاکٹروں نے بچہ کا دوبارہ طبی معائنہ کیا تو حیران رہ گئے۔ (دعوتِ اسلامی کی بہاریں حصہ اول صفحہ 15)

زبان کھلنے کے بعد اللہ عزوجل کا نام سکھایئے

جب بچہ ذرا ہوشیار ہو جائے اور زبان کھولنے لگے تو سب سے پہلے اس کے خالق و مالک اور رازِق کا اسمِ ذات ''اللہ'' سکھانا چاہئے اور اس بات کا التزام بھی کیا جائے کہ اس کی پاک وصاف زبان سے سب سے پہلے کلمہ طیبہ ہی جاری ہو۔

حدیث نمبر ۱۰۳ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے بچوں کی زبان سے سب سے پہلے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہلواؤ''۔ (شعب الایمان باب فی حقوق الاولاد الحدیث 8649 جلد 6 صفحہ 397)

شیخ طریقت، امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی نواسی کیلئے سب گھر والوں کو کہہ رکھا تھا کہ اس کے سامنے ''اللہ اللہ کا ذکر کرتے رہیں تاکہ اس کی زبان سے پہلا لفظ ''اللہ'' نکلے اور جب وہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں لائی جاتی تو آپ خود بھی اس کے سامنے ذکر اللہ کرتے۔ چنانچہ جب ان کی نواسی نے بولنا شروع کیا تو پہلا لفظ ''اللہ'' ہی بولا۔

تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے مرحوم رکن الحاج الحافظ المفتی محمد فاروق العطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی مدنی منی ان کی وفات کے وقت گیارہ ماہ کی تھی۔ جب مدنی منی سے گھر کا کوئی فرد کہتا کہ بولو بیٹی ''پاپا'' تو فرماتے: ''اس کو یوں نہ سکھایئے بلکہ اس کے سامنے ''اللہ، اللہ'' کہتے رہیں۔

(مفتی دعوتِ اسلامی صفحہ 43)

بچے جب بولنا شروع کریں تو اس سے گفتگو کے دوران صاف اور آسان چھوٹے چھوٹے فقروں میں بات کریں۔ بچے شروع شروع میں تتلا کر بولتے ہیں لیکن آپ ایسا نہ کریں کیونکہ ایسی صورت میں وہ اسی انداز کو اچھا سمجھنا شروع کریں گے اور ان کی یہ عادت بڑے ہو کر بھی باقی رہتی ہے۔

باپ کا نام اور گھر کا پتہ یاد کرایئے

جونہی بچہ گھر سے باہر نکلنے کے قابل ہو جائے تو اسے اس کے والد اور دادا اور چچا وغیرہ کا نام گلی یا محلے کا نام یاد کروا دیجئے تاکہ خدانخواستہ گم ہو جانے کی صورت میں اسے آسانی سے گھر پہنچایا جا سکے۔ اگر آپ اس کام میں سستی کریں گے تو ہو سکتا ہے بچہ گم ہونے کی صورت میں جلدی نہ مل سکے کیونکہ جو شخص بھی اسے گھر پہنچانا چاہے گا وہ اس سے اس کا نام و پتہ پوچھے گا اور جواب میں بچہ اگر یہ کہے گا کہ میں اپنے باپ کا بیٹا ہوں، اور اپنے گھر میں

رہتا ہوں تو اس کے گھر بار کا کچھ پتا نہ چل سکے گا۔

ضروری عقائد سکھایئے!

والدین کو چاہیے کہ جب ان کی اولاد سن شعور کو پہنچ جائے تو اسے اللہ تعالیٰ، فرشتوں، آسمانی کتابوں، انبیاء کرام علیہم السلام، قیامت اور جنت و دوزخ کے بارے میں بتدریج عقائد سکھائیں۔ بچے کو بتائیں کہ

ہمیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے، وہی ہمیں رزق (Livelihood) عطا فرماتا ہے، اسی نے زندگی دی ہے وہی موت دے گا، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، وہ جسم، جگہ اور مکان سے پاک ہے (بعض ماں باپ اللہ تعالیٰ کا نام لینے پر اپنے بچے کو آسمان کی طرف انگلی اٹھانا سکھاتے ہیں، ایسا نہ کیا جائے) وہ کسی کا محتاج نہیں ساری کائنات اس کی محتاج ہے، وہ اولاد سے پاک ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، جو کچھ ہو چکا ہے، جو ہو رہا ہے یا ہو گا وہ سب جانتا ہے......

فرشتے اس کی نوری مخلوق ہیں جو اس کے حکم سے مختلف کام سرانجام دیتے ہیں مثلاً بارش برسانا، ہوا چلانا، کسی کی روح نکالنا وغیرہا......

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے بہت سے صحیفے اور کتابیں نازل فرمائیں جن میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔

1- تورات (یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی)

2- زبور (یہ حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی)

3- انجیل (یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی)

4- قرآن کریم (یہ ہمارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی)

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی رہنمائی کیلئے اپنے انبیاء اور رسولوں کو بھیجا جن کی مکمل تعداد وہی جانتا ہے اور سب سے آخر میں ہمارے نبی محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے آخری نبی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اعلیٰ شان عطا فرمائی ہے۔

قیامت سے مراد یہ ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ یہ آسمان وزمین سب تباہ ہو جائیں گے پھر مردے اپنی قبروں سے اٹھ کھڑے ہوں گے اور میدانِ محشر میں اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور اپنے اعمال کا حساب دیں گے پھر جس کے عمل اچھے ہوں گے اسے جنت ملے گی اور جس کے اعمال برے ہوں گے اسے دوزخ میں جانا پڑے گا۔

بچے کے ذہن میں جنت کا شوق اور جہنم کا خوف بٹھایئے۔ اس سلسلے میں بچے کی سمجھ بوجھ کے مطابق انعاماتِ جنت اور عذاباتِ جہنم کی روایات سنایئے اور اسے بتایئے کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں گے تو ہمیں جنت ملے گی اور اگر اللہ عزوجل کی نافرمانی میں زندگی بسر کی تو جہنم کا عذاب ہمارا منتظر ہوگا۔ والعیاذ باللہ......(ماخوذ از بہار شریعت حصہ اول)

حکایت: ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہر کے کنارے پر چل رہے تھے کہ آپ نے دیکھا کہ ایک بچہ کنارے پر بیٹھا وضو کر رہا ہے اور رو بھی رہا ہے۔ آپ نے پوچھا: ''اے منے! تم کیوں رو رہے ہو؟'' اس نے عرض کی: ''میں قران پاک کی تلاوت (Recite) کر رہا تھا، جب میں اس آیت پر پہنچا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ۔

(پ28التحریم6)

''اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں''۔

تو میں ڈر گیا کہ اللہ تعالیٰ کہیں مجھے جہنم میں نہ ڈال دے''۔ آپ نے فرمایا: ''منے! تم تو بہت چھوٹے ہو، تم جہنم میں نہیں جاؤ گے''۔ وہ کہنے لگا: ''بابا جان! آپ تو سمجھ دار ہیں، کیا آپ نہیں جانتے کہ جب لوگ اپنی ضرورت کیلئے آگ جلاتے ہیں تو پہلے چھوٹی لکریوں کو رکھتے ہیں پھر بڑی لکڑیاں آگ میں ڈالتے ہیں''۔

وہ بزرگ اس ننھے مدنی منے کے اس انداز (Behaviour) کو دیکھ کر بہت روئے اور فرمانے لگے: ''یہ بچہ ہم سے کہیں زیادہ جہنم کی آگ سے ڈرتا ہے تو ہمارا حال کیا ہونا

چاہئے''۔(درۃ الناصحین المجلس السابع والستون صفحہ 263)

بچے کے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ڈالئے

والدین کو چاہئے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف واقعات وقتاً فوقتاً بچے کو سناتے رہیں تاکہ اس کے دل میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پروان چڑھتا چلا جائے۔

حدیث نمبر۱۰۴: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں کوئی اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں''۔(صحیح البخاری کتاب الایمان باب حب الرسول من الایمان الحدیث14 جلد1 صفحہ 15)

اپنے بچے کو سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والا تبار پر درود پاک پڑھنے کی عادت ڈالئے۔ اس کیلئے خصوصی طور پر بچے کے سامنے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرانور ہونے پر محبت کے ساتھ درودِ شریف مثلاً صلی اللہ علیہ وسلم پڑھئے اور صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب (یعنی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو) کہہ کر بچے کو بھی دُرود پڑھنے کی ترغیب دیجئے۔ وقتاً فوقتاً بچے کو درود شریف پڑھنے کے فضائل بتاتے رہیں، چند روایات پیش خدمت ہیں۔

حدیث نمبر۱۰۵: نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحروبر، آمنہ کے پسر، حبیبِ پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے: ''اللہ تعالیٰ کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مصافحہ کریں اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں''۔

(مسند ابی یعلی مسند انس بن مالک الحدیث 2951 جلد 3 صفحہ 95)

حدیث نمبر۱۰۶: حضور پاک صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان رحمت نشان ہے: ''مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے''۔(الجامع الصغیر الحدیث 1406 صفحہ 87)

حدیث نمبر۱۰۷: سیدالمبلغین، رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جنت نشان ہے: ''بیشک

اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے: فُلاں بن فُلاں نے آپ پر اس وقت دُرود پاک پڑھا ہے''۔ (مجمع الزوائد کتاب الادعیۃ باب فی الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الدعاء وغیرہ الحدیث 17291 جلد 10 صفحہ 251)

حدیث نمبر ۱۰۸: اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے: ''جو مجھ پر سو مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ عزوجل اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا، ان میں سے تیس دنیا کی ہیں اور ستر آخرت کی''۔

(کنز العمال کتاب الاذکار الباب السادس الحدیث 2229 جلد 1 صفحہ 255)

حدیث نمبر ۱۰۹: خاتم المرسلین رحمۃ للعلمین شفیع المذنبین انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوب رب العلمین، جناب صادق و امین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: ''بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہوں گے''۔ (جامع الترمذی کتاب الوتر باب ماجاء فی فضل الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث 484 جلد 2 صفحہ 27)

حدیث نمبر ۱۱۰: آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوب رب اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے: ''مجھ پر درود شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا''۔ (الدر المنثور جلد 6 صفحہ 654)

حدیث نمبر ۱۱۱: سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: ''اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں اور حساب و کتاب (Book Keeping) سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت درود شریف پڑھے ہوں گے''۔ (فردوس الاخبار الحدیث 8210 جلد 2 صفحہ 471)

حدیث نمبر ۱۱۲: نبی مکرم نور مجسم رسول اکرم شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جس نے مجھ پر سو مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہداء کے ساتھ رکھے

گا''۔ (مجمع الزوائد کتاب الادعیۃ باب فی فصل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ الخ الحدیث 17298 جلد 10 صفحہ 252)

حدیث نمبر ۱۱۳: شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحب معطر پسینہ، باعثِ نزول سکینہ، فیض گنجینہ ﷺ کا فرمان عظمت نشان ہے: ''جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار بار درود پاک پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے''۔

(الترغیب والترہیب کتاب الذکر والدعاء الترغیب فی اکثار الصلوٰۃ علی النبی ﷺ الحدیث 22 جلد 2 صفحہ 328)

حدیث نمبر ۱۱۴: شہنشاہِ خوش خصال، سلطان شیریں مقال، پیکرِ حسن و جمال مخزن عظمت وکمال دافع رنج وملال صاحب جودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال ﷺ کا فرمان عظمت نشان ہے: ''جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق ومحبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے''۔ (المعجم الکبیر الحدیث 928 جلد 2 صفحہ 361)

والدین کو چاہئے کہ جب بھی نبی کریم، رؤف رحیم ﷺ کا نام اقدس آئے تو اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگالیں۔ اس کا ثبوت اس روایت میں ہے کہ

حدیث نمبر ۱۱۵: حضرت سیدنا امام حسن المجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جو شخص مؤذن کو اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتے سنے اور یہ دعا پڑھے مَرْحَبًا بِحَبِيْبِىْ وَقُرَّةِ عَيْنِىْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ اور اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے تو نہ کبھی اندھا ہو، اور نہ کبھی اس کی آنکھیں دُکھیں۔ (المقاصد الحسنۃ تحت الحدیث 1021 صفحہ 390)

سید المحبوبین ﷺ کا ذکر نورِ ایمان وسرورِ جان ہے۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ اپنے بچے میں سرکارِ مدینہ، فیضِ گنجینہ، راحت قلب وسینہ ﷺ کی نعت شریف پڑھنے اور سننے کا ذوق وشوق بیدار کریں۔

صحابہ کرام واہلِ بیت رضی اللہ عنہم کی محبت سکھایئے

اپنے اسلاف سے عقیدت ومحبت کا تعلق ایمان کی مضبوطی کا ذریعہ ہے۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ اپنے بچوں کے دل میں صحابہ کرام واہل بیت رضی اللہ عنہم کی عقیدت پیدا کریں۔ اس کیلئے بچوں کو ان نفوس قدسیہ کی سیرت کے نورانی واقعات سنایئے۔

حدیث نمبر۱۱۶: حضرت سیدنا عبد اللہ بن مغفل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میرے صحابہ کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، میرے بعد انہیں نشانۂ اعتراض نہ بنانا، جس نے ان سے محبت رکھی تو اس نے میری محبت کے سبب ان سے محبت رکھی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو اس نے مجھ سے بغض کے سبب ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں ازیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے ازیت دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ازیت دی، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی گرفت میں لے لے''۔

(سنن الترمذی کتاب المناقب باب فی من سب اصحاب النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم الحدیث 3888 جلد 5 صفحہ 463)

حدیث نمبر۱۱۷: حضرت سیدنا ابوذر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کعبۃ اللہ شریف کا دروازہ پکڑے ہوئے فرمایا کہ میں نے سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''خبردار! تم میں میرے اہل بیت کی مثال کشتیِ نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی طرح ہے، جو اس میں سوار ہوا، وہ نجات پا گیا اور جو پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا''۔

(المستدرک کتاب معرفۃ الصحابۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم باب وعدنی ربی فی اہل بیتی......الخ الحدیث 4774 جلد 4 صفحہ 132)

اولیاءِ کرام رحمہم اللہ کا ادب سکھایئے

اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے ولیوں کا ادب سکھایئے اور ان کی پیروی کا ذہن بنایئے۔

اپنے مقبول بندوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (پ11 یونس 62)

''سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم''۔ (کنز الایمان)

حدیث نمبر۱۱۸: نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کسی ولی سے دشمنی رکھے تحقیق اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اعلانِ جنگ کر دیا''۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب من ترجی لہ السلامۃ من الفتن الحدیث 3989 جلد 4 صفحہ 350)

لیکن یاد رکھئے! کہ کوئی بھی ولی چاہے وہ کیسا ہی عظیم ہو، احکامِ شرعیہ کی پابندی سے آزاد نہیں ہو سکتا، چنانچہ داڑھی منڈانے، ایک مٹھی سے گھٹانے، گالیاں بکنے، گانے سننے،

فلمیں ڈرامے دیکھنے، نامحرم عورتوں کا ہاتھ پکڑنے والا اور دیگر اعلانیہ گناہ کرنے والا شخص کبھی ولی نہیں ہوسکتا۔ بعض جاہل یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ شریعت ایک راستہ ہے اور راستہ کی حاجت ان کو ہوتی ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں، ہم تو پہنچ گئے۔ ایسوں کے بارے میں سید الطائفہ حضرت سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''بے شک وہ سچ کہتے ہیں، وہ پہنچ گئے مگر کہاں؟ جہنم میں''۔ (الوقت والجواہر مبحث السادس والعشرون الجزء الاول صفحہ 206)

اپنے بچے کو قرآن پڑھایئے

قرآن ایک نور ہے اگر بچوں کا دل و دماغ قرآن کی روشنی سے آراستہ کیا جائے تو ان شاء اللہ عزوجل اُن کا باطن بھی منور ہو جائے گا۔ معلمِ اعظم، شفیع معظم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اولاد کو تعلیمِ قرآن سے آراستہ کرنے والوں کو کئی بشارتیں عطا فرمائی ہیں۔ چنانچہ

حدیث نمبر۱۱۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاکِ صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے دنیا میں اپنے بچے کو قرآن پڑھنا سکھایا، تو بروزِ قیامت جنت میں اس شخص کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی بناء پر اہلِ جنت جان لیں گے کہ اس شخص نے دنیا میں اپنے بیٹے کو تعلیم دلوائی تھی''۔ (المعجم الاوسط الحدیث 96 جلد 1 صفحہ 40)

حدیث نمبر۱۲۰: دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، صاحبِ قرآن، محبوبِ رحمٰن عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: ''جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن کریم سکھائے اس کے سب اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں''۔ (المعجم الاوسط الحدیث 9635 جلد 1 صفحہ 524)

اگر بچے کا رجحان ہو تو اسے قرآن پاک بھی حفظ کروایئے اس کی فضیلت زیادہ ہے جیسا کہ

حدیث نمبر۱۲۱: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے بیٹے کو قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا سکھایا، اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس نے اپنے بچے کو بغیر دیکھے پڑھنا سکھایا تو اللہ تعالیٰ اس باپ کو چودھویں رات کے چاند کی مانند اٹھائے گا اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا: پڑھ، پس جب بھی وہ ایک آیت پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس

کے باپ کا ایک درجہ بلند فرمادے گا یہاں تک کہ وہ پورا قرآن ختم کرلے''۔

(المعجم الاوسط الحدیث 1935 جلد 1 صفحہ 524)

والدین کو چاہئے کہ اپنے بچے کو قرآن پاک پڑھانے کیلیے ایسے صحیح العقیدہ قاری صاحب کا انتخاب کریں جو بچے کو درست مخارج سے قرآن پاک پڑھائیں کیونکہ قرآن پاک اتنی تجوید سے پڑھنا فرض عین ہے کہ حرف دوسرے حرف سے صحیح ممتاز ہو۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 3 صفحہ 253)

اس کے ساتھ ساتھ وہ قاری صاحب بچے کی تربیت میں والدین کے معاون بھی بنیں۔

مدرسۃ المدینہ:

الحمد للہ عزوجل! تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے زیرِ انتظام اندرون و بیرونِ ملک حفظ و ناظرہ کے ہزاروں مدارس بنام ''مدرسۃ المدینہ'' قائم ہیں۔ جہاں بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ صرف پاکستان میں تادمِ تحریر کم و بیش 42000 ہزار مدنی منے اور مدنی منیوں کو حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جارہی ہے۔ والدین کو چاہئے کہ اپنے بچے کی بہتر تربیت کیلئے اسے قریبی مدرسہ المدینہ میں داخل کروائیں۔

سات برس کی عمر سے نماز کی تاکید کیجئے

جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھنا سکھائیں اور اسے پانچوں وقت کی نماز ادا کروائیں تاکہ بچپن ہی سے ادائیگی نماز کی عادت پختہ ہو۔ بچے کو بالخصوص صبح سویرے اٹھنے اور وضو کر کے نماز پڑھنے کی عادت ڈالئے۔ مگر سردیوں میں بچے کو وضو کیلئے نیم گرم پانی مہیا کیجئے تاکہ وہ سرد پانی کی مشقت سے گھبرا کر وضو اور نماز سے جی نہ چرائے۔ بلکہ والد صاحب کو چاہئے کہ اسے مسجد میں اپنے ساتھ لے جائیں لیکن پہلے اسے مسجد کے آداب سے آگاہ کردیں کہ مسجد میں شور نہیں مچانا، ادھر ادھر نہیں بھاگنا، نمازیوں کے آگے سے نہیں گزرنا وغیرہ۔ پھر اسے جماعت کی سب سے آخری صف میں دوسرے بچوں کے ساتھ کھڑا کریں۔ اس حکمتِ عملی کی بدولت بچے کا مسجد کے ساتھ روحانی رشتہ قائم ہو جائے

گا، ان شاء اللہ عزوجل۔

حدیث نمبر ۱۲۲: شاہِ بنی آدم، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بچوں کو سات سال کی عمر ہو جانے پر نماز سکھاؤ اور دس سال کے ہو جانے پر انہیں نماز کے معاملے پر مارو''۔

(سنن ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ماجاء متی یومر الصبی بالصلوٰۃ الحدیث 407 جلد 1 صفحہ 416)

نماز کے عادی:

جب محدثِ اعظم حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ بچپن (Childhood) میں چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو اپنے والد ماجد کے ہمراہ مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے جانا شروع کر دیا۔ (حیاتِ محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 30)

روزہ رکھوایئے

نماز کی طرح بچے کو روزہ رکھنے کا بھی عادی بنایا جائے۔ اسے روزے کی مشق اس طرح کروائی جائے کہ پہلے اسے چند گھنٹے بھوکا رہنے کا ذہن دیا جائے پھر بتدریج اس دورانیے کو بڑھایا جائے اور جب بچہ روزہ رکھنے کے قابل ہو جائے تو اسے روزہ رکھوایا جائے۔ لیکن اسے باور کروایا جائے کہ محض بھوک پیاس برداشت (Endurance) کرنے کا نام روزہ نہیں بلکہ روزے میں ہر بُرے کام سے بچنا چاہیے۔

روزہ کشائی:

اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کی روزہ کشائی کی تقریب کا حال بیان کرتے ہوئے مولانا سید ایوب علی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ ''رمضان مبارک کا مقدس مہینہ ہے اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے پہلے روزہ کشائی کی تقریب ہے کشانۂ اقدس میں جہاں افطار کا اور بہت قسم کا سامان ہے۔ ایک محفوظ کمرے میں فرنی کے پیالے جمانے کیلئے چُنے ہوئے تھے۔ آفتاب نصف النہار پر ہے ٹھیک شدت کی گرمی کا وقت ہے کہ حضور کے والدِ ماجد آپ کو اسی کمرے میں لے جاتے ہیں اور دروازہ کے پٹ بند کر کے ایک پیالہ اٹھا کر دیتے ہیں کہ ''اسے کھالو''۔

آپ عرض کرتے ہیں: ''میرا تو روزہ ہے کیسے کھاؤں؟'' ارشاد ہوتا ہے: ''بچوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے، لو کھالو، میں نے دروازہ بند کر دیا ہے، کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہے''۔ آپ عرض کرتے ہیں: ''جس کے حکم سے روزہ رکھا ہے، وہ تو دیکھ رہا ہے''۔ یہ سنتے ہی حضور کے والدِ ماجد کی چشمانِ مبارک سے اشکوں کا تار بندھ گیا اور کمرہ کھول کر باہر لے آئے۔ (حیات اعلیٰ حضرت صفحہ 87 مکتبہ نبویہ لاہور)

دینی تعلیم دلوایئے

اپنی اولاد کو کامل مسلمان بنانے کیلئے زیورِ علم دین سے آراستہ کرنا بے حد ضروری ہے مگر آہ! آج دینی تعلیم کا رجحان نہ ہونے کے برابر ہے۔ اپنے ہونہار بچوں کو دنیاوی علوم و فنون تو خوب سکھائے جاتے ہیں مگر سنتیں سکھانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اگر بچہ ذرا ذہین ہو تو اس کے والدین کے دل میں اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہش انگڑائیاں لینے لگتی ہے اور اس خواہش کی تکمیل کیلئے اس کی دینی تربیت سے منہ موڑ کر مغربی تہذیب کے نمائندہ اداروں کے مخلوط ماحول میں تعلیم دلوانے میں کوئی عار محسوس نہیں کی جاتی بلکہ اسے ''اعلیٰ تعلیم'' کی خاطر کفار کے حوالے کرنے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ اور اگر بچہ کند ذہن ہے یا شرارتی ہے یا معذور (Disable) ہے تو جان چھڑانے کیلئے اسے کسی دار العلوم یا جامعہ میں داخلہ دلا دیا جاتا ہے۔

بظاہر اس کی وجہ یہی نظر آتی ہے کہ والدین کی اکثریت کا نظریہ محض دنیاوی مال و جاہ ہوتی ہے، اُخروی مراتب کا حصول ان کے پیشِ نظر نہیں ہوتا۔ والدین کو چاہئے کہ پہلے اپنی اولاد کو ضروری دینی تعلیم دلوائیں اسے کم از کم نماز روزہ کے مسائل، دیگر فرائض و واجبات، حلال و حرام، خرید و فروخت، اجارہ (یعنی اجرت پر خدمت لینے یا دینے) حقوق العباد (Rights of Hunans) وغیرہ کے شرعی احکام سکھا دیئے جائیں۔

اس کے بعد چاہیں تو وہ دنیاوی تعلیم جس سے احکامِ شرعیہ کی خلاف ورزی لازم نہ آتی ہو، بھی دلائیں لیکن بہتر یہی ہے کہ اسے درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) کروائیں تا کہ وہ عالم بننے کے بعد معاشرے میں لائقِ تقلید کردار کا مالک بنے اور دوسروں کو علم دین بھی سکھائے۔

بطورِ ترغیب علم دین سیکھنے کے چند فضائل ملاحظہ ہوں:

حدیث نمبر۱۲۳: حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سرکارِ مدینہ فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالب العلم کے عمل سے خوش ہو کر اس کیلئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بیشک زمین و آسمان میں رہنے والے حتیٰ کہ پانی کی مچھلیاں طالب علم کیلئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علماء وارثِ انبیاء علیہم السلام ہیں اور انبیاء علیہم السلام درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ یہ نفوسِ قدسیہ تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے بڑا حصہ حاصل کر لیا''۔

(سنن ابن ماجہ کتاب السنۃ باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم الحدیث 223 جلد 1 صفحہ 145)

حدیث نمبر۱۲۴: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بندہ علم کی جستجو میں جوتے یا موزے یا کپڑے پہنتا ہے، اپنے گھر کی چوکھٹ سے نکلتے ہی اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''۔(المعجم الاوسط باب الیم الحدیث 5722 جلد 4 صفحہ 204)

حدیث نمبر۱۲۵: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ سرور قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''یہ دونوں بھلائی پر ہیں مگر ایک مجلس دوسری سے بہتر ہے، ایک مجلس کے لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہیں، اس کی طرف راغب ہیں، اگر چاہے انہیں دے چاہے نہ دے۔ اور دوسری مجلس کے لوگ خود بھی فقہ اور علم سیکھ رہے ہیں اور نہ جاننے والوں کو سکھا بھی رہے ہیں، یہی افضل ہیں، میں معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہی میں تشریف فرما ہوئے۔

(سنن الدارمی المقدمۃ باب فی فضل العلم الحدیث 349 جلد 1 صفحہ 111)

استاذ کا انتخاب:

ان شفاف آئینوں میں تقویٰ و پرہیزگاری کی نقش نگاری کرنے اور شیطان کی

کاریگری سے محفوظ رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ بچوں کی تعلیم کیلئے ایسا استاذ تلاش کیا جائے جو خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پیکر ہو۔ مگر افسوس! کہ فی زمانہ یہ اہم انتخاب بھی دنیاوی تقاضوں اور سہولتوں کی بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ اسلامی دنیا میں جتنے بھی لعل و جواہر پیدا ہوئے ان کی تعلیم و تربیت خداترس اور شریف النفس علماء و اساتذہ کے ہاتھوں ہوئی۔

حدیث نمبر۱۲۶: حدیث میں ہے: ''بے شک یہ علم دین ہے تم میں سے ہر شخص دیکھ لے کہ وہ کس سے دین حاصل کر رہا ہے''۔

(کنز العمال کتاب العلم الباب الثالث فی آداب العلم الحدیث 29260 جلد 10 صفحہ 105)

جامعۃ المدینہ:

الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام کثیر جامعات بنام ''جامعۃ المدینہ'' قائم ہیں۔ ان کے ذریعے لاتعداد اسلامی بھائیوں کو (حسبِ ضرورت قیام وطعام کی سہولت کے ساتھ) درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) اور اسلامی بہنوں کو ''عالمہ کورس'' کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جامعات میں ایسا مدنی ماحول فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یہاں سے پڑھنے والے علم وعمل کا پیکر بن کر نکلیں۔ آپ بھی اپنی اولاد کو علم وعمل سکھانے کیلئے جامعۃ المدینہ میں تعلیم دلوائیے۔

شوقِ علم:

امامِ اہلسنت، مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی ہمشیرہ کا بیان ہے کہ ''اعلیٰ حضرت نے (بچپن میں) کبھی پڑھنے میں ضد نہیں کی، خود سے برابر پڑھنے کو تشریف لے جایا کرتے۔ جمعہ کے دن بھی چاہا کہ پڑھنے جائیں مگر والد صاحب کے منع فرمانے سے رک گئے''۔ (حیات اعلیٰ حضرت جلد 1 صفحہ 89)

باب نمبر4:

اپنی اولاد کو آداب سکھائیے

حدیث نمبر۱۲۷: حضرتِ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان کا اپنے بچے کو ادب سکھانا ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے''۔

(سنن الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی ادب الولد الحدیث 1958 جلد 3 صفحہ 382)

حدیث نمبر۱۲۸: اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے: ''کسی باپ نے اپنے بیٹے کو اچھا ادب سکھانے سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں دیا''۔(سنن الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی ادب الولد الحدیث 1959 جلد 3 صفحہ 383)

والدین کو چاہئے کہ اپنے بچے کو مختلف آداب سکھائیں، بغرضِ سہولت یہاں چند اُمور کا بیان کیا جارہا ہے۔

کھانے کے آداب:

کھانا اللہ تعالیٰ کی بہت لذیذ نعمت ہے۔ اگر سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق کھانا کھایا جائے تو ہمیں پیٹ بھرنے کے ساتھ ساتھ ثواب بھی حاصل ہوگا۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو سنت کے مطابق کھانا کھانے کی عادت ڈالیں۔ اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

1- ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھولیں۔

حدیث نمبر۱۲۹: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہئے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے''۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمہ باب الوضوء عند الطعام الحدیث 3260 جلد 4 صفحہ 9)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنی ہیں ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کر لینا۔ (مرأۃ المناجیح جلد 6 صفحہ 32)

جب بھی کھانا کھائیں تو بیٹھ کر کھائیں کہ یہ سنت ہے۔ بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ الٹا پاؤں بچھادیں اور سیدھا کھڑا رکھیں یا سرین پر بیٹھ جائیں اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھیں یا دو زانو بیٹھیں۔ (تینوں میں سے جس طرح بھی بیٹھیں گے سنت ادا ہو جائے گی)

(اشعۃ اللمعات کتاب الاطعمۃ فصل 1 جلد 3 صفحہ 518)

کھانے سے پہلے جوتے اتارلیں۔

حدیث نمبر ۱۳۰: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتارلو، اس میں تمہارے قدموں کیلئے راحت ہے''۔

(سنن الدارمی کتاب الاطعمۃ باب فی خلع النعال عند الاکل الحدیث 208 جلد 2 صفحہ 148)

4- کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیں۔

حدیث نمبر ۱۳۱: حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے کو شیطان اپنے لئے حلال سمجھتا ہے''۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربۃ باب آداب الطعام...... الخ الحدیث 2017 صفحہ 1116)

حدیث نمبر ۱۳۲: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ پہلے بسم اللہ پڑھے۔ اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یہ کہے بِسْمِ اللهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔

(سنن ابی داود کتاب الاطعمۃ باب التسمیۃ عند الطعام الحدیث 3767 جلد 3 صفحہ 487)

5- کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر کھانے میں زہر (Poison) بھی ہوگا تو ان شاء اللہ عزوجل اثر نہیں کرے گا، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی

برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے"۔ (فردوس الاخبار الحدیث 1955 جلد 1 صفحہ 274)

6- سیدھے ہاتھ سے کھائیں۔

حدیث نمبر۱۳۳: حضور پاک، صاحب لولاک سیاح افلاک ﷺ کا فرمانِ عظمت نشان ہے: "جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو سیدھے ہاتھ سے کھائے اور جب پئے تو سیدھے ہاتھ سے پئے کہ شیطان الٹے ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے"۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربۃ باب آداب الطعام والشرب الحدیث 2020 صفحہ 1117)

7- اپنے سامنے سے کھائیں۔

حدیث نمبر۱۳۴: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر ﷺ نے فرمایا: "ہر شخص برتن کی اسی جانب سے کھائے جو اس کے سامنے ہو"۔

(صحیح البخاری کتاب الأطعمۃ باب الاکل مما یلیہ الحدیث 5377 جلد 3 صفحہ 521)

حدیث نمبر۱۳۵: حضرت سیدنا ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز کھانا کھاتے ہوئے میرا ہاتھ پیالے میں ادھر اُدھر حرکت کر رہا تھا یعنی کبھی ایک طرف سے لقمہ اٹھایا کبھی دوسری طرف سے اور کبھی تیسری طرف سے لقمہ اٹھایا۔ جب اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب ﷺ نے مجھے اس طرح کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: "اے لڑکے! بِسْمِ اللہ پڑھ کر دائیں ہاتھ سے کھایا کرو اور اپنے سامنے سے کھایا کرو، چنانچہ اس کے بعد سے میرے کھانے کا طریقہ یہی ہو گیا"۔

(صحیح البخاری کتاب الاطعمۃ باب التسمیۃ علی الطعام والاکل بالیمین الحدیث 5376 جلد 3 صفحہ 521)

8- کھانے میں کسی قسم کی عیب نہ لگائیں مثلاً یہ نہ کہیں کہ مزیدار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنت ہے اور اگر اس کی وجہ سے کھانا پکانے والے یا میزبان کی دل آزادی ہو جائے تو ممنوع ہے۔ بلکہ جی چاہے تو کھائیں ورنہ ہاتھ روک لیں۔

حدیث نمبر۱۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرو، دو

جہاں کے تاجور سلطان بحرو برصلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا (یعنی برا نہیں کہا) اگر خواہش ہوتی تو کھالیتے اور خواہش نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے۔

(صحیح البخاری کتاب الاطعمۃ باب ماعاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما الحدیث 5409 جلد 3 صفحہ 531)

امام اہل سنت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں: ''کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر میں بھی نہ چاہئے، مکروہ و خلاف سنت ہے۔ (سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمالیا ورنہ نہیں۔ (رہا) پرائے گھر میں عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مروتی پر دلیل ہے۔'' گھی کم ہے یا مزہ کا نہیں'' یہ عیب نکالنا ہے اور اگر کوئی شے اسے مضر (نقصان دیتی) ہے، اسے نہ کھانے کیلئے عذر کیا، اس کا اظہار کیا نہ (کہ) بطورِ طعن و عیب مثلاً اس میں مرچ زائد ہے (اور) اتنی مرچ کا یہ عادی نہیں تو عیب نکالنا نہیں اور اتنا بھی (اس وقت ہے کہ جب) بے تکلفی خاص کی جگہ ہو اور اس کے سبب دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اور تکلیف نہ کرنی پڑے مثلاً دو قسم کا سالن ہے، ایک میں مرچ زائد ہے اور یہ عادی نہیں تو اسے نہ کھائے اور وجہ پوچھی جائے تو بتادے۔ اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے، اب اگر (یہ) نہیں کھاتا تو دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اس کیلئے کچھ اور منگانا پڑے گا، اُسے ندامت ہوگی اور تنگ دست ہے تو تکلیف ہوگی تو ایسی حالت میں مروت یہ ہے کہ صبر کرے اور کھائے اور اپنی اذیت ظاہر نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 652)

مسئلہ: بعض بچے مٹی کھاتے ہیں۔ بہارِ شریعت میں ہے: ''مٹی حدِ ضرر تک (یعنی نقصان دِہ مقدار میں) کھانا حرام ہے''۔ (بہارِ شریعت حصہ 2 صفحہ 36)

پینے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ پانی بیٹھ کر، اجالے میں دیکھ کر، سیدھے ہاتھ سے بسم اللہ پڑھ کر تین سانسوں میں اس طرح پئیں کہ ہر مرتبہ گلاس کو منہ سے ہٹا کر سانس لیں، پہلی اور دوسری بار ایک ایک گھونٹ پئیں اور تیسری سانس میں جتنا چاہیں پئیں۔

حدیث نمبر۱۳۷: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام

نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اونٹ کی طرح ایک ہی گھونٹ میں نہ پی جایا کرو بلکہ دو اور تین بار پیا کرو او جب پینے لگو تو بسم اللہ پڑھا کرو اور جب پی چکو تو الحمد للہ کہا کرو''۔

(جامع الترمذی کتاب الاشربۃ باب ماجاء فی التنفس فی الاناء الحدیث 1892 جلد 3 صفحہ 352)

حدیث نمبر ۱۳۸: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے میں تین بار سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے: ''اس طرح پینے میں زیادہ سیرابی ہوتی ہے اور صحت کیلئے مفید وخوشگوار ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربہ باب کراہیۃ التنفس ...... الخ الحدیث 2028 صفحہ 1120)

حدیث نمبر ۱۳۹: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الاشربۃ باب فی النفخ فی الشراب الحدیث 3728 جلد 3 صفحہ 474)

حدیث نمبر ۱۴۰: حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربۃ باب کراہیۃ الشرب قائما الحدیث 2025 صفحہ 1119)

چلنے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

1- اگر کوئی رکاوٹ نہ ہو تو درمیانی رفتار سے راستے کے کنارے کنارے چلیں، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ پر جم جائیں اور نہ اتنا آہستہ کہ آپ بیمار محسوس ہوں۔

2- لفنگوں کی طرح گریبان کھول کر اکڑتے ہوئے ہرگز نہ چلیں کہ یہ احمقوں اور مغروروں کی چال ہے بلکہ نیچی نظریں کیے پروقار طریقے پر چلیں۔

حدیث نمبر ۱۴۱: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تو جھکے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی ہدی الرجل الحدیث 4863 جلد 4 صفحہ 338)

3- راہ چلنے میں بلاضرورت بار بار اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچیں اور سڑک عبور کرتے وقت

گاڑیوں والی سمت دیکھ کر سڑک عبور کریں۔ اگر گاڑی آ رہی ہو تو سڑک کی طرف بے تحاشا بھاگ نہ پڑیں بلکہ کنارے پر ہی رک جائیں کہ اس میں حفاظت کا زیادہ امکان ہے۔

لباس پہننے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

1- سفید لباس ہر لباس سے بہتر ہے کہ حدیث شریف میں اس کی تعریف آئی ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر۱۴۲: حضرت سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفید کپڑے پہنا کرو کہ وہ بہت پاکیزہ اور پسندیدہ ہیں''۔ (جامع الترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی لبس البیاض الحدیث 2819 جلد 4 صفحہ 370)

2- جب کپڑا پہننے لگیں تو یہ دعا پڑھیں اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَ لَا قُوَّةٍ۔

اللہ عزوجل کا شکر ہے جس نے مجھے یہ پہنایا اور بغیر میری قوت وطاقت کے مجھے یہ عطا کیا''۔ (المستدرک کتاب اللباس باب الدعاء عند فراغ الطعام الحدیث 7486 جلد 5 صفحہ 270)

3- پہنتے وقت سیدھی طرف سے شروع کریں مثلاً جب کرتہ پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کریں پھر الٹی میں، اسی طرح پاجامہ میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخل کریں اور جب اتارنے لگیں تو اس کے برعکس کریں یعنی الٹی طرف سے شروع کریں۔

حدیث نمبر۱۴۳: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کرتہ پہنتے تو داہنی طرف سے شروع فرماتے''۔ (جامع الترمذی کتاب اللباس باب ماجاء فی القمص الحدیث 1772 جلد 3 صفحہ 297)

4- پہلے کرتہ پہنیں پھر پاجامہ۔

5- نیا کپڑا جمعہ کے دن پہننا شروع کریں کہ نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر نیا کپڑا جمعہ کے دن پہنا کرتے تھے۔ (الجامع الصغیر جلد 2 صفحہ 408)

6- اپنے مدنی منے کو عمامہ باندھنے کی عادت ڈالئے کہ

حدیث نمبر۱۴۴: حضرت سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمامہ (Turban) ضرور باندھا کرو کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس (کے شملے) کو پیٹھ کے پیچھے لٹکالو''۔

(شعب الایمان باب فی الملابس والاوانی فصل فی العمائم الحدیث 6262 جلد 5 صفحہ 176)

عمامہ کے ساتھ دو رکعتیں بغیر عمامہ کی ستر رکعتوں سے **افضل** ہیں۔

(فردوس الاخبار الحدیث 3054 جلد 1 صفحہ 410)

بیٹے اور بیٹی کے لباس میں فرق رکھئے کہ بیٹے کو مردانہ اور بیٹی کو زنانہ لباس ہی پہنایئے اور جب بچے بالغ ہو جائیں تو انہیں ایسا لباس نہ پہننے دیا جائے جس سے ستر پوشی نہ ہوتی ہو۔

حدیث نمبر۱۴۵: حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما باریک کپڑے پہن کر سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا اور فرمایا: ''اے اسماء! عورت جب بالغ ہو جائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ دکھائی نہ دینا چاہئے سوائے اُس کے''۔ پھر اپنے منہ اور ہتھیلیوں کی طرف اشارہ فرمایا''۔ (سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فیما تبدی......الخ الحدیث 4104 جلد 4 صفحہ 85)

حدیث نمبر۱۴۶: حضرت سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حفصہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے ایک باریک دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے پھاڑ دیا اور انہیں موٹا دوپٹا اوڑھا دیا۔ (مؤطا امام مالک کتاب اللباس باب ما یکرہ للنساء......الخ الحدیث 1739 جلد 2 صفحہ 410)

'بچیوں کو پردے کی عادت ڈالنے کیلئے انہیں بچپن سے ہی اسکارف اوڑھنے کی' تربیت دیجئے۔ تھوڑی بڑی ہوئی تو چھوٹا سا برقعہ بنوا دیجئے۔ ان شاء اللہ عزوجل بچی پردے کی عادی ہو جائے گی۔

مسئلہ: لڑکیوں کے کان ناک چھیدنا جائز ہے۔ بعض لوگ لڑکوں کے کان بھی چھیدواتے ہیں اور اس کے کان میں بالی پہناتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ 16 صفحہ 207)

مسئلہ: لڑکے کو زیور (Jewellery) پہنانا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید جلد 23 صفحہ 260)

جوتا پہننے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

1- کسی بھی رنگ کا جوتا پہننا اگر چہ جائز ہے لیکن پیلے رنگ کے جوتے (Slipper) پہننا بہتر ہے کہ مولا مشکل کشا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پیلے جوتے پہنے گا اس کی فکروں میں کمی ہوگی۔ (تفسیر نسفی پ 1 البقرہ تحت آیہ 29 صفحہ 58، روح المعانی پ 1 البقرہ تحت آیہ 69 جلد 1 صفحہ 392)

2- پہلے سیدھا جوتا پہنیں پھر الٹا اور اتارتے وقت پہلے الٹا جوتا اتاریں پھر سیدھا۔

حدیث نمبر ۱۴۷: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(کوئی شخص) جب جوتا پہنے تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے''۔

(صحیح مسلم کتاب اللباس والزینۃ باب استحباب لبس النعل ...... الخ الحدیث 2097 صفحہ 1161)

3- جوتا پہننے سے پہلے جھاڑ لیں تا کہ کیڑا یا کنکری وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

4- استعمالی جوتا اٹھانے کیلئے الٹے ہاتھ کا انگوٹھا اور برابر والی انگلی استعمال کریں۔

5- استعمالی جوتا الٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے ورنہ فقر و تنگ دستی کا اندیشہ ہے۔

(سنی بہشتی زیور حصہ پنجم اسباب فقر و تنگدستی صفحہ 201)

ناخن کاٹنے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

1- دانت سے ناخن (Nail) نہیں کاٹنا چاہئے کہ مکروہ ہے۔

(الفتاوی الہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب التاسع عشر فی الختان ..... الخ جلد 5 صفحہ 358)

2- ناخن اس طرح تراشیں کہ داہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی سے شروع کرے اور چھوٹی انگلی پر ختم کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے پھر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن تراشے۔ (الدر المختار کتاب الحظر والاباحت فصل فی البیع جلد 9 صفحہ 670)

3- ناخن تراش لینے کے بعد انگلیوں کے پورے دھو لینے چاہئیں۔

بال سنوارنے کے آداب:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے بال (Hair) ہوں تو وہ ان کا اکرام کرے یعنی ان کو دھوئے، تیل لگائے، کنگھا کرے''۔

(سنن ابی داؤد کتاب الترجل باب فی اصلاح الشعر الحدیث 4163 جلد 4 صفحہ 103)

1- مرد کو اختیار ہے کہ پورے بال رکھے یا حلق کروائے۔ پورے بال اس طرح کہ آدھے کان کے برابر یا کانوں کی لو کے برابر رکھے یا اتنے بڑے رکھے کہ شانوں کو چھو لیں اور بیچ سر میں مانگ نکالیں۔ (بہار شریعت حصہ 16 صفحہ 198)

2- سر میں تیل ڈالنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیں۔ پھر الٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالیں اور پہلے سیدھی آنکھ کے ابرو پر تیل لگائیں پھر الٹی پر، اس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر پھر الٹی پر پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر سر میں پیشانی کی طرف سے تیل ڈالنا شروع کریں۔ سرکارِ مدینہ، قرار قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تیل لگاتے تو الٹے ہاتھ کی ہتھیلی پر ڈالتے اور پہلے ابرو پر تیل لگاتے پھر پلکوں پر، پھر اپنے سر مبارک پر تیل لگاتے۔ (وسائل الوصول الی شمائل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم الفصل الثالث صفحہ 81)

حدیث نمبر۱۴۸: حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بھی اہم کام بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ شروع نہیں کیا جاتا وہ ادھورا اور نامکمل رہ جاتا ہے۔ (الجامع الصغیر الحدیث 6248 صفحہ 391)

سید المبلغین، رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے میں کنگھا کرنے میں اور نعلینِ شریفین پہننے میں دائیں جانب کو پسند فرماتے۔ (وسائل الوصول الی شمائل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم الفصل الثالث صفحہ 18)

ملاقات کے آداب:

حدیث نمبر۱۴۹: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل

کرو تو تمہارے درمیان محبت بڑھے اور وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام کو رواج دو''۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان ان لا یدخل الجنۃ الخ الحدیث 54 صفحہ 47)

حدیث نمبر ۱۵۰: حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سلام کو عام کرو سلامتی پالو گے''۔

(الاحسان بترتیب ابن حبان کتاب البر والاحسان باب افشاء السلام واطعام الطعام الحدیث 491 جلد 1 صفحہ 357)

1- جب کسی اسلامی بھائی سے ملاقات ہو تو اسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں سلام کریں۔

(بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 88)

2- سلام کے بہترین الفاظ یہ ہیں: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ لیکن اگر فقط السلام علیکم کہا تب بھی درست ہے۔ اس کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہیں، اگر صرف وعلیکم السلام کہا تو بھی جواب ہو گیا۔

(الفتاوی الہندیہ کتاب الکراہیۃ الباب السابع فی السلام جلد 5 صفحہ 324 وفتاوی رضویہ جلد 22 صفحہ 332-۴۰۹)

امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن بچپن میں ایک مولوی صاحب کے پاس پڑھا کرتے تھے۔ ایک روز مولوی موصوف حسبِ معمول پڑھا رہے تھے کہ ایک بچے نے انہیں سلام کیا، مولوی صاحب نے جواب دیا ''جیتے رہو'' اس پر آپ نے عرض کی ''یہ تو سلام کا جواب نہ ہوا، وعلیکم السلام کہنا چاہئے تھا'' مولوی صاحب سن کر بہت خوش ہوئے اور بہت دعائیں دیں۔ (حیات اعلیٰ حضرت جلد 1 صفحہ 87)

3- سلام کرنا سنت اور اس کا جواب فوراً دینا واجب ہے اگر بلا عذر تاخیر کی تو گنہگار ہو گا۔

(الدر المختار ورد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع جلد 9 صفحہ 386، بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 88-98)

4- سلام اتنی آواز سے کہے کہ جس کو سلام کیا ہے وہ سن لے اور اگر اتنی آواز نہ ہو تو جواب دینا واجب نہیں، جواب سلام میں بھی اتنی آواز ہو کہ سلام کرنے والا سن لے اور اتنا آہستہ کہا کہ وہ سن نہ سکا تو واجب ساقط نہ ہوا۔ (فتاویٰ بزازیہ کتاب الکراہیۃ نوع فی السلام جلد 6 صفحہ 355)

5- سلام کرنے والے کیلئے چاہئے کہ سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت کرے کہ اس کا مال اس کی عزت اس کی آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔ (رد المحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع جلد 9 صفحہ 682 ملخصاً)

6- بہارِ شریعت (حصہ 16 صفحہ 92) میں ہے کہ انگلیوں یا ہتھیلیوں سے سلام کرنا ممنوع ہے۔

حدیث نمبر ۱۵۱: حضرت سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص غیروں کی مشابہت کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے، یہود ونصاریٰ کی مشابہت نہ کرو، یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور نصاریٰ کا سلام ہتھیلیوں سے ہے۔

(جامع الترمذی کتاب الاستئذان والاداب باب ماجاء فی کراہیۃ اشارۃ الید بالسلام الحدیث 2704 جلد 4 صفحہ 319)

7- سلام میں پہل کیجئے۔

حدیث نمبر ۱۵۲: نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب دو شخص ملاقات کریں تو پہلے کون سلام کرے؟'' فرمایا: ''پہلے سلام کرنے والا اللہ عزوجل کے زیادہ قریب ہوتا ہے''۔

(جامع الترمذی کتاب الاستئذان والاداب باب ماجاء فی فضل الذی یبدا بالسلام الحدیث 2703 جلد 4 صفحہ 318)

حضرت مولانا سید ایوب علی علیہ رحمۃ القوی کا بیان ہے کہ ''کوہِ بھوالی سے میری طلبی فرمائی جاتی ہے، میں بہ ہمراہی شہزادہ اصغر حضرت مولانا مولوی شاہ محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب مدظلہ الاقدس، بعدِ مغرب وہاں پہنچتا ہوں، شہزادہ ممدوح اندر مکان میں جاتے ہوئے یہ فرماتے ہیں: ''ابھی حضور کو آپ کے آنے کی اطلاع کرتا ہوں''۔ مگر باوجود اس آگاہی کے کہ حضور (یعنی امامِ اہلسنت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن) تشریف لانے والے ہیں، تقدیمِ سلام سرکار ہی فرماتے ہیں، اس وقت دیکھتا ہوں کہ حضور بالکل میرے پاس جلوہ فرما ہیں''۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت جلد 1 صفحہ 96)

8- گرم جوشی سے سلام کرنے میں زیادہ ثواب ہے۔

حدیث نمبر ۱۵۳: حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک سیاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''تمہارا لوگوں کو گرم جوشی سے سلام کرنا بھی صدقہ ہے''۔

(شعب الایمان باب فی حسن الخلق فصل فی طلاقۃ الوجہ الحدیث 8053 جلد 6 صفحہ 253)

9- ان کو سلام نہ کریں، تلاوت و ذکر و دُرود میں مشغول ہونے والا، نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا، درس و تدریس یا علمی گفتگو یا سبق کی تکرار میں مصروف ہونے والا، کھانا

کھانے والا، غسل خانے میں برہنہ نہانے والا، استنجا کرنے والا۔

(ماخوذ بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 90-91)

10- اگر کسی نے کہا کہ فلاں نے آپ کو سلام کہا ہے تو اگر سلام لانے اور بھیجنے والا دونوں مرد ہوں تو جواب میں یوں کہیں: عَلَيْكَ وَ عَلَيْهِ السَّلَام۔

اگر دونوں عورتیں ہوں تو جواب میں یوں کہیں: عَلَيْكَ وَ عَلَيْهَا السَّلَام۔

اگر پہنچانے والا مرد اور بھیجنے والی عورت ہو تو جواب میں یوں کہیں عَلَيْكَ وَ عَلَيْهَ السَّلَام۔

11- خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ زبان سے جواب دے اور دوسرا یہ کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیج دے لیکن چونکہ جوابِ سلام فوراً دینا واجب ہے اور خط کا جواب دینے میں کچھ نہ کچھ تاخیر ہو ہی جاتی ہے لہٰذا فوراً زبان سے سلام کا جواب دے دے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ جب خط پڑھا کرتے تو خط میں جو السلام علیکم لکھا ہوتا، اس کا جواب زبان سے دے کر بعد کا مضمون پڑھتے۔

(بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 92 الدرالمختار وردالمحتار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع جلد 9 صفحہ 685)

12- راستے میں چلتے ہوئے دو آدمیوں کے بیچ میں کوئی چیز حائل ہو جائے تو دوبارہ ملاقات پر پھر سلام کیجئے۔

حدیث نمبر ۱۵٤: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے اسلامی بھائی کو ملے تو اس کو سلام کرے اور اگر ان کے درمیان درخت دیوار یا پتھر وغیرہ حائل ہو جائے اور وہ پھر اس سے ملے تو دوبارہ اس کو سلام کرے''۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی الرجل یفارق الرجل ..... الخ الحدیث 5200 جلد 4 صفحہ 450)

13- مصافحہ کرنا سنت ہے کہ جب دو مسلمان باہم ملیں تو پہلے سلام کیا جائے، اس کے بعد مصافحہ کریں۔ (بہارِ شریعت حصہ 16 صفحہ 97-98)

حدیث نمبر ۱۵۵: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب دو مسلمان ملتے ہیں پھر ان میں سے ایک اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑتا ہے (یعنی مصافحہ کرتا ہے) تو اللہ عزوجل کے ذمۂ کرم پر ہے کہ وہ ان کی

دعا قبول فرمائے اور ان کے ہاتھوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت فرمادے''۔

(المسند للامام احمد بن حنبل مسند انس بن مالک الحدیث 12454 جلد 4 صفحہ 286)

14- سلام کی طرح مصافحہ میں بھی پہل کریں۔

حدیث نمبر ۱۵۶: حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں اور ان میں سے ایک اپنے بھائی کو سلام کرتا ہے تو ان میں سے اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو اپنے بھائی سے زیادہ گرم جوشی سے ملاقات کرتا ہے۔ پھر جب وہ مصافحہ کرتے ہیں تو ان پر سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں، ان میں سے نوے رحمتیں سلام میں پہل کرنے والے کیلئے اور دس مصافحہ میں پہل کرنے والے کیلئے ہیں''۔ (البحر الزخار ابو عثمان الہندی الحدیث 308 جلد 1 صفحہ 437)

15- دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کریں اور مصافحہ کرتے وقت سنت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ نہ ہو اور دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں۔

(رد المختار کتاب الحظر والاباحۃ باب الاستبراء وغیرہ جلد 9 صفحہ 629)

16- عالمِ باعمل، ساداتِ کرام، والدین اور کسی بھی معظم دینی کے ہاتھ چومنا جائز ہے۔

حدیث نمبر ۱۵۷: حضرت سیدنا زارع رضی اللہ عنہ جو وفد عبد القیس میں شامل تھے، فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ میں آئے تو جلدی جلدی سواریوں سے اتر پڑے اور حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک اور پائے مبارک کو بوسہ دیا''۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی قبلۃ الرجل الحدیث 5225 جلد 4 صفحہ 456)

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: ''اس حدیث سے پاؤں چومنے کا جواز ثابت ہوا''۔ (اشعۃ اللمعات جلد 4 صفحہ 27)

درمختار میں ہے: ''حصولِ برکت کے لیے عالم اور پرہیزگار آدمی کا ہاتھ چومنا جائز ہے''۔ (الدر المختار کتاب الحظر والاباحۃ باب الاستبراء جلد 9 صفحہ 631)

گھر یا کمرے میں داخل ہونے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

1- جب بھی گھر یا کمرے میں داخل ہوں تو اجازت لے کر داخل ہوں۔

حدیث نمبر۱۵۸: حضرت سیدنا عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جانے سے پہلے بھی اجازت لوں؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں''۔ اس نے عرض کی: ''میں تو اس کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتا ہوں''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اجازت لے کر اس کے پاس جاؤ''۔ انہوں نے عرض کی: ''میں اپنی ماں کا خادم ہوں (یعنی بار بار آنا جانا ہوتا ہے) پھر اجازت کی کیا ضرورت؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اجازت لے کر جاؤ، کیا تم پسند کرتے ہو کہ اپنی ماں کو برہنہ دیکھو؟'' عرض کی: ''نہیں''۔ ارشاد فرمایا: ''تو اجازت حاصل کر لیا کرو''۔ (الموطا للامام مالک کتاب الاستئذان باب الاستئذان الحدیث 1847 جلد 2 صفحہ 446)

2- گھر میں داخل ہونے پر سلام کریں۔

حدیث نمبر۱۵۹: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''اے بیٹے! جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو کیوں کہ تمہارا اسلام تمہارے اور تمہارے گھر والوں کیلئے باعث برکت ہوگا''۔ (جامع الترمذی کتاب الاستئذان والآداب باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ الحدیث 2707 جلد 4 صفحہ 320)

3- جب کسی کے گھر جائیں تو دروازے سے گزرتے وقت ضرورتاً دوسرے کمرے کی طرف جاتے ہوئے کھنکار لینا چاہیے تاکہ گھر کے دیگر افراد کو ہماری موجودگی کا احساس ہو جائے او وہ آگے پیچھے ہو سکیں۔

حدیث نمبر۱۶۰: مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں ایک مرتبہ رات کے وقت اور ایک مرتبہ دن کے وقت حاضر ہوتا تھا۔ جب میں رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضری دیتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے کھنکارتے''۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب الاستئذان الحدیث 3708 صفحہ 2698)

4- جب کسی کے گھر جائیں تو سلام کریں اور اپنا نام بتائیں اور پوچھیں کہ کیا میں اندر آ سکتا ہوں اگر اجازت مل جائے تو فبہا ورنہ ناراض ہوئے بغیر واپس لوٹ آئیں۔ اس دوران دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ گھر میں نظر نہ پڑے۔

حدیث نمبر۱۶۱: حضرت سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی دروازہ پر تشریف لے جاتے تو دروازہ کے سامنے کھڑے نہیں ہوتے تھے بلکہ دائیں یا بائیں طرف دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوتے تھے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب کم مرۃ یسلم الرجل فی الاستیذان الحدیث 5186 جلد 4 صفحہ 446)

گفتگو کے آداب:

حدیث نمبر۱۶۲: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کرے یا چپ رہے''۔

(صحیح البخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان الحدیث 6475 جلد 4 صفحہ 240)

حدیث نمبر۱۶۳: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں بالا خانے ہیں جس کے بیرونی حصے اندر سے اور اندرونی حصے باہر سے نظر آتے ہیں۔ ایک اعرابی نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کس کیلئے ہوں گے؟'' ارشاد فرمایا: ''جو اچھی گفتگو کرے''۔

(جامع الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی قول المعروف الحدیث 1991 جلد 3 صفحہ 396)

1- مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات کیجئے۔

2- غیر معمولی تیز رفتاری سے گفتگو وقار میں کمی کرتی ہے۔ سکون اور وقار سے ٹھہر ٹھہر کر گفتگو کریں۔

3- چھوٹوں کے ساتھ شفقت اور بڑوں سے ادب کے ساتھ گفتگو کرنا آپ کو ہر دل عزیز بنا دے گا۔

4- جب کوئی بات کر رہا ہو تو اطمینان (Satisfaction) سے سنیں اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع نہ کریں۔

چھینکنے کے آداب:

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ چھینک کے وقت سر جھکائیں، منہ چھپائیں اور

آواز آہستہ نکالیں۔

حدیث نمبر١٦٤: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تھی تو منہ کو ہاتھ یا کپڑے سے چھپا لیتے تھے۔اور آواز کو پست کر لیتے تھے۔

(جامع الترمذی کتاب الآداب باب ماجاء فی خفض الصوت وتخمیر الوجہ الحدیث 2754 جلد 4 صفحہ 343)

حدیث نمبر١٦٥: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کسی کو چھینک (Snel) آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھ والا یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہے پھر اس کے جواب میں چھینکنے والا یہ کہے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔

(صحیح البخاری کتاب الادب باب اذا عطس کیف یشمت الحدیث 6224 جلد 4 صفحہ 163)

مسئلہ: اگر چھینکنے والا الحمدللہ کہے تو سننے والے پر فوراً اس طرح جواب دینا (یعنی یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہنا) واجب ہے کہ وہ سن لے۔(الدر المختار والرد المختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع جلد 9 صفحہ 683)

جماہی کی مذمت:

حدیث نمبر١٦٦: حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کسی کو جماہی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے''۔

(صحیح مسلم کتاب الزہد والرقائق باب تشمیت العاطس الحدیث 2995 صفحہ 1597)

جب جماہی آنے لگے تو اوپر کے دانتوں سے نچلے ہونٹ کو دبائیں یا الٹے ہاتھ کی پشت منہ پر رکھ دیں۔ جماہی روکنے کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ جب جماہی آنے لگے تو دل میں خیال کرے کہ انبیائے کرام علیہم السلام اس سے محفوظ ہیں تو فوراً رک جائے گی''۔

(رد المختار کتاب الصلوۃ مطلب: اذا ردد الحکم بین سنۃ ... الخ جلد 2 صفحہ 498-499)

سونے، جاگنے کے آداب

اس سلسلے میں ان کا ذہن بنائیں کہ

1- سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے۔ (بہار شریعت حصہ 16 صفحہ 70)

2- سونے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھ کر بستر کو تین بار جھاڑ لیں تا کہ کوئی موذی شے یا کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے۔

3- سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے۔

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰ۔

''اے اللہ عزوجل! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)''۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب وضع الید الیمنی الخ الحدیث 6314 جلد 4 صفحہ 192 ملتقطاً)

4- اُلٹا یعنی پیٹ کے بل نہ سوئیں۔

حدیث نمبر ۱۶۷: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا''۔

(جامع الترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی کراھیۃ الاضطجاع علی البطن الحدیث 2777 جلد 4 صفحہ 352)

5- کچھ دیر داہنی کروٹ پر داہنے ہاتھ کو رخسار کے نیچے رکھ کر سوئے۔

6- کبھی چٹائی پر سوئیں تو کبھی بستر پر کبھی فرشِ زمین پر ہی سو جائیں۔

7- جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔

''تمام تعریفیں اللہ عزوجل کیلئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے''۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب مایقول اذا نام الحدیث 6312 جلد 4 صفحہ 192)

بچوں سے سچ بولئے

بچوں سے سچ بولئے انہیں بہلانے کیلئے جھوٹے وعدے نہ کیجئے۔

حدیث نمبر ۱۶۸: حضرت سیدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی مکرم،

نورِ مجسم، رسولِ اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف فرما تھے کہ میری والدہ نے مجھے اپنے پاس بلاتے ہوئے کہا کہ ادھر آؤ میں تمہیں کچھ دوں گی۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ''تم نے اسے کیا دینے کا ارادہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کی: ''میں اسے کھجور دوں گی''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم اسے کچھ نہ دیتی تو تمہارا ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا''۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی التشدید فی الکذب الحدیث 4991 جلد 4 صفحہ 387)

اپنے بچوں کو سکھائیے

1- حُسنِ اخلاق:

والدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو ہر ایک سے حسنِ اخلاق کے ساتھ پیش آنے کی ترغیب دیں کہ اس میں بہت سی دُنیوی واخروی سعادتیں پوشیدہ ہیں جیسا کہ

حدیث نمبر۱۶۹: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پرنور، شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حسنِ اخلاق گناہوں کو اس طرح پگھلا دیتا ہے جس طرح دھوپ برف کو پگھلا دیتی ہے''۔ (شعب الایمان باب فی حسن الخلق الحدیث 8036 جلد 6 صفحہ 247)

حدیث نمبر۱۷۰: حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میزانِ عمل میں کوئی عمل حسنِ اخلاق سے بڑھ کر نہیں''۔

(الادب المفرد باب حسن الخلق الحدیث 273 صفحہ 91)

2- پاکیزگی:

والدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو صاف ستھرا رہنے کی تاکید کریں۔

حدیث نمبر۱۷۱: حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ پاک ہے، پاکی پسند فرماتا ہے: ستھرا ہے ستھرا پن پسند کرتا ہے''۔

(جامع الترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی النظافۃ الحدیث 2808 جلد 4 صفحہ 365)

حدیث نمبر۱۷۲: سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پاکیزگی نصف ایمان ہے''۔ (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء الحدیث 223 صفحہ 140)

3- مختلف دعائیں:

اپنی اولاد کو مختلف دعائیں سکھایئے مثلاً کھانا کھانے کی دعا، سونے جاگنے کی دعا، مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے والی دعا، کسی نقصان پر پڑھی جانے والی دعا وغیرہ۔ اس کیلئے مختلف دعاؤں کا مجموعہ ''بہارِ دعا'' مکتبۃ المدینہ سے حاصل کیجئے۔

4- سخاوت:

اپنی اولاد کو بچپن ہی سے صدقہ و خیرات کرنے کا عادی بنائیں اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ انہیں صدقہ کے فضائل بتا کر کسی غریب کو ان کے ہاتھوں سے کوئی شے دلوایئے۔

حدیث نمبر ۱۷۳: سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''سخی آدمی، اللہ تعالیٰ کے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، اور دوزخ سے دور ہے۔ بخیل آدمی اللہ تعالیٰ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے، اور دوزخ سے قریب ہے۔

(جامع الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی السخاء الحدیث 1968 جلد 3 صفحہ 387)

5- ذوقِ عبادت

والدین کو چاہیئے کہ اوائل ہی سے اپنی اولاد کے دل میں عبادت (Worship) کا شوق پیدا کرنے کی کوشش کریں کبھی انہیں تلاوتِ قرآن کے فضائل بتائیں تو کبھی تہجد کے، کبھی روزے کی فضیلت بتائیں تو کبھی باجماعت نماز کی۔

تہجد پڑھنے کی ترغیب:

دعوتِ اسلامی کے اوائل کی بات ہے کہ ایک مرتبہ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ مدنی کاموں میں مصروفیت کی بناء پر رات دیر گئے کچھ اسلامی بھائیوں کے ہمراہ کتاب گھر (یعنی اپنی لائبریری) میں پہنچے تو وہاں آپ کے بڑے شہزادے حاجی احمد عبید رضا عطاری سلمہ الباری سوئے ہوئے تھے جو اس وقت بہت کم سن تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے تہجد پڑھوانی چاہیئے'' اور مدنی منے کو بیدار کرنا چاہا لیکن ان پر نیند کا بے حد غلبہ تھا لہٰذا! پوری طرح بیدار نہ ہو پائے۔ لیکن امیر اہل سنت مدظلہ العالی انفرادی کوشش فرماتے ہوئے مدنی منے کو

گود(Lap) میں اٹھا کر کھلے آسمان تلے لے گئے اور انہیں چاند دکھا کر پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' مدنی منے نے جواب دیا: ''چاند'' پھر آپ نے پوچھا ''یہ کیا کر رہا ہے؟'' مدنی منے نے جواب دیا: ''گنبدِ خضریٰ کو چوم رہا ہے''۔ اس گفتگو کے دوران مدنی منا پوری طرح بیدار ہو چکا تھا چنانچہ آپ نے اسے وضو کر کے تہجد پڑھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔

6- توکُّل:

اپنی اولاد کو توکل کی صفتِ عظمیہ سے متصف کرنے کیلئے ان کا ذہن بنائیں کہ ہماری نظر اسباب پر نہیں خالقِ اسباب یعنی رب عزوجل پر ہونی چاہئے۔ رب تعالیٰ چاہے گا تو یہ روٹی ہماری بھوک مٹائے گی، وہ چاہے گا تو یہ دوا ہمارے مرض کو دور کرے گا۔

مروی ہے کہ حضرت احمد بن حرب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کم عمر صاحبزادے کو توکل کی تعلیم دینا چاہی، تو ایک دیوار میں سوراخ (Hole) کر کے فرمایا: ''بیٹا! جب کھانے کا وقت ہو، اس سوراخ کے پاس آ کر طلب کر لیا کرنا، اللہ تعالیٰ عطا فرما دیا کرے گا''۔ دوسری طرف اپنی زوجہ کو ارشاد فرما دیا کہ ''جب مقررہ وقت ہو، تم چپکے سے دوسری جانب کھانا رکھ دیا کرنا''۔

حسبِ نصیحت بچہ، سوراخ کے پاس آ کر کھانا طلب کرتا، والدہ دوسری جانب سے رکھ دیا کرتیں۔ طلب کے تھوڑی دیر بعد بچہ سوراخ میں ہاتھ ڈالتا، تو کھانا موجود پا کر، اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصور کرتا۔ ایک دن ان کی والدہ کھانا رکھنا بھول گئیں۔ حتیٰ کہ کھانے کا وقت نکل گیا۔ جب انہیں خیال آیا، تو جلدی سے بچے کے پاس پہنچیں، دیکھا کہ اس کے سامنے نہایت نفیس کھانا رکھا ہوا ہے اور وہ بہت رغبت سے اسے کھا رہا ہے۔ والدہ نے حیرانی سے پوچھا: ''بیٹا! یہ کھانا کہاں سے آیا؟'' عرض کی: ''جہاں سے روزانہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے''۔

والدہ نے یہ سارا واقعہ حضرت کی خدمت میں عرض کیا، آپ نے خوش ہو کر ارشاد فرمایا: ''اب تمہیں کھانا رکھنے کی ضرورت نہیں، اللہ تعالیٰ بلا واسطہ ہی پہنچاتا رہے گا''۔

(تذکرۃ الاولیاء ذکر احمد بن حرب جلد 1 صفحہ 219)

7- خوفِ خدا عزوجل:

اُخروی کامیابی کے حصول کیلئے ہمارے دل میں خوفِ خدا عزوجل کا ہونا بھی بے حد

ضروری ہے۔ جب تک یہ نعمت حاصل نہ ہو، گناہوں سے فرار اور نیکیوں سے پیار تقریباً ناممکن ہے۔ اس کیلئے اپنی اولاد کو ان کے جسم و جاں کی ناتوانی کا احساس دلانے کے ساتھ ساتھ رب تعالیٰ کی بے نیازی سے ڈراتے رہیے۔ ہمارے اکابرین علیہم رحمۃ اللہ المتین کی اولاد بھی خوفِ خدا عزوجل کا پیکر ہوا کرتی تھی، چنانچہ

ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابوبکر وراق رحمۃ اللہ علیہ کے مدنی منے قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے جب اس آیت پر پہنچے......

یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا۔ (پ29 المزمل 17)

''اس دن سے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا''۔ (کنزالایمان)

تو خوفِ الٰہی کا اس قدر غلبہ ہوا کہ دم توڑ دیا۔ (تذکرۃ الاولیاء ذکر ابوبکر وراق جلد 2 صفحہ 87)

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب یہ علم ہوتا کہ ان کا بیٹا بھی ان کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو خوف و غم کی آیات تلاوت نہ کرتے۔ ایک مرتبہ انہوں نے سمجھا کہ وہ ان کے پیچھے نہیں ہے اور یہ آیت پڑھی:

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ۔ (پ18 المؤمنون:106)

''کہیں گے اے رب ہمارے! ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے''۔ (کنزالایمان)

تو ان کا بیٹا یہ آیت سن کر بے ہوش ہو کر گر گیا، جب آپ کو اس کا اندازہ ہوا تو تلاوت مختصر کر دی۔ جب ان کی ماں کو یہ ساری بات معلوم ہوئی تو انہوں نے آکر اپنے بیٹے کے چہرے پر پانی چھڑکا اور اسے ہوش میں لائیں۔ انہوں نے حضرت فضیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی، اس طرح تو آپ اسے مار ڈالیں گے......'' ایک مرتبہ پھر ایسا ہی اتفاق ہوا کہ آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ۔ (پ24 الزمر 47)

''اور انہیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی''۔

(کنزالایمان)

یہ آیت سن کر وہ پھر بے ہوش ہو کر گر گیا۔ جب اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی گئی تو وہ دم توڑ چکا تھا۔ (کتاب التوابین توبۂ علی بن فضیل صفحہ 209)

امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ابھی بہت چھوٹی عمر میں تھے کہ کسی بات پر ہمشیرہ نے ناراض ہو کر یہ کہہ دیا کہ تم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ مارے گا (یعنی سزا دے گا) یہ سن کر آپ دامت برکاتہم العالیہ سہم گئے اور ہمشیرہ سے اصرار کرنے لگے: ''بولو، اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے نہیں مارے گا...... بولو، اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے نہیں مارے گا...... بولا اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے نہیں مارے گا''۔ اٰخر کار ہمشیرہ سے یہ کہلوا کر ہی دم لیا۔

شہزادۂ امیرِ اہلِ سنت حاجی محمد بلال رضا عطاری سلمہ الباری فرماتے ہیں کہ بچپن میں ایک مرتبہ میں نے کسی کنوئیں (Well) میں جھانک کر دیکھا تو اس کی گہرائی میں دیکھ کر میرے دل پر خوف طاری ہو گیا۔ جب میں نے اپنے بابا جان امیرِ اہل سنت مدظلہ العالی کی خدمت میں یہ ماجرا عرض کیا تو آپ نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے کچھ اس طرح سے فرمایا: ''دنیاوی کنوئیں کی گہرائی دیکھ کر ہی آپ کا دل خوف زدہ ہو گیا تو غور کیجئے کہ جہنم کی گہرائی کس قدر ہولناک ہو گی''۔

8-دیانت داری:

اپنی اولاد کو معاشرتی اثرات کی بناء پر بددیانتی کا عادی بننے سے بچانے کیلئے اسے گھر سے دیانت داری کا درس دیجئے۔

حدیث نمبر ۱۷۴: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس میں امانت نہیں اس کا دین کامل نہیں''۔

(شعب الایمان باب فی الامانات...... الخ الحدیث 5254 جلد 4 صفحہ 320)

شیخ طریقت امیرِ اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ بچپن ہی سے شرعی معاملات میں محتاط ہیں۔ آپ نے چھوٹی عمر سے ہی حصولِ رزقِ حلال کیلئے مختلف ذرائع اپنائے۔ ایک بار بچپن ہی میں امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ ریڑھی پر ٹافیاں اور بسکٹ وغیرہ بیچ رہے تھے کہ ایک بچے نے دو آنے

کی ٹافیاں مانگیں۔آپ نے اسے تین ٹافیاں دیں، ابھی مزید تین دینے ہی لگے تھے کہ وہ بچہ بھاگتا ہوا سامنے گلی میں داخل ہوا اور نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

سخت گرمی کا موسم تھا مگر آپ دامت برکاتہم العالیہ کو فکرِ آخرت نے بے چین (Restless) کر دیا۔ چنانچہ شدید گرمی میں بھی آپ اس بچے کو تلاش کرنے لگے تاکہ اسے بقیہ ٹافیاں دے سکیں۔ آپ کو نہ تو اس بچے کا نام معلوم تھا اور نہ ہی پتا۔ آپ دروازوں پر دستک دے دے کر اور گلی میں موجود لوگوں کے پاس جا جا کر اس بچے کا حلیہ بتا کر اس کے بارے میں دریافت کرتے۔ جب لوگوں پر حقیقت آشکار ہوتی تو کچھ مسکرا کر رہ جاتے اور کچھ حیران رہ جاتے کہ اتنی چھوٹی سے عمر میں تقویٰ کا کیا عالم ہے۔ بالآخر آپ مطلوبہ گھر تک جا پہنچے دستک کے جواب میں ایک بوڑھی خاتون نے دروازہ کھولا تو آپ نے سارا ماجرا بیان کیا۔ وہ بڑھیا تڑپ کر بولی: ''بیٹا تم بھی کسی کے لال ہو، ایسی چلچلاتی دھوپ میں تو پرندے بھی گھونسلوں میں ہیں اور تم ایک آنہ کی چیز دینے کیلئے اس طرح گھوم رہے ہو''۔
آپ دامت برکاتہم العالیہ نے گفتگو کو طول دینے کی بجائے کہا: ''اگر میں ابھی نہیں دوں گا تو بروزِ قیامت رب عزوجل کی بارگاہ میں اس کا حساب کیسے دوں گا؟'' یہ کہہ کر آپ نے ٹافیاں اس خاتون کے ہاتھ میں تھمائیں اور سکون کا سانس لیا۔

9- شکر کرنا:

اپنی اولاد کو شکرِ نعمت کا عادی بنائیں اور ان کا ذہن بنائیں کہ جب بھی کوئی نعمت ملے ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

حدیث نمبر ۱۷۵: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ بندہ ہر نوالے (Morsel) اور ہر گھونٹ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے''۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء...... الخ باب استحباب حمد اللہ...... الخ الحدیث 2734 صفحہ 1463)

بچے کو شکر کرنے کی عادت ڈالنے کیلئے اسے ایک لقمہ کھلانے کے بعد الحمد للہ عزوجل کہنے کی ترغیب دیجئے جب وہ یہ کہہ چکے تو دوسرا نوالہ کھلایئے۔ ان شاء اللہ عزوجل اس کی برکت

سے کچھ ہی دنوں میں بچہ ہر لقمے پر شکرِ خدا عَزَّوَجَلَّ کرنے کا عادی بن جائے گا۔

10-ایثار:

بچے کو سکھایا جائے کہ کسی مسلمان کی ضرورت پر اپنی ضرورت قربان کر دینے کا بڑا اجرو ثواب ہے۔ بچے کو اس کا عادی بنانے کیلئے مختلف اوقات میں اسے ایثار کی عملی مشق کروائیں اور اس سے کہیں اپنی فلاں ضرورت کی چیز فلاں بچے کو دے دے۔

حدیث نمبر۱۷۶: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جو شخص اپنی ضرورت کی چیز دوسرے کو دے دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بخش دیتا ہے''۔

(اتحاف السادۃ المتقین کتاب ذم البخل ......الخ بیان الایثار وفضلہ جلد 9 صفحہ 779)

11-صبر:

اپنی اولاد کا ذہن بنائیے کہ جب بھی کوئی صدمہ پہنچے تو بلا ضرورت شرعی کسی کے سامنے بیان نہ کیجئے اور صبر کا ثواب کمائیے۔

حدیث نمبر۱۷۷: حضرت سیدنا کبشہ انماری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جس بندے پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرمائے گا''۔

(جامع الترمذی کتاب الزہد باب ماجاء مثل ادنیا......الخ الحدیث 2332 جلد 4 صفحہ 145)

12-قناعت:

اپنی اولاد کو قناعت کی تعلیم دیجئے کہ رب تعالیٰ کی طرف سے جو مل جائے اسی پر راضی ہو جائیں۔

حدیث نمبر۱۷۸: حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم ورمجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''قناعت کبھی ختم نہ ہونے والا خزانہ ہے''۔ (کتاب الزہد الکبیر الحدیث 104 صفحہ 88)

13-وقت کی اہمیت:

اپنی اولاد کو وقت کی اہمیت کا احساس دلاتے ہوئے ان کا ذہن بنائیے کہ وقت ضائع کرنا عقل مندوں کا شیوہ نہیں۔ سیدنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نقل فرماتے ہیں:

''بندے کا غیر مفید کاموں میں مشغول ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے اپنی نظر عنایت پھیر لی ہے۔ اور جس مقصد کیلئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے، اگر اس کی زندگی کا ایک لمحہ بھی اس کے علاوہ گزر گیا تو وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس پر عرصہ حسرت دراز کر دیا جائے۔ (مجموعہ رسائل للامام الغزالی ایہاالولد صفحہ 257)

اور جس کی عمر چالیس سال سے زیادہ ہو جائے اور اس کے باوجود اُس کی برائیوں پر اس کی اچھائیاں غالب نہ ہوں تو اسے جہنم کی آگ میں جانے کیلئے تیار رہنا چاہئے۔

(الفردوس بماثور الخطاب باب الميم الحديث 5544 جلد 3 صفحہ 498)

ہمارے اسلاف رحمہم اللہ اپنے وقت کو کس طرح استعمال کیا کرتے تھے اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔ چنانچہ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ روٹی پانی میں بھگو کر کھا لیتے تھے، اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے: ''جتنا وقت لقمے بنانے میں صرف ہوتا ہے، اتنی دیر میں قرآن کریم کی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہوں''۔

(تذکرۃ الاولیاء ذکر داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلد 1 صفحہ 201)

14- خود اعتمادی:

وقت بے وقت بچوں کو ڈانٹتے رہنے سے بچوں کی خود اعتمادی بُرے طریقے سے مجروح ہوتی ہے۔ والدین سے گزارش ہے کہ بچوں کی غلطی پر انہیں تنبیہ ضرور کریں مگر اتنی سختی نہ کریں کہ وہ احساس کمتری میں مبتلا ہو جائیں۔ خود اعتمادی کے حصول کیلئے ہر وقت باوضو رہنا بھی بہت مفید ہے۔

15- پڑوسیوں سے حسن سلوک:

بچوں کو سمجھایئے کہ پڑوسی گھرانوں کے بڑے افراد کا احترام کریں اور چھوٹے بچوں سے حسنِ سلوک برتیں۔

حدیث نمبر ۱۷۹: ایک شخص نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت باعظمت میں عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کیونکر معلوم ہو کہ میں نے اچھا کیا یا بُرا؟'' ارشاد فرمایا: ''جب تم پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم نے اچھا کیا تو بے شک

تم نے اچھا کیا، اور جب یہ کہتے سنو کہ تم نے بُرا کیا تو بے شک تم نے بُرا کیا''۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب الثناء الحسن الحدیث 4223 جلد 4 صفحہ 479)

اسلام قبول کرلیا:

حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مکان کرایہ پر لیا۔ اس مکان کے پڑوس میں ایک یہودی کا مکان تھا اور حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حجرہ اس یہودی کے مکان کے دروازے کے قریب تھا۔ اس یہودی نے ایک پرنالہ بنا رکھا تھا اور ہمیشہ اس پرنالہ کی راہ سے نجاست حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر میں پھینکا کرتا تھا۔ اس نے مدت تک ایسا ہی کیا۔ مگر حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے کبھی شکایت نہ فرمائی۔

آخر ایک دن اس یہودی نے خود ہی حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا: ''حضرت! آپ کو میرے پرنالے سے کوئی تکلیف تو نہیں ہوتی؟'' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''ہوتی تو ہے مگر میں نے ایک ٹوکری اور جھاڑو رکھ چھوڑی ہے۔ جو نجاست گرتی ہے، اس سے صاف کر دیتا ہوں''۔ اس یہودی نے کہا: ''آپ اتنی تکلیف کیوں کرتے ہیں؟ اور آپ کو غصہ کیوں نہیں آتا؟'' فرمایا: ''میرے پیارے اللہ عزوجل کا قرآن میں فرمان عالی شان ہے:

وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ۔

(پ4 ال عمران 134)

''اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ عزوجل کے محبوب ہیں''۔ (کنزالایمان)

یہ آیات مقدسہ سن کر وہ یہودی بہت متاثر ہوا، اور یوں عرض گزار رہوا: ''یقیناً آپ کا دین نہایت ہی عمدہ ہے۔ آج سے میں سچے دل سے اسلام قبول کرتا ہوں''۔ پھر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگیا۔ (تذکرۃ الاولیاء ذکر مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلد 1 صفحہ 51)

16- غم خواری:

اپنے بچوں کا ذہن بنائیے کہ جب کسی کو غم زدہ دیکھیں تو اس کی دلجوئی وغم خواری کریں۔

حدیث نمبر۱۸۰: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت (یعنی اس کی غم خواری) کرے گا اللہ عزوجل اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ عزوجل اسے جنت کے جوڑوں میں سے ایسے دو جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں ہوسکتی''۔

(المعجم الاوسط الحدیث 9292 جلد 6 صفحہ 429)

اسلام ایک کامل واکمل دین ہے جو ہمیں بزرگوں کا احترام سکھاتا ہے۔ اپنی اولاد کو بزرگوں کا احترام کا خوگر بنائیے۔

حدیث نمبر۱۸۱: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو نوجوان کسی بزرگ کے سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے کسی کو مقرر کر دیتا ہے جو اس نوجوان کے بڑھاپے میں اس کی عزت کرے گا''۔

(سنن الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی اجلال الکبیر الحدیث 2029 جلد 3 صفحہ 114)

17- والدین کا ادب واحترام:

اپنی اولاد کو والدین کا ادب بھی سکھائیے۔

حدیث نمبر۱۸۲: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کی حالت میں صبح کی تو اس کیلئے جنت کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اگر والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔ اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اپنے والدین کا نافرمان ہو تو اس کیلئے جہنم کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے''۔ ایک شخص نے عرض کی: ''اگرچہ والدین ظلم

کریں''؟ارشادفرمایا:''اگرچہ ظلم کریں،اگرچہ ظلم کریں،اگرچہ ظلم کریں''۔

(شعب الایمان باب فی ابرالوالدین فصل فی حفظ اللسان الخ الحدیث 7916 جلد 6 صفحہ 206)

حدیث نمبر ۱۸۴: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جو نیک اولاد اپنے والدین کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھے تو اللہ عزوجل اس کی ہر نگاہ کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب لکھے گا''۔عرض کی گئی: ''اگرچہ روزانہ سومرتبہ دیکھے؟''فرمایا:''ہاں اللہ تعالیٰ سب سے بڑا اور پاک ہے''۔

(شعب الایمان کتاب الایمان باب فی برالوالدین الحدیث 7859 جلد 6 صفحہ 186)

حدیث نمبر ۱۸۵: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنی ماں کی دونوں آنکھوں کے درمیان (یعنی پیشانی پر) بوسہ دیا تو یہ اس کیلئے جہنم سے روک بن جائے گا''۔

(شعب الایمان باب فی برالوالدین الحدیث 7861 جلد 6 صفحہ 187)

حدیث نمبر ۱۸۶: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دوجہاں کے تاجور، سلطان بحرو بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے''۔(کنز العمال کتاب النکاح الباب الثامن فی برالوالدین الحدیث 45431 جلد 16 صفحہ 192)

حدیث نمبر ۱۸۷: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو، تمہارے بچے تمہارے ساتھ نیک سلوک کریں گے''۔

(المستدرک کتاب البروالصلۃ باب برواآباءکم الحدیث 7341 جلد 5 صفحہ 214)

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی مقام پر ایک آدمی اپنے باپ کو مار رہا تھا۔لوگوں نے اسے ملامت کی کہ اے ناہنجار! یہ کیا ہے؟ اس پر باپ بولا:''اسے چھوڑ دو کیونکہ میں بھی اسی جگہ اپنے باپ کو مارا کرتا تھا، یہی وجہ ہے کہ میرا بیٹا بھی مجھے اسی جگہ مار رہا ہے، یہ اسی کا بدلہ ہے اسے ملامت مت کرو''۔(تنبیہ الغافلین باب حق الولد علی الوالد صفحہ 69)

19-اساتذہ وعلماء کا ادب:

والدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو اساتذہ وعلماء کا ادب سکھائیں کہ (علمِ دین سکھانے

والا استاذ روحانی باپ ہوتا ہے اور حقیقی والد جسم کا۔

حدیث نمبر۱۸۸: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''علم حاصل کرو اور علم کیلئے بردباری و وقار سیکھو، اور جس سے علم حاصل کر رہے ہو اس کے سامنے عاجزی وانکساری اختیار کرو''۔

(المعجم الاوسط الحدیث 6184 جلد 4 صفحہ 342)

حدیث نمبر۱۸۹: حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی شخص کو قرآن مجید کی ایک آیت بھی سکھائی وہ اس کا آقا ہے، لہٰذا اب اس شخص کو زیب نہیں دیتا کہ اپنے استاذ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اس پر ترجیح (Preference) دے''۔ (المعجم الکبیر الحدیث 7528 جلد 8 صفحہ 112)

20-عاجزی:

اپنے بچوں کو مبتلائے تکبر ہونے سے بچانے کیلئے انہیں عاجزی کی تعلیم دیں کہ ہر مسلمان کو اپنے سے افضل جانیں۔

حدیث نمبر۱۹۰: اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ کیلئے عاجزی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بلندیاں عطا فرماتا ہے''۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب استحباب العفو والتواضع الحدیث 2588 صفحہ 1397)

21-اخلاص:

والدین اپنے بچوں کا ذہن بنائیں کہ ہر جائز کام اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کریں۔

حدیث نمبر۱۹۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو شخص لوگوں میں اپنے عمل کا چرچا کرے گا تو خدائے تعالیٰ اس کی (ریاکاری) لوگوں میں مشہور کر دے گا اور اس کو ذلیل ورسوا کرے گا''۔

(شعب الایمان باب فی اخلاص العمل للہ...... الخ الحدیث 6822 جلد 5 صفحہ 331)

22- سچ بولنا:

حدیث نمبر۱۹۲: حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فسق و فجور ہے اور فسق و فجور دوزخ میں لے جاتا ہے''۔ (صحیح مسلم کتاب الادب باب قبح الکذب الحدیث 2607 صفحہ 1405)

مدنی مشورہ:

ان امور کو بآسانی اپنانے کیلئے اپنی اولاد کو دعوت اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ کر دیجئے۔

اپنے بچوں کو ان امور سے بچایئے

1- سوال کرنا:

دوسروں سے چیزیں مانگنے کی عادت بھی بچوں میں عموماً پائی جاتی ہے۔ آپ اپنی اولاد کو ایسا نہ کرنے دیں اور ان کا ذہن بنایئے کہ شدید ضرورت کے بغیر کسی سے کوئی چیز نہ مانگیں۔

حدیث نمبر۱۹۳: حضرت سیدنا کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس بندے نے سوال کا دروازہ کھولا اللہ عزوجل اس پر فقر کا دروازہ کھول دے گا''۔

(جامع الترمذی کتاب الزہد باب ماجاء مثل الدنیا اربعۃ نفر الحدیث 2332 جلد 4 صفحہ 145)

2- اُلٹا نام لینا:

اصل نام سے ہٹ کر کسی کا الٹا نام (مثلاً لمبو، ٹھنگو، کالو وغیرہ) رکھنا بھی ہمارے معاشرے میں بہت معمولی تصور کیا جاتا ہے۔ بالخصوص چھوٹے بچے اس میں پیش پیش ہوتے ہیں حالانکہ اس سے سامنے والے کو تکلیف پہنچتی ہے اور یہ ممنوع ہے۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ۔ (پ ۲۶ الحجرات ۱۱)

''اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا''۔

صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ الہادی تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

''بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ القاب (Surnames) مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے القاب جو سچے ہوں ممنوع نہیں جیسا کہ حضرت ابو بکر کا لقب عتیق (یعنی آزاد) اور حضرت عمر کا فاروق (یعنی فرق کرنے والا) اور حضرت عثمان غنی کا ذو النورین (دو نوروں والا) اور حضرت علی کا ابو تراب (تراب مٹی کو کہتے ہیں) اور حضرت خالد کا سیف اللہ (یعنی اللہ کی تلوار) رضی اللہ عنہم اور جو القاب بمنزلہ علم (یعنی نام کے قائم مقام) ہو گئے اور صاحب القاب کو ناگوار نہیں وہ القاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اَعْمَشْ (یعنی چندھی آنکھوں والا) اَعْرَجْ (لنگڑا)

3-تَمَسْخُر (مذاق اڑانا):

تمسخر سے مراد یہ ہے کہ کسی کو گھٹیا یا حقیر جانتے ہوئے اس کے کسی قول یا فعل وغیرہ کو بنیاد بنا کر اس کی توہین کی جائے اور یہ حرام ہے۔ (حدیقہ ندیہ جلد 2 صفحہ 229)

اپنے بچوں کو اس فعل بد سے بچائیے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ۔ (پ26 الحجرات 11)

''اے ایمان والو! نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے ہنسیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں''۔

(کنز الایمان)

حدیث نمبر ۱۹۴: حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں سے استہزاء کرنے والوں کیلئے روزِ

قیامت جنت کا ایک دروازہ کھول کر کہا جائے گا: ''یہاں آجاؤ''۔ جب وہ پریشانی کے عالم میں دروازے کی طرف دوڑ کر آئیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ یہ عمل بار بار کیا جائے گا یہاں تک کہ پھر ان میں سے ایک کیلئے دروازہ کھولا جائے گا اور اسے بلایا جائے گا لیکن وہ ناامید (Hopeless) ہونے کی وجہ سے نہیں آئے گا''۔

(شعب الایمان باب فی تحریم اعراض الناس الحدیث 6757 جلد 5 صفحہ 310)

4- عیب اچھالنا:

کسی کا عیب معلوم ہو جانے پر اسے کسی دوسرے پر ظاہر کرنے کی بجائے خاموشی اختیار کرنا بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے اکثریت ایسے لوگوں کی ہے کہ جب تک ہر جاننے والے پر اس عیب کو بیان نہ کرلیں انہیں چین نہیں آتا۔ اس بُری عادت کے اثرات سے بچے بھی نہیں بچ پاتے اور اپنے بڑوں کے نقشِ قدم پر چلنے کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ والدین کو چاہئے کہ اپنے بچوں کے سامنے اس عادت قبیحہ کی مذمت بیان کر کے انہیں اس سے بچانے کی بھرپور کوشش کریں۔

حدیث نمبر ۱۹۵: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا پردہ رکھے گا اور جو اپنے بھائی کے راز کھولے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے راز کھول دے گا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر ہی میں رسوا ہو جائے گا''۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الحدود الحدیث 2546 جلد 3 صفحہ 219)

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں بچپن میں اپنے والدِ محترم کی معیت میں شب بیداری میں مصروف تھا اور قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا۔ ہمارے اطراف میں کچھ لوگ سوئے ہوئے تھے۔ میں نے اپنے والد سے کہا: ''اس جماعت میں ایک بھی ایسا نہیں جو بیدار ہوتا کہ دو رکعت نماز ادا کرلے، اس طرح سوئے ہوئے ہیں کہ گویا مر چکے ہیں''۔ یہ سن کر میرے والدِ محترم نے جواب دیا: ''اے باپ کی جان! اگر تو بھی سو جاتا تو اس سے بہتر تھا کہ لوگوں کی عیب جوئی کرتا''۔ (حکایات گلستان سعدی حکایت نمبر ۴۸ صفحہ 57)

5- تکبر:

خود کو دوسروں سے افضل سمجھنا تکبر (Pride) کہلاتا ہے۔ (مفردات امام راغب صفحہ 697)
اور تکبر حرام ہے۔ (حدیقہ ندیہ جلد 1 صفحہ 543-445)

یہ بات اپنی اولاد کے دل میں بٹھا دیجئے کہ سب مسلمان برابر ہیں کسی مسلمان کو دوسرے مسلمان پر پرہیزگاری کے سوا کوئی برتری نہیں ہے اور یہ کہ غریب بچے بھی تمہارے اسلامی بھائی ہیں اس لئے انہیں حقیر مت جانو۔

6- جھوٹ بولنا:

خلافِ واقع بات کرنے کو ''جھوٹ'' کہتے ہیں۔ (حدیقہ ندیہ جلد 2 صفحہ 200)
ہمارے معاشرے میں جھوٹ اتنا عام ہو چکا ہے کہ اب اسے معاذ اللہ عزوجل برائی ہی تصور نہیں کیا جاتا۔ ایسے حالات میں بچوں کا اس سے بچنا بہت دشوار ہے۔ اپنے بچوں کے ذہن میں بچپن ہی سے جھوٹ کے خلاف نفرت بٹھا دیں تاکہ وہ بڑے ہونے کے بعد بھی سچ بولنے کی عادت پاکیزہ اختیار کئے رہیں۔

حدیث نمبر ۱۹۶: اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کی بدبو سے ایک میل دور ہو جاتا ہے''۔

(جامع الترمزی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی الصدق والکذب الحدیث 1979 جلد 3 صفحہ 392)

7- غیبت:

غیبت سے مراد یہ ہے کہ اپنے زندہ یا مردہ مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے پوشیدہ عیوب کو (جن کا دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا اُسے ناپسند ہو) اس کی برائی کے طور پر ذکر کیا جائے، اور اگر وہ بات اس میں موجود نہ ہو تو اسے بہتان کہتے ہیں۔ مثلاً ''مجھے بیوقوف بنا رہا تھا''، ''اس کی نیت خراب ہے''، ''ڈرامہ باز ہے'' وغیرہ۔

(ماخوذ از بہار شریعت حصہ 16 صفحہ 645)

غیبت وہ خطرناک مرض ہے کہ شاید ہی کوئی مجلس اس سے محفوظ رہتی ہو۔ جہاں دو آدمی اکٹھے ہوئے اور تیسرے کا ذکر ہوا تو اس سے متعلق گفتگو کا اختتام اس کی برائیاں

کرنے پر ہوتا ہے۔اپنے بچوں کو غیبت کی نحوست سے بچایئے۔

حدیث نمبر۱۹۷: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوب رب اکبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مجھے معراج کروائی گئی تو میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان کے ساتھ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچتے تھے''۔ میں نے پوچھا: ''اے جبرائیل! یہ لوگ کون ہیں؟'' عرض کی: ''یہ ایسے آدمی ہیں جو لوگوں کی غیبت کرتے اور ان کی بے عزتی کرتے تھے''۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی الغیبۃ الحدیث 4878 جلد 4 صفحہ 353)

8- لعنت:

لعنت سے مراد کسی کو اللہ کی رحمت سے دور کہنا ہے۔ یقین (Confidence) کے ساتھ کسی پر بھی لعنت کرنا جائز نہیں چاہے وہ کافر ہو یا مومن، گنہگار ہو یا فرمانبردار کیونکہ کسی خاتمہ کا حال کوئی نہیں جانتا۔ (حدیقہ ندیہ جلد 2 صفحہ 023)

فتاویٰ رضویہ میں ہے کہ ''لعنت بہت سخت چیز ہے، ہر مسلمان کو اس سے بچایا جائے بلکہ کافر پر بھی لعنت جائز نہیں جب تک اس کا کفر پر مرنا قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہو''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 222)

ہمارے معاشرے میں بات بے بات لعنت ملامت کرنے کا مرض بھی عام ہے اس کے اثرات سے بچے بھی بچ نہیں پاتے۔ والدین کو چاہے کہ اپنے بچوں کو اس کے مضر اثرات سے بچائیں۔

حدیث نمبر۱۹۸: حضرت سیدنا ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے''۔ (صحیح البخاری کتاب الایمان والنذور باب من حلف بملۃ سوی ملۃ الاسلام الحدیث 6652 جلد 4 صفحہ 289)

9- چوری:

بچپن کی عادت بہت مشکل سے چھوٹتی ہے۔ اس لئے بچے گھر کی چھوٹی موٹی چیزیں چرا کر کھا جاتے ہیں یا کسی کے گھر سے چرا لاتے ہیں اگر انہیں مناسب تنبیہ نہ کی جائے تو اس

کے نتائج انتہائی خطرناک ہوتے ہیں۔

حدیث نمبر۱۹۹: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحب لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چور پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے''۔

(صحیح مسلم کتاب الحدود، باب حد السرقۃ ونصابہا الحدیث 1687 صفحہ 926)

10- بغض وکینہ:

چونکہ بچوں کو قلبی خیالات کے اچھے یا بُرے ہونے کا علم نہیں ہوتا اس لئے دل میں جو آتا ہے وہ کرتے چلے جاتے ہیں اور دوسرے پر اپنے دلی جذبات کا اظہار بھی کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کے دل میں کسی کا بغض بیٹھ جانا ناممکن نہیں لیکن ظاہر ہے کہ یہ کوئی اچھی چیز نہیں ہے اس لئے بچوں کو اس سے متعلق بھی معلومات دیجئے اور بچنے کا ذہن بنایئے۔

حدیث نمبر۲۰۰: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندوں کے اعمال ہر ہفتہ میں دو مرتبہ پیش کیے جاتے ہیں، پیر اور جمعرات کو۔ پس ہر بندے کی مغفرت ہو جاتی ہے سوائے اس کے جو اپنے کسی مسلمان بھائی سے بغض وکینہ رکھتا ہے اس کے متعلق حکم دیا جاتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑے رہو۔ (یعنی فرشتے ان کے گناہوں کو نہ مٹائیں) یہاں تک کہ وہ آپس کی عداوت سے باز آجائیں''۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب النہی عن الشحناء والتہاجر الحدیث 2565 صفحہ 1388)

11- حسد:

یہ تمنا کرنا کہ کسی کی نعمت اس سے زائل ہو کر مجھے مل جائے'' حسد کہلاتا ہے۔

(لسان العرب جلد 1 صفحہ 826)

حسد کرنا بالاتفاق حرام ہے۔ (حدیقہ ندیہ جلد 1 صفحہ 200)

اپنے بچوں کو حسد سے بچایئے۔ لیکن اگر یہ تمنا ہے کہ وہ خوبی مجھے بھی مل جائے اور اسے بھی حاصل رہے رشک کہلاتا ہے اور یہ جائز ہے۔

حدیث نمبر۲۰۱: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے پیارے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ کہ حسد نیکیوں کو اس

طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے"۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی الحسد الحدیث 4903 جلد 4 صفحہ 360)

12-بات چیت بند کرنا:

ہمارے معاشرے میں معمولی وجوہات کی بنا پر ترکِ تعلقات کرنے اور بات چیت بند کر دینے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی جاتی۔

حدیث نمبر۲۰۲: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کسی مسلمان کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان کو چھوڑ رکھے۔ اگر تین دن گزر جائیں تو اسے چاہئے کہ اپنے بھائی سے مل کر سلام کرے۔ اگر وہ سلام کا جواب دے دے تو (مصالحت کے) ثواب میں دونوں شریک ہیں اور اگر سلام کا جواب نہ دے تو جواب نہ دینے والا گنہ گار (Sinner) ہوا اور سلام کرنے والا ترکِ تعلقات کے گناہ سے بری ہو گیا"۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فیمن یہجر اخاہ المسلم الحدیث 4912 جلد 4 صفحہ 363)

13- گالی دینا:

کسی کو گالی دیتا دیکھ کر بچے بھی اسی انداز کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہیں اس کی ہلاکتوں سے آگاہ کر کے بچنے کی تاکید کریں۔

حدیث نمبر۲۰۳: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین، ہم غریبوں کے دل کے چین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مسلمان کو گالی دینا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے"۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب باب الترہیب من السباب......الخ الحدیث 4363 جلد 3 صفحہ 377)

14-وعدہ خلافی:

حدیث نمبر۲۰۴: نبی مکرم، نور مجسم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے، اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا کوئی فرض قبول نہ ہوگا نہ نفل"۔ (صحیح البخاری کتاب فضائل المدینہ باب حرم المدینہ الحدیث 1870 جلد 1 صفحہ 616)

اپنے بچوں کو وعدہ خلافی سے بچنے کی تربیت دیجئے۔ وعدہ خلافی آج ہمارے ہاں کوئی بڑی بات نہیں سمجھی جاتی۔ بدعہدی (یعنی پورا نہ کرنے) کی نیت سے وعدہ کرنا حرام ہے۔ اکثر علماء کے نزدیک پورا کرنے کی نیت سے وعدہ کیا تو اس کا پورا کرنا مستحب ہے اور توڑنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (حدیقہ ندیہ جلد 1 صفحہ 656)

اگر کسی سے کوئی کام کرنے کا وعدہ کیا اور وعدہ کرتے وقت نیت میں فریب نہ ہو پھر بعد میں اس کام کو کرنے میں کوئی حرج پایا جائے تو اس سے اس کام کو نہ کرنا وعدہ خلافی نہیں کہلائے گا، حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی بھی ہو بلکہ وعدہ خلافی یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی نہ ہو''۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ جلد 10 حصہ 1 صفحہ 89)

15- آتش بازی:

افسوس! آج آتش بازی (Fireworks) میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا بلکہ شعبان کے ایام میں تو ہر علاقہ گویا میدانِ جنگ نظر آتا ہے۔ جگہ جگہ پٹاخے چھوڑے جارہے ہوتے ہیں او پھلجھڑیاں چھوڑی جارہی ہوتی ہیں۔ آتش بازی ممنوع ہے اپنے بچوں کو اس سے بچائیے۔ حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنان لکھتے ہیں:

''آتش بازی کے متعلق مشہور یہ ہے کہ یہ نمرود بادشاہ نے ایجاد کی جبکہ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا اور آگ گلزار ہوگئی تو اس کے آدمیوں نے آگ کے انار بھر کر ان میں آگ لگا کر حضرت خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھینکے''۔ (اسلامی زندگی صفحہ 77)

16- پتنگ بازی:

پتنگ بازی کے نقصانات کا اعتراف وہ لوگ بھی کرتے ہیں جو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔ سالانہ کروڑوں روپے اس منحوس شوق (Wretch Affection) کی بھینٹ چڑھا دیئے جاتے ہیں۔ کٹی پتنگ پکڑنے کی کوشش میں متعدد بچے و نوجوان چھت سے گر کر یا کسی گاڑی سے ٹکرا کر عمر بھر کیلئے جسمانی معذور کو اپنے گل لگا لیتے ہیں۔ سمجھ دار

والدین کو چاہئے کہ اپنے بچوں کو اس شوق کی ہوا بھی نہ لگنے دیں۔

17- فلم بینی:

فلمیں اور ڈرامے وغیرہ دیکھنا آج نوجوانوں کی اکثریت کا محبوب مشغلہ بن چکا ہے۔ جو کچھ آنکھ دیکھتی ہے دماغ اس کا اثر قبول کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج جرائم بہت بڑھ گئے ہیں کیونکہ ''نونہالانِ قوم'' کو ڈکیتی، زنا بالجبر، غنڈہ گردی وغیرہ کی تربیت کیلئے کسی ''کوچنگ سینٹر'' جانے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ یہ تربیت انہیں ٹی-وی، وی-سی-آر، ڈش اور کیبل کے ذریعے گھر بیٹھے مل جاتی ہے۔ جب اس ناپاک مشغلے کے بھیانک نتائج سامنے آتے ہیں تو والدین سر پیٹ کر رہ جاتے ہیں۔ اکثر والدین بچوں کو ڈھال بنا کر گھر میں ٹی-وی لانے کا ''حلہ'' کرتے ہیں کہ کیا کریں جی بچے ضد کر رہے تھے۔ ایسے والدین کو سوچنا چاہئے کہ اگر آپ کی اولاد آپ سے جلتے ہوئے چولہے پر بیٹھنے یا چھت سے چھلانگ لگانے کا بولے تو کیا پھر بھی آپ ان کی ضد کے آگے ہتھیار ڈال دیں گے یا سمجھ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کے مطالبے کو رد کر دیں گے۔ اگر ان کے مطالبے کے جواب میں چولہے پر بیٹھ جانا نادانی ہے تو آپ ہی فرمائیے کہ ٹی-وی میں جس قسم کے لوفر، حیاباختہ اور تہذیب (Civilization) سے کوسوں دور پروگرام دکھائے جاتے ہیں کیا ان کو دیکھنے والا مستحق جنت قرار پائے گا یا دوزخ کا حق دار، تو پھر ٹی-وی کے معاملے میں اولاد کی ضد کیوں مان لی جاتی ہے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں عقلِ سلیم عطا فرمائے۔

(اس سلسلے میں تفصیلی معلومات کیلئے امیر اہلِ سنت کے رسائل ''ٹی وی کی تباہ کاریاں'' اور ''گانے باجے کی ہولناکیاں'' کا مطالعہ کیجئے)

بچوں سے یکساں سلوک کیجئے

ماں باپ کو چاہئے کہ ایک سے زائد بچے ہونے کی صورت میں انہیں کوئی چیز دینے اور پیار محبت اور شفقت میں برابری کا اصول اپنائیں۔ بلا وجہِ شرعی کسی بچے بالخصوص بیٹی کو نظر انداز کر کے دوسرے کو اس پر ترجیح نہ دیں کہ اس سے بچوں کے نازک قلوب پر بغض و

حسد کی تہہ جم سکتی ہے جو ان کی شخصی تعمیر کیلئے نقصان دہ ہے۔ معلمِ اخلاق ﷺ نے ہمیں اولاد میں سے ہر ایک کے ساتھ مساوی سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر۲۰۵: حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنا کچھ مال دیا تو میری والدہ حضرت عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گی جب تک کہ آپ اس پر رسول اللہ ﷺ کو گواہ نہ کرلیں۔ چنانچہ میرے والد مجھے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ ﷺ کی بارگاہ میں لے گئے تاکہ آپ ﷺ کو مجھے دیئے گئے صدقے پر گواہ (Witness) کرلیں۔ سرورِ کونین ﷺ نے ان سے پوچھا: ''کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے؟'' میرے والد محترم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''نہیں''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو''۔ یہ سن کر وہ واپس آئے اور وہ صدقہ واپس لے لیا''۔

(صحیح مسلم کتاب الہبات باب کراہیۃ تفضیل بعض الاولاد فی الہبۃ الحدیث 1623 صفحہ 878)

حدیث نمبر۲۰۶: شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ ﷺ کا فرمانِ عظمت نشان ہے کہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان برابری کا سلوک کرو حتیٰ کہ بوسہ لینے میں بھی (برابری کرو)۔

(کنز العمال کتاب النکاح باب فی العدل بین العطیۃ لہم الحدیث 45342 جلد 16 صفحہ 185)

حدیث نمبر۲۰۷: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ عظمت وشرافت محبوب ربّ العزت، محسن انسانیت ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں اس کا بچہ آگیا۔ اس شخص نے اپنے بیٹے کو بوسہ دیا اور پھر اپنی ران پر بٹھالیا۔ اس دوران اس کی بچی بھی آگئی جسے اس نے اپنے سامنے بٹھالیا (یعنی نہ اس کا بوسہ لیا اور نہ گود میں بٹھایا) تو سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے ان دونوں کے درمیان برابری کیوں نہ کی''؟ (مجمع الزوائد کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی الاولاد الحدیث 13489 جلد 8 صفحہ 286)

یک طرفہ رائے سن کر فیصلہ نہ دیجئے

اگر کبھی بچوں میں جھگڑا ہو جائے تو ایک فریق کی بات سن کر کبھی بھی فیصلہ نہ دیجئے کیونکہ

حق تلفی کا قوی امکان ہے، ہوسکتا ہے کہ جس کی آپ نے باپ سنی وہ غلطی پر ہو اس لئے احتیاط اسی میں ہے کہ فریقین (یعنی دونوں بچوں) کی بات سن کر انہیں صلح (Recociliation) پر آمادہ کریں۔

اپنی اولاد کی اصلاح کیجئے

اگر بچہ آگ کی طرف بڑھ رہا ہو تو والدین جب تک لپک کر اپنے بچے کو پکڑ نہ لیں انہیں چین نہیں آتا۔ مگر افسوس یہی اولاد جب رب کریم کی نافرمانیوں میں ملوث ہو کر جہنم کی طرف تیزی سے بڑھنے لگتی ہے، والدین کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ بچہ اگر اسکول سے چھٹی کر لے تو اسے ٹھیک ٹھاک ڈانٹ پلائی جاتی ہے مگر افسوس نماز نہ پڑھنے پر اسے سرزنش نہیں کی جاتی۔

امام اہلسنت، مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی بارگاہ میں کسی نے استفتاء پیش کیا کہ ''والدین کا حق، اولادِ بالغ کو تنبیہ خیر واجب ہے یا فرض؟'' اس کا جواب دیتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ''جو حکم فعل کا ہے وہی اس پر آگاہی دینی ہے، فرض پر فرض، واجب پہ واجب، سنت پہ سنت، مستحب پہ مستحب۔ مگر بشرطِ قدرت بقدرِ قدرت بامید منفعت ورنہ۔

عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ ۖ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۔ (پ 7 سورۃ المائدۃ 105)

''تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو''۔ (کنزالایمان)

(فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 371)

لیکن اولاد کی اصلاح (Correction) کا اندازہ ایسا ہونا چاہئے کہ ان کی اصلاح بھی ہو جائے اور وہ والدین سے باغی بھی نہ ہوں۔ اس لئے جب بھی بچے کو سمجھائیں تو نرمی سے سمجھائیں۔ بچوں کے جذبات بہت نازک ہوتے ہیں۔ بعض والدین کی عادت ہوتی ہے کہ جونہی بچے نے کوئی غلطی کی وہ اس کے احساسات کا خیال کیے بغیر کوسنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس سے بچے احساسِ کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں اور والدین کو اپنا مخالف سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسا نہ کیا جائے بلکہ بچوں کی غلطی مثبت اور نرم انداز میں ان پر آشکار کی جائے

تا کہ وہ اپنے آپ کو قیدی تصور نہ کریں اور سمجھانے والے کو اپنا خیر خواہ اور ہمدرد سمجھیں۔

حدیث نمبر۲۰۸: ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اسے زینت بخشتی ہے اور جس چیز سے نرمی چھین لی جاتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے''۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل الرفق الحدیث 2594 صفحہ 1398)

حدیث نمبر۲۰۹: حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرورِ دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے نرمی میں سے حصہ دیا گیا اسے بھلائی میں سے حصہ دیا گیا اور جو نرمی کے حصے سے محروم رہا وہ بھلائی میں سے اپنے حصے سے محروم رہا''۔ (جامع الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی الرفق الحدیث 2020 جلد 3 صفحہ 408)

بعض ماؤں کی عادت ہوتی ہے کہ بچوں کو سمجھاتے وقت مختلف دھمکیوں (Threats) سے نوازتی ہیں مثلاً اب اگر تم نے ایسا کیا تو میں تمہیں جنگل میں چھوڑ آؤں گی وغیرہ۔ ایسا نہ کیجئے بچے کا ناپختہ ذہن اس کا بہت غلط اثر قبول کرتا ہے اور نتیجۃً وہ بھی خوابی دھمکیوں پر اتر آتا ہے اور سنبھلنے کی بجائے بگڑتا چلا جاتا ہے۔ بچے کو کبھی بھی آناً فاناً غصے میں سزا نہ دیجئے بلکہ اس کی غلطی سامنے آنے پر سوچئے کہ مجھے اسے کس طرح سمجھانا چاہئے پھر اس حکمت عملی کو اختیار کرتے ہوئے اسے سمجھائیے۔ سب کے سامنے نہ جھاڑیئے بچہ بہت بے عزتی محسوس کرتا ہے لہٰذا حتی الامکان اسے تنہائی ہی میں سمجھائیں ان شاء اللہ عزوجل مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔ بعض مائیں اپنی اولاد کی بار بار کی غلطی (Mistake) پر بددعا دے ڈالتی ہیں پھر جب یہ بددعائیں اپنا اثر دکھاتی ہیں تو یہی مائیں مصلّٰی بچھا کر بیٹھ جاتی ہیں۔ امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی مکاشفۃ القلوب میں نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے بچے کی شکایت کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس کے خلاف بددعا کی ہے؟'' اس نے کہا: ''ہاں۔'' فرمایا: ''تم نے خود ہی اسے برباد کر دیا ہے، بچے کے ساتھ نرمی اختیار کرنا ہی اچھا کام ہے''۔

(مکاشفۃ القلوب الباب التاسع والثمانون فی بر الوالدین وحقوق الاولاد صفحہ 280)

ایک بار کی غلطی پر بچے کو مختلف القابات مثلاً مکار، چور، جھوٹا وغیرہ سے نوازنے والے

والدین سخت غلطی پر ہیں۔ ان القابات کی تکرار سے بچہ یہ سوچتا ہے جب مجھے یہ لقب مل ہی گیا ہے تو میں کیوں نہ اس کام کو کامل طریقے سے کروں۔ پھر وہ اسی لقب کا حقیقی مستحق بن کر دکھاتا ہے۔

اگر نرمی کے باوجود بچہ کسی غلطی کو بار بار کرتا ہے تو مقتضائے حکمت یہ ہے کہ اسے ذرا سختی سے سمجھایا جائے اگر پھر بھی باز نہ آئے تو ہلکی سزا دینے میں کوئی مضایقہ نہیں ہے۔

حدیث نمبر ۲۱۰: حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوب رب العلمین، جناب صادق و امین صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو اپنے گھر میں کوڑا لٹکائے جس سے اس کے اہل ادب سیکھیں۔

(کنز العمال کتاب النکاح تربیۃ اہل بیت الاکمال الحدیث 44990 جلد 16 صفحہ 159)

لیکن اگر سزا دینی پڑے تو ہاتھ سے دے، اتنی ضرب لگائے کہ بچہ اسے برداشت کر سکے اور چہرے پر مارنے سے بچے۔

حدیث نمبر ۲۱۱: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم، نور مجسم رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی مارے تو اسے چاہئے کہ چہرے پر مارنے سے بچے''۔ (سنن ابی داؤد کتاب الحدود باب فی ضرب الوجہ الحدیث 4493 جلد 4 صفحہ 222)

ملاحظہ (Visit) ہو کہ ہمارے بزرگانِ دین علیہم رحمۃ اللہ المتین اپنی اولاد کو ادب سکھانے میں کس قدر مستعد رہا کرتے تھے چنانچہ امام جلیل حضرت سیدنا محمد بن فضل علیہ رحمۃ اللہ نے دورانِ تعلیم کبھی بازار سے کھانا نہیں کھایا۔ ان کے والد ہر جمعہ کو اپنے گاؤں سے ان کیلئے کھانا لے آتے تھے۔ ایک مرتبہ جب وہ کھانا دینے آئے تو ان کے کمرے میں بازار کی روٹی رکھی دیکھ کر سخت ناراض ہوئے اور اپنے بیٹے سے بات تک نہیں کی۔ صاحبزادے نے معذرت کرتے ہوئے عرض کی: ''ابا جان! یہ روٹی بازار سے میں نہیں لایا، میرا رفیق میری رضامندی کے بغیر خرید کر لایا ہے''۔ والد صاحب نے یہ سن کر ڈانٹتے ہوئے فرمایا: ''اگر تمہارے اندر تقویٰ ہوتا تو تمہارے دوست کو کبھی بھی یہ جرأت نہ ہوتی۔

(تعلیم المتعلم طریق التعلم صفحہ 67)

وضاحت: امام زرنوجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اگر ممکن ہو تو غیر مفید اور بازاری کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ بازاری کھانا انسان کو خیانت و گندگی کے قریب اور ذکرِ خداوندی عزوجل سے دور کر دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بازار کے کھانوں پر غرباء اور فقراء کی نظریں بھی پڑتی ہیں اور وہ اپنی غربت و افلاس کی بناء پر جب اس کھانے کو نہیں خرید سکتے تو دل برداشتہ ہو جاتے ہیں اور یوں اس کھانے سے برکت اٹھ جاتی ہے''۔ (تعلیم المتعلم طریق التعلم صفحہ 88)

کستوری اٹھانے والا تمہیں تحفہ دے گا یا تم اس سے خریدو گے یا تمہیں اس سے عمدہ خوشبو آئے گی، جبکہ بھٹی جھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلائے گا یا تمہیں اس سے ناگوار بو آئے گی''۔

(صحیح المسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب استحباب مجالسۃ الصالحین ..... الخ الحدیث 2628 صفحہ 1414)

حدیث نمبر۲۱۵: رسول اکرم شریع معظم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''آدمی اپنے گہرے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ تو تم میں سے ہر ایک دیکھے کہ وہ کسی کو گہرا دوست بنائے ہوئے ہے''۔ (سنن ابی داوٗد کتاب الادب باب من یومران یجالس الحدیث 4833 جلد 4 صفحہ 341)

بچے بڑے ہو جائیں تو بستر الگ کر دیجئے

حدیث نمبر۲۱۶: حضرت سیدنا عبدالملک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا: ''جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائین تو ان کے بستر (Bedding) الگ الگ کر دو''۔ (المستدرک کتاب الصلوٰۃ باب فی فضل الصلوات الخمس الحدیث 748 جلد 1 صفحہ 449)

اولاد کب بالغ ہوتی ہے؟

لڑکا بارہ سال اور لڑکی نو برس سے کم عمر تک ہرگز بالغ و بالغہ نہ ہوں گے اور لڑکا لڑکی دونوں پندرہ برس کامل کی عمر میں ضرور شرعاً بالغ و بالغہ ہیں، اگرچہ آثارِ بلوغ کچھ ظاہر نہ ہوں۔ ان عمروں کے اندر اگر آثار پائے جائیں، یعنی خواہ لڑکے خواہ لڑکی کو سوتے خواہ جاگتے میں انزال ہو...... یا...... لڑکی کو حیض آئے...... یا...... جماع سے لڑکا (کسی عورت کو) حاملہ کر دے...... یا...... (جماع کی وجہ سے) لڑکی کو حمل رہ جائے تو یقیناً بالغ و بالغہ ہیں۔

اور اگر آثار نہ ہوں، مگر وہ خود کہیں کہ ہم بالغ و بالغہ ہیں اور ظاہر حال ان کے قول کی تکذیب نہ کرتا (یعنی جھٹلاتا نہ) ہو تو بھی بالغ و بالغہ سمجھے جائیں گے اور تمام احکام، بلوغ کے نفاذ پائیں گے اور داڑھی مونچھ نکلنا یا لڑکی کے پستان میں ابھار پیدا ہونا کچھ معتبر نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 19 صفحہ 930)

بزرگوں کی حکایات سنائیے

والدین کو اپنے بچے پر کڑی نظر رکھنی چاہیے کہ وہ کس قسم کے رسائل یا کتابیں پڑھتا ہے۔ کہیں وہ رومانی ناول یا گمراہ کن عقائد پر مشتمل بدمذہبوں کی کتابیں پڑھنے کا عادی تو نہیں۔ ایسی صورت میں بچے کو سمجھانے میں دیر نہ کی جائے اور اسے اپنے اسلاف کی حکایات اور صحیح العقیدہ علماء کی کتابیں پڑھنے کی ترغیب دلائی جائے۔ بعض مائیں یا دادیاں بچوں کو سوتے وقت خوفناک کہانیاں سناتی ہیں۔ جس کی ''برکت'' سے بچے کو ڈراؤنے خواب آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ ایسی ماؤں (Mothers) کو چاہیے کہ بچوں کو بزرگوں کی اصلاحی حکایات سنائیں۔

محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کو بچپن ہی سے اپنے بزرگوں سے والہانہ عقیدت تھی چنانچہ آپ اسکول کی تعلیم کے دوران بھی اپنے استاذ سے عرض کیا کرتے تھے: ''ماسٹر جی ہمیں بزرگوں کی باتیں سنائیے اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کی حیاتِ طیبہ پر ضرور روشنی ڈالا کیجئے''۔ (حیاتِ محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 32)

مسئلہ: عجیب و غریب قصے کہانیاں تفریح کے طور پر سننا جائز ہے جب کہ ان کا جھوٹا ہونا یقینی نہ ہو بلکہ جو یقیناً جھوٹ ہوں اور بطورِ ضرب المثل یا نصیحت (Advice) کے طور پر سنائے جاتے ہوں ان کا سننا بھی جائز ہے۔ (الدر المختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع جلد 9 صفحہ 667)

اولاد جوان ہو جائے تو جلد شادی کر دیجئے

اولاد کے جوان ہو جانے پر والدین کی ذمہ داری ہے کہ ان کی نیک اور صالح خاندان میں شادی کر دیں۔

حدیث نمبر۲۱۷: حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کا نکاح کرو، بیٹیوں کو سونے اور چاندی سے آراستہ کرو اور انہیں عمدہ لباس پہناؤ اور مال کے ذریعے ان پر احسان کرو تاکہ ان میں رغبت کی جائے (یعنی ان کیلئے نکاح کے پیغام آئیں) (کنز العمال کتاب النکاح احادیث متفرقۃ الحدیث 45424 جلد 16 صفحہ 191)

اولاد کے جوان ہونے پر بلاوجہ نکاح میں تاخیر نہ کی جائے۔

حدیث نمبر۲۱۸: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب منزہ عن العیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کے ہاں لڑکے کی ولادت ہو اسے چاہئے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اسے آداب سکھائے، جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کر دے، اگر بالغ ہونے کے بعد نکاح نہ کیا اور لڑکا مبتلائے گناہ ہوا تو اس کا گناہ والد کے سر ہوگا''۔ (شعب الایمان باب فی حقوق الاولاد الحدیث 8666 جلد 6 صفحہ 401)

حدیث نمبر۲۱۹: حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاح افلاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تمہیں کفو (Tribe) مل جائے تو تم اپنی بچیوں کا نکاح ان سے کر دو اور بچیوں کے معاملے میں ٹال مٹول (یعنی آج کل) مت کرو''۔

(کنز العمال کتاب النکاح الفصل الثانی فی الکفاءۃ الحدیث 44686 جلد 16 صفحہ 135)

مدینہ: کفو کا معنیٰ یہ ہے کہ مرد عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اولیاء کیلئے باعث ننگ و عار ہو۔ کفاءت صرف مرد کی جانب سے معتبر ہے عورت اگرچہ کم درجہ کی ہو اس کا اعتبار نہیں۔ کفاءت میں چھ چیزوں کا اعتبار ہے نسب، اسلام، پیشہ، حریت، دیانت، مال۔

(الفتاویٰ الھندیہ کتاب النکاح الباب الخامس فی الاکفاء جلد 1 صفحہ 290-291 والفتاویٰ رضویہ جلد 11 صفحہ 131)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانِ عالی شان اپنی اولاد کے نکاح میں کوتاہی برتنے والوں کیلئے تازیانہ عبرت ہے۔

رشتہ کرتے وقت انہی چیزوں کو مدِ نظر رکھئے جو کتاب کے شروع میں دی گئی ہیں اور مناسب غور و فکر کے بعد اولاد کا رشتہ طے کیجئے۔

حدیث نمبر ۲۲۰: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نکاح کرنا عورت کو کنیز بنانا ہے، لہٰذا غور کر لینا چاہئے کہ وہ اپنی بیٹی کو کہاں بیاہ رہا ہے''۔

(السنن الکبریٰ کتاب النکاح باب الترغیب فی التزویج جلد 7 صفحہ 133)

رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے: ''جس نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی فاسق (Corrupt) سے کیا اس نے قطع رحمی کی''۔ (الکامل فی الضعفاء الرجال الحسن بن محمد جلد 3 صفحہ 165)

تلاشِ رشتہ:

حضرت سیدنا شیخ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے، لیکن آپ نے زہد و تقویٰ اختیار فرمایا ہوا تھا اور دنیاوی مشاغل سے بہت دور ہو چکے تھے۔ آپ کی ایک صاحبزادی تھیں جو بہت حسین و جمیل اور نیک و پرہیز گار تھیں۔ ایک دن اس صاحبزادی کیلئے بادشاہ کرمان نے نکاح کا پیغام بھیجا۔ آپ یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ ملکہ بن کر میری بیٹی دنیا کی طرف مائل ہو۔ اس لئے آپ نے کہلا بھیجا کہ مجھے جواب کیلئے تین روز کی مہلت دیں۔

اس دوران آپ مسجد مسجد گھوم کر کسی صالح انسان کو تلاش (Search) کرنے لگے۔ دورانِ تلاش ایک لڑکے پر آپ کی نگاہ پڑی جس کے چہرے پر عبادت و پرہیز گاری کا نور چمک رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا: ''تمہاری شادی ہو چکی ہے؟'' اس نے نفی میں جواب دیا۔ پھر پوچھا: ''کیا ایسی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتے ہو جو قرآن مجید پڑھتی ہے، نماز روزہ کی پابند ہے، خوبصورت پاکباز اور نیک ہے'' اس نے کہا: ''میں تو ایک غریب شخص ہوں بھلا مجھ سے ان صفات کی حامل لڑکی کا رشتہ کون کرے گا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''میں کرتا ہوں، یہ دراہم لو اور ایک درہم کی روٹی ایک درہم کا سالن اور ایک درہم کی خوشبو خرید لاؤ''۔

نوجوان وہ چیزیں لے آیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح اس پارسا نوجوان کے ساتھ کر دیا۔ صاحبزادی جب رخصت ہو کر شوہر کے گھر آئی تو اس نے دیکھا کہ گھر میں پانی کی ایک صراحی کے سوا کچھ نہیں ہے اور اس صراحی پر ایک روٹی رکھی ہوئی دیکھی۔ پوچھا: ''یہ روٹی کیسی ہے؟'' شوہر نے جواب دیا: ''یہ کل کی باسی روٹی ہے، میں نے افطار کیلئے رکھ لی تھی''۔ یہ سن کر کہنے لگیں کہ مجھے میرے گھر چھوڑ آیئے۔ نوجوان

نے کہا: ''مجھے تو پہلے ہی اندیشہ تھا کہ شیخ کرمانی کی دختر مجھ جیسے غریب انسان کے گھر نہیں رک سکتی''۔لڑکی نے پلٹ کر کہا: ''میں آپ کی مفلسی کے باعث نہیں لوٹ رہی ہوں بلکہ اس لئے کہ مجھے آپ کا توکل کمزور نظر آرہا ہے، اسی لئے مجھے اپنے والد پر حیرت ہے کہ انہوں نے آپ کو پاکیزہ خصلت، عفیف اور صالح کیسے کہا جب کہ آپ کا اللہ تعالیٰ پر بھروسے کا یہ حال ہے کہ روٹی بچا کر رکھتے ہیں''۔

یہ باتیں سن کر نوجوان بہت متاثر ہوا اور ندامت (Repentance) کا اظہار کیا۔ لڑکی نے پھر کہا: ''میں ایسے گھر میں نہیں رک سکتی جہاں ایک وقت کی خوراک جمع کر کے رکھی ہو اب یہاں میں رہوں گی یا روٹی...... '' یہ سن کر نوجوان فوراً باہر نکلا اور روٹی خیرات کر دی۔

(روض الریاحین الحکایۃ الثانیۃ والتسعون بعد المائۃ صفحہ 192)

اس حکایت سے وہ والدین درسِ عبرت حاصل کریں کہ جب ان کے سامنے کسی نیک و پرہیزگار اسلامی بھائی کا رشتہ پیش کیا جائے تو صرف اس وجہ سے انکار کر دیتے ہیں کہ وہ باریش اور سنتوں کا عامل ہے جبکہ اس کے برعکس ایسے نوجوان کے رشتے کو ترجیح دینے میں خوشی محسوس کرتے ہیں جو اپنے بُرے اعمال سے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے جہنم میں جانے کا سامان کر رہا ہو اور جس کی صحبت ان کی بیٹی کو بھی خوفِ خدا عزوجل سے بے نیاز اور اس کی عبادت سے غافل کر دے گی۔

ایک ماں کی نصیحت:

حضرت اسماء بنت خارجہ فزاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نے اپنی بیٹی کو نکاح کرتے وقت فرمایا: ''بیٹی تو ایک گھونسلے میں تھی، اب یہاں سے نکل کر ایسی جگہ (یعنی شوہر کے گھر) جا رہی ہے، جسے تو خوب نہیں پہچانتی، ایک ایسے ساتھی (یعنی شوہر) کے پاس جا رہی ہے جس سے مانوس نہیں...... اس کیلئے زمین بن جا، وہ تیرے لئے آسمان ہوگا...... اس کیلئے بچھونا بن جا وہ تمہارے لئے باعثِ تقویت ستون ہوگا۔

اس کیلئے کنیز بن جا وہ تیرا غلام ہوگا...... اس کے کسی معاملے میں چمٹ نہ جا کہ وہ تمہیں پرے ہٹا دے...... اس سے دور نہ ہو ورنہ وہ تجھے بھلا دے گا...... اگر وہ تجھ سے قریب ہو تو تُو

اس سے مزید قریب ہو جا اور اگر وہ تجھ سے ہٹے تو تُو اس سے دور ہو جا...... اس کے ناک، کان اور آنکھ (یعنی ہر طرح کے راز) کی حفاظت کر کہ وہ تجھ سے صرف تیری خوشبو سونگھے (یعنی راز کی حفاظت اور وفاداری پائے)...... وہ تجھ سے صرف اچھی بات ہی سنے اور صرف اچھا کام ہی دیکھے۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب الخامس والتسعون فی حق الزوج علی الزوجۃ صفحہ 293)

مذکور نصیحتوں (Advices) سے وہ مائیں نصیحتیں حاصل کریں جو بچیوں کے گھر کو جنت بنانے کے مشورے دینے کی بجائے شوہر، نندوں اور ساس پر حکومت کرنے کے طریقے سکھاتی ہیں۔ پھر جب بیٹی ان قیمتی مشوروں پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے تو فتنہ و فساد بپا ہو جاتا ہے اور دونوں گھرانے اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اولاد کی مدنی تربیت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور اس کتاب کو ہمارے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

باب نمبر 5:

علاج الامراض

جب بھی کسی انسان کو کوئی مرض لاحق ہوتا ہے۔تو وہ اس مرض کے علاج (Treatment) کی طرف رغبت اختیار کرتا ہے۔ اور ایسا ہونا بھی چاہئے۔ کے مرض کا علاج کرنا یا کروانا سنت مبارکہ ہے۔ اور دوسرا یہ کہ اللہ عزوجل نے ایسی کوئی بیماری نہیں اتاری جس کا علاج نہ ہو۔ یہ بات تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ چنانچہ

حدیث نمبر ۱: حضور سرکار مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوائی بھی ساتھ ہی اتاری نہ گئی ہو۔ جب دوائی کے اثرات بیماری کی مہیت کے مطابق ہوتے ہیں تو اللہ عزوجل کے حکم سے شفا ہو جاتی ہے۔ (مسلم شریف)

معلوم ہو گیا کہ جو بیماری، یا مرض اتارا گیا ہے اس بیماری یا مرض کا علاج بھی اتار دیا گیا ہے۔ اس لئے اس کا علاج کرنا یا کروانا چاہئے۔ اس لئے احقر العباد (محمد اقبال عطاری) اس باب میں چند مخصوص بیماریاں، ان کی علامات، اور ان کے علاج کے علاوہ لکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔

نکسیر:

ناک سے خون کے بہنے کو نکسیر کہتے ہیں۔ ناک سے خون کی کیفیت بذات خود بیماری نہیں بلکہ دوسری متعدد بیماریوں کی علامت ہے۔ ناک کی کچھ بیماریاں ایسی ہیں جن سے خون بہہ سکتا ہے۔ جن میں اہم ہیں۔

1- ناک کے اندر یا باہر کی چوٹ، ناک پر براہ راست زخم کے علاوہ منہ کے بل گرنا۔

2- وہ تمام کیفیات جن میں خون کی نالیاں پھول جاتی ہیں۔

3- کچھ خطرناک قسم کی بیماریاں جیسے کہ خسرہ، تب، خناک، چیچک۔

4- اور اس کے علاوہ بخار اگر شدت سے ہو تو اکثر اوقات نکسیر آجاتی ہے۔

5- بلڈ پریشر میں زیادتی کی وجہ سے بھی نکسیر آ جاتی ہے۔

علاج:

نکسیر میں ناک سے خون بہتے دیکھنا مریض اور اس کے آس پاس کے لوگوں کے لئے بڑا وہشت ناک منظر ہوتا ہے۔ اس لئے مریض کا گھبرا جانا ایک لازمی چیز ہے۔ اس بیماری کے اسباب پر توجہ دینے کی بجائے اہم ترین مسئلہ خون بہنے کو روکنا قرار دیا جائے۔

ایک مشورہ یہ ہے کہ نکسیر کے مریض کے سر پر پانی ڈالا جائے۔ اس طرح پانی ڈالنے کے ساتھ ساتھ مریض کی ناک پر برف کے پانی کی پٹی رکھی جائے تو زیادہ مفید ہوگی۔ اکثر اتنی سی کوشش سے نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سب سے پہلے مریض کو تسلی دی جائے۔ کیونکہ خون بہنے سے اچھے بھلے شخص کا بلڈ پریشر بھی گر سکتا ہے۔ تسلی اور اطمینان کے بعد اسے کوئی ٹھنڈا مشروب اسے گھونٹ گھونٹ کر کے پلایا جائے۔ انشاء اللہ عزوجل اس سے نکسیر کا مرض ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ اگر نکسیر پھوٹتی رہے تو مسئلہ ادویہ سے حل نہیں ہوتا ہے۔ تو مریض کو ہسپتال لے جانا ضروری ہوتا ہے۔

احتلام:

خصوصاً مردوں کی نیند کی حالت میں طبیعت فاسد خیالات سے متاثر ہو کر مانوس یا غیر مانوس شکل کو پیش کر دیتی ہے اور نیند کی حالت میں احتلام ہو جاتا ہے تمام لوگ اس کو خواب میں شیطان آنا یا خواب میں کپڑے خراب ہونا بھی کہتے ہیں۔

احتلام کو دو اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1- احتلام طبعی

2- احتلام غیر طبعی

احتلام طبعی:

مردوں کو اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ احتلام طبعی اس احتلام کا نام ہے جو نوجوانوں کو قدرتی جماع میسر نہ ہونے پر ان کے تناسلی غدود کے ہیجان کی وجہ سے ہوتا ہے۔ انسان

جب عالم شباب میں قدم رکھتا ہے۔ تو اس کی وجہ تناسلی غدود زیادہ سرگرمی سے مصروف کار ہو جاتے ہیں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ تناسلی غدد کی سرگرمی کا بیرونی اظہار انسان کے شباب کی صورت میں ہوتا ہے۔ یہ مہینہ میں ایک دو بار یا تین بار طبعی (NATURAL) طور پر ہو جاتا ہے۔

احتلام غیر طبعی:

مردوں کو جس احتلام کے ساتھ مندرجہ بالا علامات کلی یا جزوی طور پر نہ پائی جائیں اسے احتلام غیر طبعی سمجھنا چاہئے۔ بسا اوقات احتلام طبعی ہی آہستہ آہستہ نامعلوم طور پر احتلام غیر طبعی کی صورت اختیار کر لیتا ہے ذیل کی علامات سے اس کی بخوبی تشخیص کی جا سکتی ہے۔

احتلام غیر طبعی:

1- احتلام غیر طبعی بہت ہی تھوڑے وقفے کے بعد ہونے لگتا ہے۔ بسا اوقات آدمی کو تین چار دن لگاتار احتلام ہوتا رہتا ہے یا ایک رات میں دو تین مرتبہ ہوتا ہے۔

2- احتلام غیر طبعی نیند کی حالت میں یا نیم بیداری کی حالت میں دن کو بھی ہوتا ہے اور رات کو بھی۔

علاج:

اگر معدے کی خرابی اور قبض رہتی ہو تو پہلے اس کا ازالہ کریں۔ اگر حدت مثانہ اور گرمی کی زیادتی ہو تو شربت بزوری بارد یا شربت صندل یا شربت انار وغیرہ کا استعمال کرنا چاہئے۔

تخم جوز ماثل	تخم کاہو	فلفل سیاہ	گل نیلوفر	پوٹاشیم برمائیڈ	
10 گرام	10 گرام	10 گرام	10 گرام	10 گرام	

ان تمام ادویات کو باریک پیس کر بڑے کیپسول بھر لیں۔

طریقہ استعمال:

ایک کیپسول دو پہر اور ایک سوتے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر اس دوا کے استعمال کے بعد منہ اور ہونٹ خشک ہوتے ہوں تو دودھ میں اسپغول کا چھلکا ملا کر

استعمال کریں یا دودھ کی مقدار قدرے بڑھائیں۔

جریان

اصل جریاں یعنی جریان منہ فی زمانہ(Now A Day) اتنا زیادہ نہیں ہے جتنا کہ مذی اور ودی رطوبت کا اخراج بڑھ جاتا ہے۔ یہ رطوبت قدرتی طور پر پیشاب کی نالی کو تر اور چکنا رکھنے کے لئے خارج ہوتی رہتی یہ لیکن اگران کا اخراج حد اعتدال سے بڑھ جائے تو نقصان دہ ہے۔لیکن سب سے زیادہ نقصان دہ جریان منی ہے۔

وجوہات:

فحش خیالات، ترش اور گرم غزاؤں کی کثرت، قبض، ضعف ہضم، جلق کی عادت، گردہ ومثانہ کی خرش، نیز کثرت جماع سے بھی یہ عارضہ لاحق ہوسکتا ہے۔

علاج:

اس مرض میں قبض رفع کرنا ضروری ہے اس کے علاوہ جو بھی سبب ہواس کا تدارک کرنا بھی لازمی ہے۔

مغز تخم تمر ہندی بریاں	مغز بیہدلانہ	مازو	اسپغول
50 گرام	50 گرام	50 گرام	50 گرام

ان تمام مزکورہ اشیاء کو باریک کرکے برابروزن کی چینی ملا کر چار چار گرام صبح وشام دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ اور جن کی طبیعت میں نہایت گرمی خشکی ہو اور منی پانی کی طرح پتلی ہو اور ساتھ قبض بھی رہتی ہو تو یہ نسخہ (PRESCRIPLION) بہت ہی مفید ہے گویا صفراوی مزاج رکھنے والے اصحاب کے لئے یہ نسخہ حیرت انگیز فائدہ بخشے گا۔

سرعت انزال

سرعت انزال کا مطلب ہے کہ مرد کی منی کا عورت سے مباشرت کے وقت جلدی خارج ہوجانا۔ یہ مرض مرد کو وقت خاص پر بہت زیادہ شرمندہ کرنے والا ہے۔ کیونکہ۔ یہ مرض

شدید ہوتا ہے۔تو مباشرت کا خیال پیدا ہوتے ہی فریق ثانی سے چھیڑ چھاڑ ہی میں منی خارج ہوکر جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔

وجوہات:

اعضاء رئیسہ دل، دماغ، جگر کی کمزوری، رقت وحدت منی، مجی بول کی سوزش اور خراش، کرم امعاء تیز برودت ورطوبت کی کثرت وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔

علاج:

سب سے پہلے جو سبب مرض ہو اس کو دور کریں پھر یہ نسخہ استعمال کریں۔

موچرس	25 گرام
لاجونتی	25 گرام
کندر	25 گرام
جفت بلوط	25 گرام
گلنار	25 گرام
تالمکھانہ	25 گرام
گوند کیکر	25 گرام
پھلی ببول	25 گرام
تمر ہندی خورد بزیاں	25 گرام

طریقہ استعمال:

تمام ادویات کا باریک سفوف کر کے رکھ لیں پانچ گرام صبح و شام نہار منہ دودھ کے ساتھ مسلسل اکیس روز استعمال کریں۔

نسخہ نمبر2:

شنگرف رومی	10 گرام

لوبان کوڑیہ	5 گرام
کافوفالص	5 گرام
شقیل	5 گرام
تخم قنب	20 گرام
تخم جوز ماثل	10 گرام
اجوائن خراسانی	5 گرام
موچرس	5 گرام
جدوار خطائی	10 گرام
زعفران	5 گرام

تمام ادویات کو ملا کر پانی کے ذریعے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک گولی صبح و شام دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

فوائد:

امساک اور ازدواجی زندگی کی مسرتوں میں اضافہ کے لئے بعض ممسک دواؤں کی اشد ضرورت ہوتی ہے اس مقصد کے لئے ہماری یہ دوا بڑی کارآمد ہے۔ انسان میں ضبط و قوت و امساک کی صلاحیتیں اس دوا کے استعمال سے پیدا ہو جاتی ہیں جو لوگ اپنی صحت کو برقرار رکھتے ہوئے کیف ونشاط سے بہرہ ور ہونے کے لئے آرزومند ہیں ان کے واسطے یہ گولیاں ایک گراں قدر تحفہ ہیں۔ ممسک ہونے کے علاوہ یہ گولیاں جریان احتلام کو بھی رفع کرتی ہیں اور سرعت کا نام ونشان نہیں رہنے دیتیں۔ عام طور پر سرعت کی شکایت رفع کرنے کے لئے ایک گولی روزانہ نہار منہ کھلائی جاتی ہے اور بوقت ضرورت وقت خاص سے ڈیڑھ گھنٹہ قبل دو گولیاں دودھ کے ساتھ کھائیں۔

کمزوری اور نامردی

آج ہمارے ملک میں پچانوے فیصد نوجوان اشخاص امراض مخصوصہ میں مبتلا ہیں۔

ہر مرض کے کامیاب علاج کے لئے اس کی صحیح تشخیص اولین اصول ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ جس قدر الجھن امراض مخصوصہ کی تشخیص میں معالج کو پیش آتی ہے اس قدر شاید دوسرے امراض میں واسطہ نہیں پڑتا ضعف بلاہ کی شکایت (COMPLAINT) معلوم کر کے اندھا دھند مقوی باہ دوائیں تجویز کر دینا یا جریان اور رقت کا نام سن کر بغیر غور وفکر مغلظ دوائیں استعمال کرانا ان امراض کا صحیح علاج نہیں کیا کہا جا سکتا، اس سے کامیابی تو درکنار، مریض کو مزید مصائب میں الجھا دیا جاتا ہے۔ اب ہم یہاں اس مرض کی وجوہات، علامات تحریر کرتے ہیں تاکہ ان کا علاج کیا جا سکے۔

ضعف معدہ کی وجہ سے کمزوری باہ

اگر بھوک کم لگے ہاضمہ خراب ہو تو اس کی وجہ سے کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں نفخ اور طبیعت سخت بوجھل ہو جاتی ہے دیر تک ڈکاریں آتی رہتی ہیں۔ ضعف معدہ کا ایک سبب ضعف معدہ ہے۔

وجوہات:

کھانے پینے کی بے اعتدالی، گیسٹرک جوس کا کم وبیش ہونا، زیادہ سرد اشیاء کھانے پینے کی وجہ سے، ثقیل بازی اشیاء کی کثرت، کھانا کھانیکے کچھ وقفہ بعد مباشرت کرنے والے کا معدہ جلد ٹھیک ہونے میں نہیں آتا۔ نیز زیادہ گرم اور میٹھی اشیاء کی کثرت سے بھی معدہ کی تیزابیت بڑھ کر کھانا ٹھیک طور پر ہضم نہیں ہوتا۔

علاج:

اگر معدہ میں برودت کی وجہ سے ضعف ہو تو گرم جوارشین استعمال کرائیں۔ مثلاً جوارش جالینوس، جوارش زرعونی سادہ یا معجون فلاسفہ وغیرہ۔

اگر تیزابیت اور صفرا کی کثرت ہو تو اس کے مطابق دوائیں استعمال کرنی چاہئیں مثلاً جوارش اناریں، جوارش زرشک اور جوارش آملہ وغیرہ۔

ساتھ ہی قبض کو رفع کرنے کی تدابیر بھی اختیار کی جائیں نیز حفظان صحت کے اصولوں

کے مطابق غذا استعمال کرنی چاہئے نیز اگر پیچش اور دست کی تکالیف ہونے کی صورت میں اس کا مناسب علاج کرنا چاہئے۔

ضعف جگر کی وجہ سے کمزوری باہ

بھوک کی کمی، بدن میں خون کی کمی نیز بدن کی رنگت زردی مائل یا سفیدی مائل ہو معمولی حرکت اور محنت سے سانس پھول جاتی ہو تو ضعف باہ کا سبب ضعف جگر خیال کرنا چاہئے۔

وجوہات:

مباشرت یا شدید محنت اور دھوپ میں چل کر آنے کے فوراً بعد پانی پی لینا، برف کا کثرت استعمال، مرغوب غذاؤں کی زیادتی سے بلغم پیدا ہو کر ضعف پیدا کر دیتا ہے۔ نیز دائمی قبض، بندش حیض وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔

علاج:

اصل سبب کو دور کریں جو گمان غالب ہو ان کا تنقیہ و تعدیل کریں اس کے بعد فولاد کے مرکبات بالخاصہ مفید ہیں۔

تخم کاسنی	10 گرام
ریوند خطائی	10 گرام
تیز پات	10 گرام
پاچھڑ	10 گرام
فلفل سیاہ	10 گرام
ناگکیسر	10 گرام
قلمیشورہ	10 گرام
افتنتین	10 گرام
نوشادر	10 گرام
رب چرائتہ	10 گرام

تمام ادویات کو ملا کر گولیاں بنالیں۔

طریقہ استعمال:

ایک گولی صبح وشام ہمراہ عرق کاسنی یا شربت بزوری یا حالات کے مطابق جو بھی بدرقہ مناسب ہو استعمال کریں۔

فوائد:

یہ تمام اشیاء جگہ کے اکثر امراض میں مفید ہیں۔ اور معمول مطب بھی ہیں۔ خون کی کمی کو دور کرنے کرنے کے لئے شربت فولاد، یا کشتہ فولاد مناسب بدرقہ کے ساتھ استعمال کریں۔

قلب کی کمزوری کی وجہ سے کمزوری

اگر نبض ضعیف چلتی ہو یا مباشرت کے وقت بعض اوقات بغیر انزال کے ہی انتشار زائل ہو جاتا ہے یا مباشرت کے بعد طبیعت میں کمزوری بلکہ غشی تک نوبت پہنچ جاتی ہو۔ رعشہ وخفقان کی شکایت کم وبیش رہتی ہو اور معمولی باتوں سے خوف طاری ہو جاتا ہو تو ضعف باہ کا سبب قلب (دل) کی کمزوری خیال کرنا چاہئے۔

وجوہات مرض:

اس مرض کے لگنے کی کئی وجوہات ہیں۔ جن میں چند مشہور یہ ہیں۔ تمباکو نوشی، شراب خوری، ہاضمہ کی خرابی، حلق کی کثرت مباشرت اور رنج وغم نیز مرگی، جنون اور عورتوں میں اختناق الرحم سے بھی دل کمزور ہو جاتا ہے۔

علاج:

طباشیر	5 تولے	صندل سفید اصلی	5 تولے
الائچی سفید	5 تولے	کہربا	5 تولے
زہر مہر خطائی	5 تولے	نارجیل دریائی	3 تولے
کشتہ عقیق	2 تولے	کشتہ مرجان	1 تولہ
	ورق نقرہ	3 ماہ	

ان مذکورہ تمام چیزوں کو کوٹ چھانکر سرمہ سا بنالیں۔

مقدار خوراک

2-3 ماشہ شربت انار یا شربت سیب یا گاجر کے جوس کے علاوہ دوالمسک معتدل جواہر دار اور خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا بھی اس مرض میں کامیاب (Victorious) علاج ہے۔ بشرطیکہ خود تیار کریں یا کسی معتبر دواخانے سے خریدیں۔

دماغ کی کمزوری کی وجہ سے ضعف:

اگر جماع کی خواہش کم ہوتی ہو عضوئے خاص فوراً مسترخی ہو جائے۔ نیز اکثر درد سے دائمی نزلہ، نیند کے بعد طبیعت کا ست رہنا اور دماغ کی تھکان کا بہت جلد پیدا ہو جانا وغیرہ اس مرض کی تشخیص ہے۔

وجوہات:

بیوی سے کثرت سے مباشرت، حلق، کثرت احتلام، جریان، دائمی نزلہ اور ہاضمے کی خرابی اور خون کی کمی وغیرہ اس کے وجوہات واسباب میں سے ہیں۔

اس کا علاج:

کشتہ مرجان	40 گرام	جوہر ترپھلہ	40 گرام
نمک برہمی بوٹی	40 گرام	کشتہ چاندی	10 گرام

تمام ادویاب کو کھرل کر کے ملالیں بس تیار ہے۔

طریقہ استعمال:

ایک رتی سے دورتی تک خمیرہ گاؤزبان عنبری یا کسی اور مناسب بدرقہ سے استعمال کریں۔ (کم از کم 30 دن)

اس کے علاوہ کشتہ مرجان جواہر والا چار چاول اور خمیرہ گاؤزبان عنبری 5 گرام میں ملا کر بوقت صبح خالی پیٹ استعمال کرتے رہیں۔ یہ نسخہ بھی دماغ کیلئے ازحد مفید بلکہ ضعف باہ بوجہ ضعف دماغ کیلئے بہترین چیز ہے۔

مغز بادام	100 گرام	مغز چلغوزہ	50 گرام
مغز پستہ	50 گرام	مغز ناریل	50 گرام
مغز چرونی	50 گرام	خشخاش	50 گرام

تمام اشیاء کو باریک کر حلوہ سا بنالیں اگر شہد نہ مل سکے تو چینی کا قوام تیار کر کے اس میں مذکورہ دواؤں کو ملالیں۔ اگر موسم سرما ہو تو انڈوں کی زردیاں گھی میں بھون کر ملائی جا سکتی ہیں۔ مقدار خوراک: ایک بڑا چمچہ دودھ کیساتھ بوقت صبح۔

ضعف گردہ کی وجہ سے کمزوری:

اس مرض میں بسا اوقات بغیر انتشار کے ہی انزال ہو جاتا ہے نیز اس میں امراض گردہ کی دوسری علامات بھی پائی جائیں گی۔

وجوہات:

کثرت مباشرت، تھوڑی چیزوں کی کثرت، عصبی امراض (Nervous Desease) نیز جگر کے امراض کا بگڑ جانا وغیرہ۔

علاج:

اس مرض میں حسب مزاج ادویات استعمال کرنی چاہئیں۔

ثعلب مصری	3 گرام	مغز بنولہ	3 گرام
سنگھاڑا	3 گرام	دودھ گاؤ	1 پاؤ

پیس چھان کر سبوس اسبغول اضافہ کر کے نرم آگ پر پکائیں جب گاڑھا ہو جائے تو آگ سے نیچے اتار کر مصری دو تولہ ملا کر پئیں۔

اس کے علاوہ لبوب کبیر، جوارش زرعونی سادہ و عنبری اور معجون فلاسفہ اور دیگر مغزیات اور مقوی باہ دواؤں کا استعمال اس مرض میں مفید ہے۔

قلت منی کی وجہ سے کمزوری:

اگر انزال کے وقت مادہ منویہ کم خارج ہوتا ہو تو قلت منی کو ضعف باہ کا سبب خیال کیا جائے۔

وجوہات:

کثرت مباشرت، کمی غذا، آلات منی کی گرمی خشکی اور بدن کی لاغری وغیرہ۔

علاج:

اسگندھ ناگوری	20 گرام	بہمن سرخ	20 گرام
بہمن سفید	20 گرام	تودری سرخ	20 گرام
الائچی سبز	20 گرام	ستاور	20 گرام
شقاقل مصری	20 گرام	موصلی سفید	20 گرام
مغز ناریل	50 گرام	مغز بادام	50 گرام
مغز پستہ	100 گرام	مغز چرونجی	50 گرام
مغز چلغوزہ	25 گرام	مغز اخروٹ	25 گرام
	کھانڈ کا شیرہ	حسب ضرورت	

تمام ادویات کو کوٹ چھان کر شیرہ کھانڈ میں ملا کر حلوہ سا بنالیں۔ اگر اس دوا میں 25 انڈوں کی زردیاں نکالکر اور گھی میں بھون کر اس حلوہ میں داخل کر لیں تو بہت ہی مفید ہو جائے گا۔ لیکن سردی کے موسم میں ہی انڈوں کی زردیاں مفید رہیں گی اس دوا کو ایک بڑا چمچ صبح وعصر دودھ کے ساتھ کھالیا کریں۔ قلت منی کے سبب اگر سردی کی وجہ سے ہو جس کی علامت منی کا بہت گاڑھا ہونا اور جمے رہنا اور منی کا سرد رہنا اور آلات منی میں حرکت و جوش میں کمی واقعہ ہو جانے سے انتشار کامل نہیں ہوتا۔ اس کیلئے یہ نسخہ مفید ہے۔

ثعلب مصری	10 گرام	دارچینی	10 گرام
لونگ	10 گرام	سونڈھ خولنجان	10 گرام
بالچھڑ	10 گرام	جاوتری	10 گرام
جائفل	10 گرام	بہمن سرخ	10 گرام
بہمن سفید	10 گرام	شہد	دو چمچ

تمام دواؤں کو باریک پیس کر چینی کے برتن میں رکھ لیں۔

مقدار خوراک:

بارہ گرام گرم دودھ کے ساتھ صبح وشام استعمال کریں۔

کمزوری بوجہ کمی غذا:

اگر بدن کمزور اور لاغر ہو جسم اور چہرے کی رنگت زرد ہو بسا اوقات کسی طویل مرض میں مبتلا رہ چکنے کے بعد کوئی مناسب غذا میسر نہ ہو تو اس صورت میں ضعف باہ کا سبب غذا کی کمی اور عام جسمانی کمزوری ہوتا ہے۔

علاج:

مریض کا ہاضمہ درست کرنے کے ساتھ جگر کو تقویت دینا ضروری ہے۔ اس کے بعد کوئی مناسب مقوی غذائیں استعمال کریں، مثلاً مرغن حلوے، تازہ مچھلی، چوزہ مرغ، بکرے کا مغز، نیم برشت انڈے، گھی، دودھ، مکھن اور ملائی ہضم کے مطابق استعمال کریں۔ ساتھ ہی کوئی اچھا سا فولادی مرکب دوا کے طور پر استعمال کریں۔

نسخہ:

موصلی سفید	25 گرام	ثعلب مصری	25 گرام
مغز بادام	100 گرام	مروارید	12 گرام
چنے بھنے ہوئے	100 گرام	سنگھاڑہ خشک	50 گرام
تالمکھانہ	25 گرام	پستان	25 گرام
آملہ	50 گرام	باچھڑ	25 گرام
مغز کنول گٹہ	25 گرام	الائچی خورد	20 گرام
دارچینی	12 گرام	مربہ سیب	100 گرام
مربہ گاجر	100 گرام	گھی گائے، گائے کا دودھ	500 ملی میٹر

تیاری:

ثعلب مصری، موصلی اور بادام کو تلیں اور کسی برتن میں دودھ ڈال کر اس پر یہ چیزیں

پکائیں۔آگ زیادہ تیز نہیں ہونی چاہئے۔جب دودھ کھویا بن جائے تو گھی میں بھون لیں اور چینی ڈال دیں (ایک کلو) آخر میں مروارید کو عرق گلاب (Rose Water) میں کھرل کر کے ملا دیں اگر موسم سرما ہو تو زعفران 20 گرام بھی عرق گلاب میں کھرل کر کے ملا دیں اگر موسم سرما ہو تو زعفران 20 گرام بھی عرق گلاب میں کھرل کر کے ڈال دیں تو بہت مفید رہے گا۔

مقدار خوراک:

ایک تا تین چمچ روزانہ بطور ناشتہ استعمال کریں۔

فوائد:

جسم کی قوت جاذبہ بڑھاتا ہے،غذائی کمی، جریان اور لیکوریا میں مفید ہے۔

کمزوری قضیب کی وجہ سے کمزوری:

اس مرض کا سبب عام طور پر غیر فطری اور گندی عادتیں ہوتی ہیں اس میں عضو لاغر ہو جاتا ہے اس میں کم وبیش کجی پائی جاتی ہے۔اور اس پر نیلی نیلی رگیں ابھر آتی ہیں جڑ باریک ہو جاتی ہے انتشار کم یا بالکل نہیں ہوتا۔

علاج:

چربی سانڈا	20 گرام	بیر بہوٹی	10 گرام
مغز پستہ	10 گرام	موم سفید	20 گرام
روغن گل	50 گرام		

روغن گل کو کڑچھے میں ڈال کر گرم کریں پھر اس میں بیر بہوٹی اور پستہ سفوف کر کے ملا دیں پھر موم سفید کو پگھلا کر اور آخر میں روغن سانڈا ملا کر نیچے اتار لیں، روغن کو زیادہ حرارت نہ پہنچے پھر دوا کو جم جانے پر ڈبیا میں محفوظ کر لیں۔

طریقہ استعمال:

تھوڑی سی دوا لے کر عضو پر مالش کیا کریں (کم از کم ایک ہفتہ) اس دوا کے استعمال سے عضو کی خشکی دور ہو کر پٹھوں میں نرمی پیدا ہو گی تاکہ طلاء کا اثر بھرپور ہو۔

تکمید (ٹکور):

ایسے مجلوق جنہیں انتشار بہت ہی کم ہو اور عضو خاص کی حالت زیادہ شکستہ اور خراب ہو تو یہ ٹکور سات دن کرنی چاہیئے۔

برادہ دندان فیل	3 تولہ	تخم حرمل	3 تولہ
تولہ کنجد سیاہ	3 تولہ	مالکنگنی	3 تولہ
عاقرقرحا	1 تولہ	دارچینی	1 تولہ
لونگ	1 تولہ	جند بیدستر	3 ماشہ
بھیڑ کا دودھ	5 گرام	روغن بیدالخیر	3 تولہ

طریقہ استعمال:

ایک برتن میں دودھ ڈال کر اور بیدالجنیر ڈال کر آگ پر رکھیں اور ایک پوٹلی کو اس میں گرم کر کے عضو خاص اور اس کے ارد گرد ٹکور کریں کم و بیش ایک ہفتہ تک متواتر ایسا ہی کریں۔

فائدہ: یہ تکمید نہایت کارآمد ہے اعضاء تناسل کو بالکل ٹھیک کر دیتی ہے۔ اس کے عبد درج ذیل روغن کی کم از کم ایک ماہ برابر عضو پر مالش کرتے رہنا چاہیئے۔

بیر بہوٹی	5 گرام	جونک	5 گرام
خراطین	5 گرام	روغن سانڈا	10 گرام
روغن بیضہ مرغ	10 گرام		

خشک ادویاب کو باریک پیس کر عضو تناسل پر ہلکی سی مالش کریں خشفر اور نچلا حصہ چھوڑ دیں۔

اس طلاء کے استعمال سے عضو میں بے حد قوت (Energy) پیدا ہو کر کامل انتشار ہونے لگتا ہے۔ دوران طلاء سرد پانی سے عضو کو بچائیں۔

مقوی باہ غذائیں اور دوائیں

مغز بادام چھیلے ہوئے	200 گرام	مغز چلغوزہ	50 گرام
مغز کدو شیریں	50 گرام	مغز چرونجی	50 گرام
خشخاش سفید	50 گرام		

تمام ادویات کو کوٹ لیں اور چینی آدھا کلو پانی میں حل کر کے چھانیں اور 100 گرام عرق گلاب اضافہ کر کے قوام بنائیں اور اوپر سے دوسرے مغزیات ملائیں اس کے بعد برفی کی طرح ٹکڑیاں کاٹ لیں ہر روز 25-75 گرام تک استعمال کر کے اوپر دودھ پی لیں۔ (بوقت صبح) موسم سرما کا گھریلو ٹانک ہے۔

شادی سے پہلے اور بعد اس کا استعمال مفید ہے۔

نیز اس کے ساتھ تازہ مچھلی، چوزہ مرغ، بکرے کا مغز، نیم برشت انڈے، گھی، دودھ، مکھن اور ملائی ہضم کے مطابق استعمال کریں۔

لاجواب نسخہ:

انگور کا رس	1 پاؤ	شہد	1 پاؤ
جو کا آٹا	1 کلو	ادرک کا رس	1 پاؤ
	انڈے (دیسی)	6 عدد	

تیاری:

انگور کا رس، ادرک کا رس، شہد اور انڈے کو آٹے میں ملا کر ان تمام میں ایک پاؤ زیتون کا تیل ملا لیں اور برتن میں ڈال کر ہلکی آگ پر بھونیں مسلسل ہلکی ہلکی آگ پر بھونتے بھونتے جب ہلکا گلابی ہو تو اتار کر محفوظ رکھیں۔

مقدار خوراک:

ایک چمچہ سے دو روزانہ نیم گرم دودھ کے ساتھ صبح و شام یہ قوت اور طاقت کا لاجواب نسخہ ہے جس میں تمام مدنی ادویات شامل ہیں۔

خوش ذائقہ چٹنی:

مغز بادام	10 عدد	الائچی خورد	5 عدد
چھوہارہ	2 عدد	مکھن	50 گرام
	مصری	50 گرام	

پہلی تین چیزوں کو مٹی کے کورے برتن میں بھگو رکھیں، صبح نکال کر مغزان تینوں چیزوں کو پتھر کی سل پر یا کونڈی میں اتنا کوٹیں کہ مکھن (Butter) کی طرح ملائم ہو جائے اب مصری ملا کر چند منٹ تک گھوٹ کر یکجان کر لیں اس کے بعد ان سب چیزوں کو گائے یا بھینس کے مکھن میں ملا کر چاٹ لیں۔

اس کے فوائد:

باہ کو بنیادی طور پر طاقت دینے کیلئے یہ خوش ذائقہ چٹنی استعمال مفید ہے زرد اور مرجھائے ہوئے چہرے اس کے استعمال سے چند ہی دنوں میں سرخ ہو جاتے ہیں اور لذیذ ناشتہ سے جسم کی تمام قوتوں کی نشو نما ہوتی ہے مقوی دماغ ہے۔ کمزور معدے والے پہلے نصف وزن سے شروع کریں جن کی قوت ہاضمہ کافی تیز ہو وہ اس چٹنی کے استعمال سے ایک گھنٹہ بعد نیم گرم دودھ پئیں تو اور بھی بہتر ہو گا۔

بنوے کی کھیر:

بنوے اڑھائی سو گرام لے کر پانی میں ڈال کر ابالیں اچھی طرح ابل جانے پر نکال لیں اور سل پر پیس کر کپڑے میں چھان کر دودھ نکال لیں۔ اس بنوے کے دودھ کو گائے کے دودھ میں ملا کر کھیر بنالیں یہ کھیر بہت ہی لذیذ اور بہت طاقت پہنچانے والی ہوتی ہے۔ پہلے کھیر کی مقدار تھوڑی کھائیں۔ پھر بڑھاتے جائیں۔ کچھ دنوں تک اس کا استعمال کرتے رہنے سے پورا جسم طاقتور [Powerfull] اور مضبوط بن کر دبلا پن دور ہو جاتا ہے۔

قوت باہ بڑھانے والا دلیہ:

کونچ کے بیج کی گری	گیہوں
25 گری	25 گرام

ان دونوں چیزوں کو آدھا کلو دودھ میں پکائیں۔ پھر اس میں گھی سو گرام چینی سو گرام ملا کر دلیے کی طرح پی لیں اس دلیے کو روزانہ استعمال کرنے والے کے اندر مادہ منویہ کی کمی نہیں رہتی۔

ملے جلے آٹے کا حلوہ:

دال ماش کا آٹا	بھنے چنوں کا آٹا	سنگھاڑے کا آٹا
20 گرام	250 گرام	150 گرام

گائے کا دودھ	چینی
4 کلوگرام	ایک کلو

گائے کے دودھ میں تینوں آٹے ملا کر اور کڑاہی میں ڈال کر دھیمی آگ پر پکائیں اور متواتر [CONSTANT] ہلاتے رہیں۔ جب کھوئے جیسا ہو جائے تو چینی ڈال کر پکائیں اور برتن میں پھیلا دیں۔ چاہیں تو اس کی برفی بھی کاٹ کر رکھ سکتے ہیں۔ اس کی خوراک روزانہ 20 گرام تک ہے۔ یہ حلوہ مقوی باہ اور مادہ منویہ کو گاڑھا کرنے والا اور بہت ہی مفید ہے۔

دوائے قوت:

اڑد کی دھلی دال	دیسی گھی خالص	چینی	بادام کی گری	پستہ	چرونجی
ایک کلو	ایک کلو	ڈیڑھ کلو	۱۰۰ گرام	۵۰ گرام	۵۰ گرام
سوگی	گوند	اسگندھ ناگوری	ستاور	ملٹھی	تیز پات
۵۰ گرام	۵۰ گرام	۵۰ گرام	۵۰ گرام	۵۰ گرام	۱۰ گرام
چتری	پیپل	بالچھڑ			
۱۰ گرام	۱۰ گرام	۱۰ گرام			

اڑد کی دال پسوا کر آٹا کر لیں اور ہلکی آنچ پر خالص گھی میں خوب اچھی طرح بھون کر گلابی کر لیں۔ گوند کو گھی میں تل کر پھولے نکال لیں، اور ٹھنڈے کر کے خوب باریک پیس کر اڑد کے بھنے ہوئے آٹے میں ملا دیں۔ پھر چینی کی چاشنی تیار کریں اور اسگندھ وغیرہ تمام دواؤں کو الگ پیس کر خوب باریک پوڈر تیار کر لیں۔ بادام اور پستہ کو خوب باریک کاٹ لیں۔ پہلے ملائے ہوئے گوند اور اڑد کی دال میں پسی ہوئی دوائیں ڈال کر خوب ملیں اور سب کو اچھی طرح ملا کر یک جان کر لیں پھر اس مرکب کو چاشنی میں ڈال کر اچھی طرح

ملائیں۔اب نیچے اتار کر بادام اور پستہ سمیت چرونجی اور کشمش ڈال کر اچھی طرح ملا دیں۔ اب ایک بڑی تھالی میں گھی لگا کر پھیلا کر ڈال دیں، جب جم جائے تو چھوٹے چھوٹے لڈو باندھ لیں۔صبح ناشتے کی صورت میں اپنی قوت ہاضمہ کے مطابق تقریباً چالیس گرام روزانہ خوب چبا چبا کر استعمال کریں اور ساتھ میں میٹھا دودھ گھونٹ گھونٹ کر کے پیتے جائیں۔ اس کو کم از کم چالیس دن استعمال کریں اور بدن کو طاقتور اور سڈول، چہرے کو چمکدار بھرا ہوا دماغ کو تروتازہ اور طاقتور بنائیں۔

دل دھڑکنا:

مربہ آملہ یا مربہ سیب پر ورق چاندی لپیٹ کر کھلائیں اوپر سے عرق بید مشک اور گاؤ زبان نوش کرائیں۔گلاب نیم گرم تھوڑا تھوڑا پیتے رہیں۔

فقط

محمد اقبال عطاری عفی عنہ
جامعہ صفیہ عطاریہ للبنات (رجسٹرڈ)
پکی کوٹلی ڈسکہ روڈ، سیالکوٹ
خطیب: مرکزی جامع مسجد غوثیہ اڈہ رحیم پورہ اگوگی
رکن: ادارۃ المصنفین ضیاء کوٹ
(سیالکوٹ) پاکستان
Mob: 0300-7159620
0301-6300026
26-12-2007

اسلامی بہنوں کے لیے سنتوں
بھرے اصلاحی بیانات کا مجموعہ

خزینۃ المبلغات

مؤلفہ
بنت یوسف عطاریہ

باہتمام
محمد عمران عطاری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سینٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 042 - 7352022

سنی خواتین اسلام کے لئے قرآن و احادیث سے ماخوذ
ایسا بیش قیمت تحفہ جو ہر گھر کی ضرورت ہے

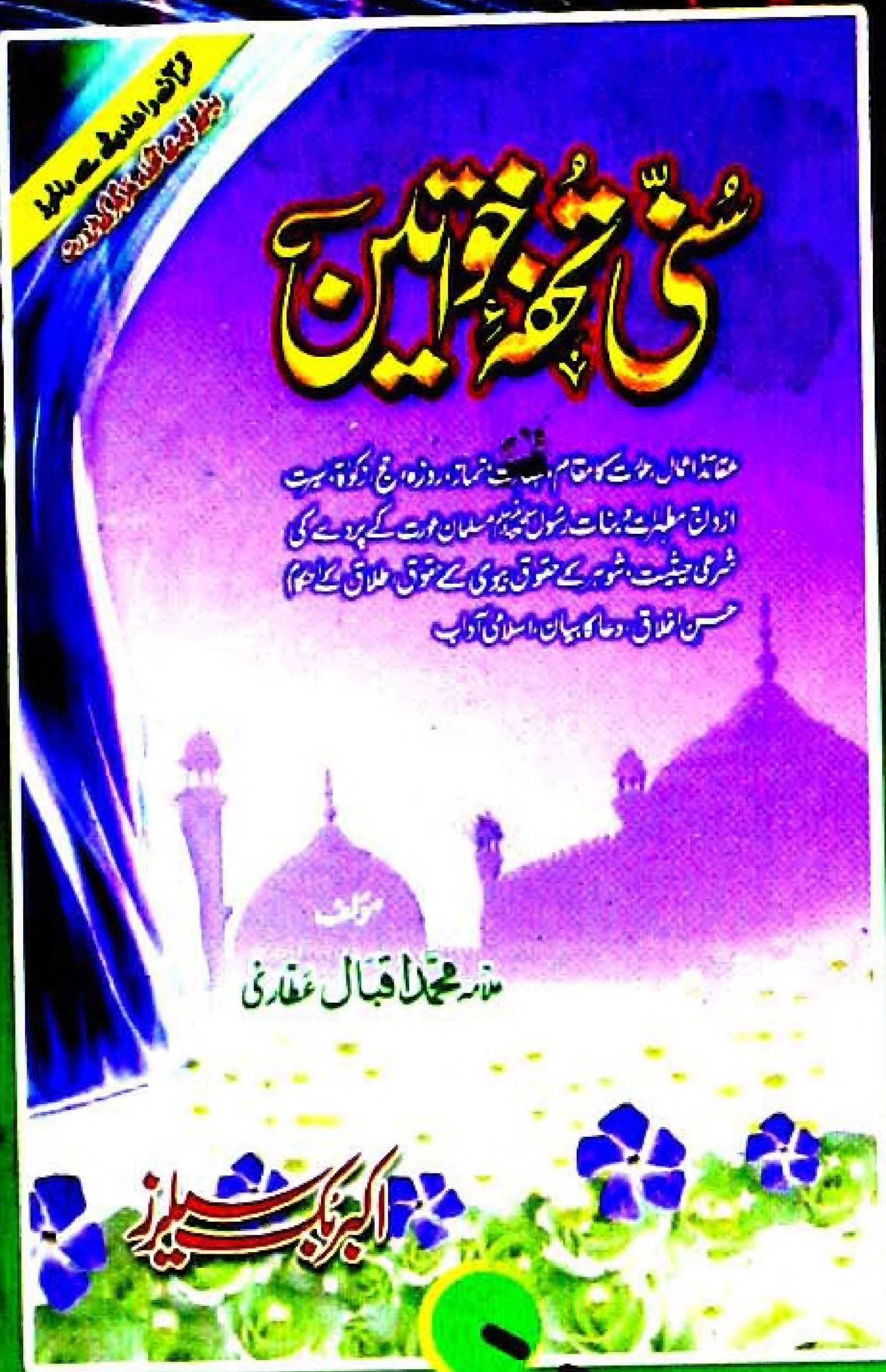
سُنّی تحفۂ خواتین

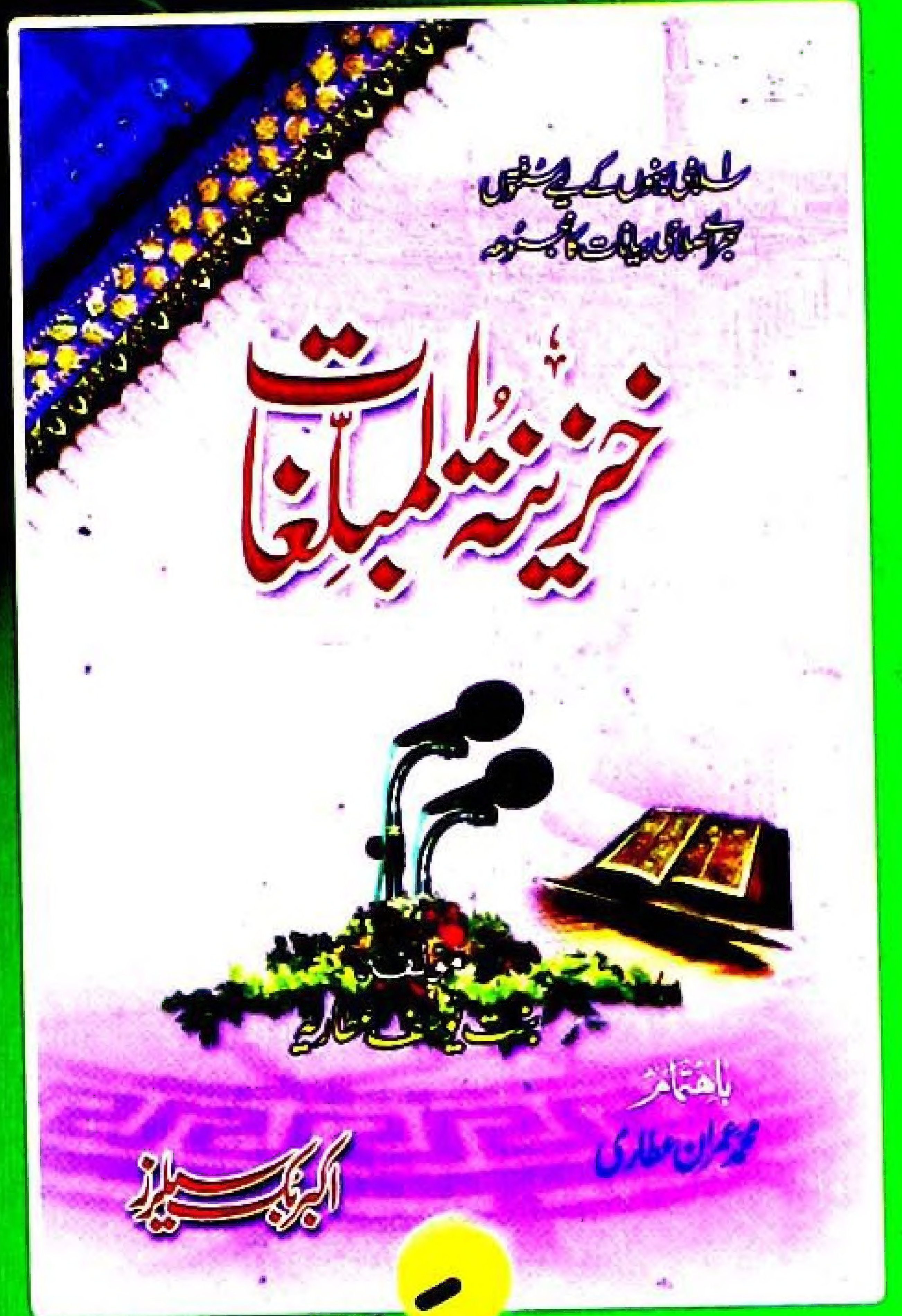
موضوعات

عقائد و اعمال، عورت کا مقام، طہارت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، سیرت ازواج مطہرات و بنات رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان عورت کے پردے کی شرعی حیثیت، شوہر کے حقوق بیوی کے حقوق، طلاق کے احکام حسنِ اخلاق، دعا کا بیان، اسلامی آداب

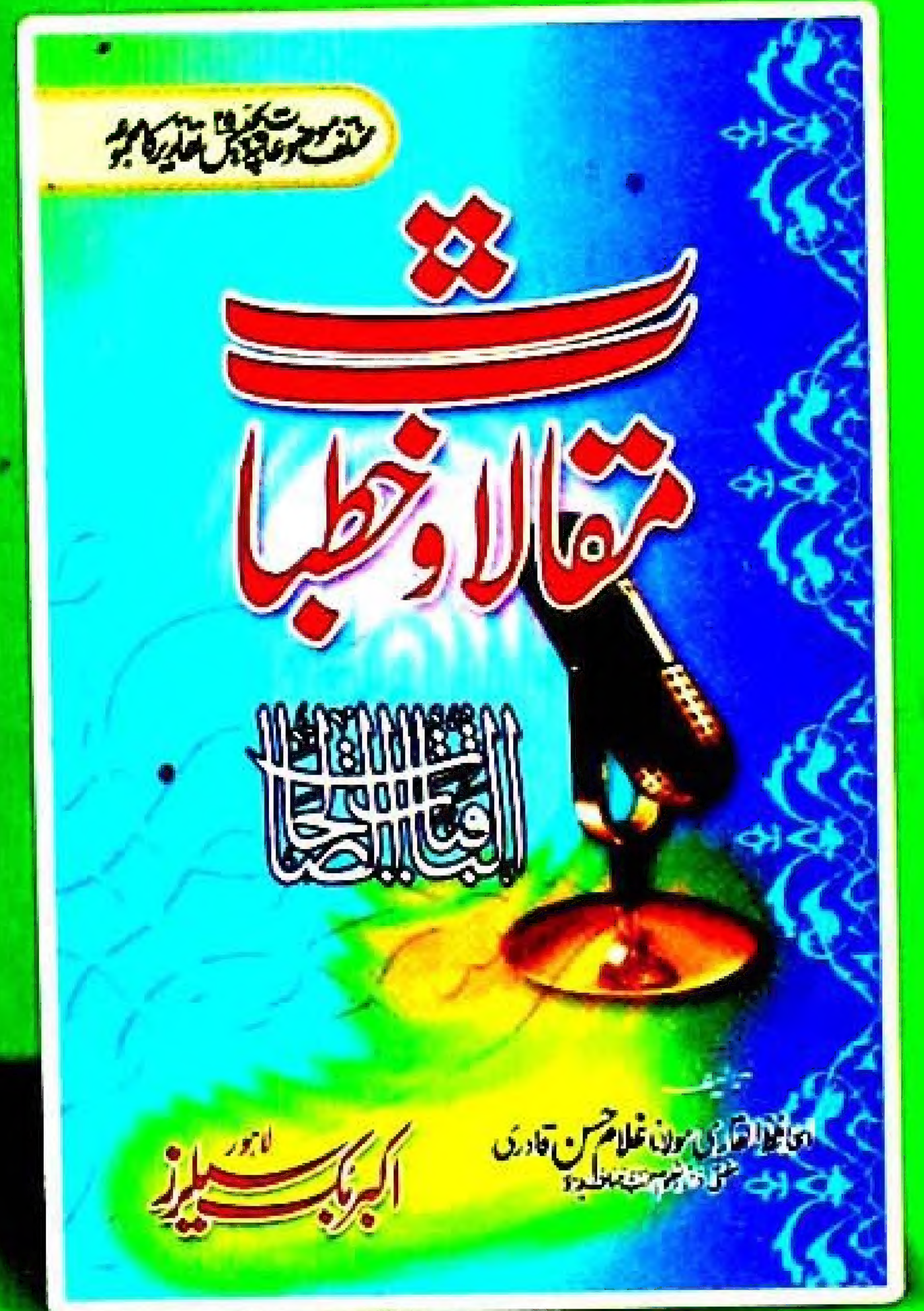
مؤلف
علامہ محمد اقبال عطاری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 042 - 7352022


سُنّی تحفۂ خواتین
علامہ محمد اقبال عطاری
اکبر بک سیلرز


خزینۃ المبلغات
محمد عمران عطاری
اکبر بک سیلرز


تحفۂ دُلہن
مع علاج امراض
علامہ محمد اقبال عطاری
اکبر بک سیلرز


مقالات و خطبات
اکبر بک سیلرز